واصف علی واصفؒ

# واصفؒ

# جہان

# دریچے

حضرت واصف علی واصفؒ کی تصانیف اور محافلِ گفتگو سے

منتخب فرمودات

KASHIF PUBLICATIONS

جملہ حقوق بحق ''کاشف پبلی کیشنز'' محفوظ

''کاشف پبلی کیشنز'' کی جانب سے تصانیفِ واصفؒ کی اشاعت و تقسیم کی ذمّہ داری
'' دَرِ اِحساس فاؤنڈیشن'' کو تفویض کی گئی ہے۔
علاوہ ازیں کوئی شخص یا اِدارہ قانونی طور پر کتابِ ہٰذا کی طباعت و تقسیم کا مجاز نہیں!

نام کتاب : واصفؒ جہان دریچے
فرمودات از تصانیفِ واصف علی واصفؒ

سرورق: ندیم اشرف　طبع اوّل : جنوری 2026ء　ہدیہ : 800 روپے

بہ اجازت : صاحبزادہ کاشف محمود

ترتیبِ اوّل: ڈاکٹر مخدوم محمد حسین　ترتیبِ نَو: ڈاکٹر اظہر وحید

DAREEHSAS.COM

فلاحی و اشاعتی ادارہ برائے فروغِ اقدارِ انسانی

مرکزی دفتر: دَرِاحساس فاؤنڈیشن 509، H-2 جوہر ٹاؤن، لاہور

اشاعتی مرکز: کتاب گاہ 25/1 بہاولپور روڈ مزنگ لاہور (حضرت واصف علی واصفؒ کے مزار کے عین سامنے)

ترسیلی مرکز: واصف بُکس، دکان نمبر 7، الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

0302-0011614　+92 42 3723 2424

wasifcentre@gmail.com　www.dareehsas.com

# عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب "واصفؒ جہان دریچے" حضرت واصف علی واصفؒ کے اُن فرمودات کا مجموعہ ہے جو مختلف ذرائع سے جمع کیے گئے ہیں۔ حضرتِ واصفؒ علم کا ایسا سمندر ہیں جس کی وسعت کا احاطہ کرنا ایک کارِ دشوار ہے۔ آج کے پُرآشوب دَور کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انسان کے پاس وقت کی شدید کمی ہے۔ ذاتی زندگی ہو یا سماجی، اِس کا ہاتھ باگ پر ہے، نہ پاؤں رکاب میں ہے۔ وقت کا ریلا اسے اپنی مرضی سے بہائے چلا جارہا ہے۔ ایسی صورت میں مطالعہ کے لیے اور ندرتِ کلام کے لیے تشنگی رکھنے والوں کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انہیں واصفؒ صاحب کی حکمت اور دانائی سے کم سے کم وقت میں آشنا کروایا جائے۔ یہ فرمودات آپؒ کی گفتگو، کتابوں اور خطوط سے اکٹھے کیے گئے ہیں۔ اس مجموعے کو مزید نکھارنے کے لیے قارئین کی آراء کا انتظار رہے گا۔ قبل ازیں "دریچے" کے عنوان سے مروّجہ مجموعۂ فرمودات اب ترتیبِ نَو کے ساتھ اسی کتاب کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ یوں سہ لفظی عنوانات کے ساتھ اب مجموعۂ فرمودات پر مشتمل کتب کی تعداد بھی تین ہو گئی ہے— "کرن کرن سورج"، "بات سے بات" اور "واصفؒ جہان دریچے"۔ ملحوظ رہے کہ "کرن کرن سورج" طبع زاد ہے، جبکہ "بات سے بات" اور "واصفؒ جہان دریچے" آپؒ کی تصانیف اور گفتگو سے انتخاب ہے۔

حضرت واصف علی واصفؒ کے تینوں مجموعہ ہائے مضامین کے عنوانات بھی سہ لفظی ہیں: "دل دریا سمندر"، "قطرہ قطرہ قلزم" اور "حرف حرف حقیقت"۔ اُمّید واثق ہے، قارئین اس تالیفِ نَو سے بھی بھرپور علمی اور روحانی افادہ حاصل کریں گے۔

واصفؔ جہانِ فکر کی تنہائیاں نہ پوچھ
اہلِ قلم کے واسطے خلوت بھی انجمن

واصف علی واصفؒ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيم

اگر اللہ سے مانگنا ہے تو اللہ کے محبوب ﷺ کی محبّت مانگو اور اللہ کے حبیب ﷺ سے کچھ مانگنا ہے تو اللہ کی یاد مانگو۔

* * *

مومن ہمہ وقت نماز پڑھتا ہے، وہ اگر مسجد سے باہر ہو تو مسجد میں آنے کی تمنّا رکھتا ہے۔

* * *

اگر بیماری میں بیماری دینے والے کا خیال رہے اور اللہ سے رجوع رہے تو یہ بیماری انعام ہو گی۔

* * *

آپ صرف اپنی نیّت ''اللہ'' بنا لو تو آپ کا سارا سفر عین اللہ ہے۔

* * *

کسی بزرگ کی پسند کے مطابق چلنا، اس سے فیض لینے کے برابر ہے۔

* * *

دَرد زبان سے نہیں بلکہ آنسوؤں سے بیان ہوتا ہے۔

* * *

اگر آپ سے نیک عمل نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غلط عمل نے اس کا راستہ روکا ہوا ہے، اس لیے آپ غلط عمل کو نکال دو۔

*** 

جو باقی رہنے والے اَسماء ہیں، ان کے ساتھ اگر آپ وابستہ ہو جائیں گے تو عقیدہ باقی رہے گا، اور فانی چیزوں سے تعلق ہوا تو عقیدہ فنا ہو جائے گا۔

*** 

جن لوگوں نے مشکلات کا بیان لوگوں کے سامنے کیا، دراصل اُنہوں نے اپنی مشکلات میں اضافہ کیا۔

*** 

جب اللہ سے بات کرو تو کسی کو اس کا گواہ نہ بناؤ۔

*** 

بدآدمی بد عمل نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے، کیونکہ نیکی نیّت کا نام ہے۔

*** 

اگر آپ کی نیّت خراب ہو گئی تو آپ کا سفر خراب ہو جائے گا۔

*** 

ایمان کی پختگی، حالات کی پختگی سے بالکل بے نیاز ہے۔

*** 

آپ کا سارا علم یادداشت کا نام ہے اور یادداشت ہوتی ہی کتنی ہے؟

٭٭٭

اگر ماں باپ کے پاس علم کم ہو، تب بھی ماں باپ کا مرتبہ بڑا ہے۔

٭٭٭

کبھی کسی مجبور کو اللہ تعالیٰ نے سزا نہیں دی ہے۔

٭٭٭

یہ زندگی جس میں لوگ کسی کو نہیں مانتے اور اس میں آپ ماننے والے پیدا ہو گئے ہیں، تو یہ بھی فیض کی دلیل ہے۔

٭٭٭

سب سے زیادہ بدقسمت وہ انسان ہے جو غریب بھی ہے اور سنگدل بھی ہے۔

٭٭٭

تسلیم یہ ہے کہ جو بات سمجھ نہ آئے، وہ بھی آپ مانیں۔

٭٭٭

شوق، خوف سے مبرّا ہوتا ہے۔

٭٭٭

نیّت صحیح ہو تو شوق اور فرض میں فرق نہیں ہوتا اور وہ ایک ہو جاتے ہیں۔

٭٭٭

جس شخص کو حضور پاک ﷺ کی محبّت عطا ہو گئی تو یہی جنّت ہے۔

* * *

ہر نئی بستی سے پہلے وہاں ویرانی تھی اور ہر بستی کے بعد وہاں ویرانی ہو گی۔

* * *

مغفرت کمائی نہیں جاتی، مغفرت مانگی جاتی ہے۔

* * *

اصل حاصل کیا ہے؟ استقامت، یقین اور یکسوئی یعنی ایک رخ ہو جانا۔

* * *

ہر شعبے کا آدمی اللہ کے راستے میں کامیاب ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔

* * *

خاموشی سے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا نام ہی صبر ہے۔

* * *

ہر وہ چیز جس کے جدا ہونے کا افسوس ہو، نعمت کہلاتی ہے۔

* * *

جو شخص اشیاء کی ماہیت جان چکا ہو اسے ملال اور حزن نہیں ہوتا۔

* * *

صبر کے معنی یہ ہیں کہ مشکل تو ہو لیکن بیان نہ ہو۔

* * *

راستہ صرف وہی صحیح ہے جو اللہ کا ہو اور اللہ کے حبیب ﷺ کے ذریعے اُمّت کو ملا ہو۔

* * *

بدی دُعا سے اعتماد اٹھا دیتی ہے اور جو دعا کے قریب نہیں جا سکتا، وہ خدا کے قریب نہیں جا سکتا۔

* * *

اچھے آدمی کے لیے یہ کائنات جلوہ ہے اور بُرے آدمی کے لیے جلوے کی رکاوٹ ہے۔

* * *

عرس پر اپنے مرشد کا نام صرف متولّی یا مجاور مناتے ہیں، اور جو محبوب ہوتے ہیں، اُن کا مرشد کے ساتھ روز ہی یومِ وصال ہوتا ہے۔

* * *

اس دنیا میں جہاں گمراہی ہو رہی ہے، گمراہ نہ ہونا نیکی ہے۔

* * *

جہاں خاموشی واجب ہو، وہاں بولنا گستاخی ہے۔ جہاں چلنے کا حکم ہو، وہاں ٹھہرنا منع ہے اور جہاں ٹھہرنے کا حکم آ جائے، وہاں چلنا منع ہے۔

* * *

سچ کی راہ میں کہیں کوئی مشکل آ جائے تو وہاں صبر سے گزر جاؤ۔

* * *

اپنی مصروفیت کا جائزہ لو کیونکہ آپ کی مصروفیت گمراہی بھی ہو سکتی ہے اور آپ کی مصروفیت عبادت بھی ہو سکتی ہے۔

***

اگر آپ اپنے یقین کو حالات کی زد سے بچا لیں گے تو پھر آپ قائم ہو جائیں گے۔

***

جب ماں باپ کے دل سے اولاد کی محبّت نکل جاتی ہے تو سمجھو اولاد بدقسمت ہو گئی۔

***

نیکی کا خیال ذہن میں آئے تو اسے فوراً ہی عمل میں لاؤ اور بدی ذہن میں آ رہی ہے تو آخری دم تک سوچتے جاؤ حتیٰ کہ وہ نہ کرنی پڑے۔

***

کوشش کرنے کا آپ کو حق ہے مگر گلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

***

اللہ کے راستے پر چلنے والوں کا تقرب انسان کو راستے کی بہت ساری پیچیدگیوں سے بچا دیتا ہے۔

***

اگر آپ نے اللہ سے اللہ کے علاوہ کچھ مانگا تو آپ نے اللہ سے کیا مانگا؟

***

خدا کی رحمت کا انتظار ہی ابتدائے رحمت ہے۔

* * *

جس بزرگ نے اپنا سارا سرمایہ اللہ پر نثار کر دیا ہو، اسے جا کر لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مال دے دو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ غلط جگہ سے صحیح چیز مانگتے ہیں اور صحیح جگہ سے غلط چیز مانگتے ہیں۔

* * *

اگر انسان اپنے حاصل اور محرومی دونوں کو برابر سمجھے تو خوف سے بچ سکتا ہے۔

* * *

لوگوں کے اعمال کبھی نہ دیکھو بلکہ اپنا عمل کرتے جاؤ۔

* * *

اللہ کریم جب چاہے، جو چاہے، جس وقت چاہے اور جہاں چاہے، اس کا فضل نمودار ہو جائے۔

* * *

جس شخص کی آرزو جتنی مخلص ہوتی جائے گی، اتنا ہی وہ اللہ کے قریب ہوتا جائے گا۔

* * *

عقیدہ تحقیق سے نہیں ملتا بلکہ عقیدہ تسلیم سے ملتا ہے۔

* * *

جس شخص کو پانچ نمازوں کی پابندی مل گئی ہو اسے چاہیے کہ چھٹی نماز شکرانے کی ادا کرے کہ یا اللہ تو نے مجھے اس زمانے میں نمازوں کی پابندی عطا کی ہے جب لوگوں کو نماز کے ہجے بھی بھول گئے ہیں۔

* * *

مجبوری میں کی گئی نیکی آپ کی اَنا ہے۔

* * *

عبادت کی تمنّا عطا ہے اور عبادت کا اظہار نفس ہے۔

* * *

خوشی دینے سے ملتی ہے اور محبّت بھی دینے سے ملتی ہے — یہ مانگنے سے نہیں ملتی!

* * *

اگر آپ نے کسی مرنے والے سے ملنا ہے تو مر کے ملو گے اور جو گزر گئے ہیں ان کو اگر کسی زندہ انسان سے ملاقات کی ضرورت ہے تو وہ زندہ ہو کر ملیں گے۔

* * *

ان لوگوں کی پیروی کرو جن کی زندگی اور جن کی عاقبت آپ کو صحیح لگے، ان کی پیروی کرو جو آپ کی زندگی میں اصلاح پیدا کر سکیں، جو آپ کو عافیت کا راستہ بتائیں اور جو آپ سے خواہشات کا بوجھ ہٹا سکیں۔

* * *

وہ عظمت جس کے ساتھ محبّت کا عنصر شامل ہے، ہم اس کو عظمت کہتے ہیں — وہ قائم رہتی ہے اور دائم رہتی ہے۔

* * *

وہ فاقہ بہتر ہے جو دل کو بیدار کر دے، بجائے اس کے کہ فاقہ ٹالتے ٹالتے دل ہی ٹل جائے۔

* * *

اللہ کا احسان کب ہوتا ہے؟ جب نہ تو گزرے ہوئے پر افسوس ہو اور نہ ہی آنے والے کا اندیشہ ہو۔

* * *

خاموش چہرہ، خاموش لفظ کی طرح صاحبِ نظر اِنسان کے سامنے بولتا ہے

* * *

خوشی تعاقب کا نام نہیں بلکہ خوشی ٹھہرنے کا نام ہے۔

* * *

نیک راستے پر چلتے ہوئے اگر آپ کا سانس ختم ہو گیا تو آپ کو اسی راستے کی منزل کا ثواب ملے گا جس منزل کی طرف آپ جا رہے تھے۔

* * *

خود کو نمایاں کرنے کی تمنّا حجاب ہے اور اگر اللہ نمایاں کرے تو پھر بات ہی اور ہے۔

* * *

اسلام کے اندر حضور پاک ﷺ کی محبّت آپ کو خود آشنا کرائے گی۔

٭٭٭

رات کو سونے سے پہلے سوچو اور کہو کہ یااللہ آج کے دن کی غلطیاں آج ہی معاف کر — اور پھر کل کے نیک عزائم آج ہی طے کر لو۔

٭٭٭

جب کمائی نہ ہو اور رزق موجود ہو اور حرام بھی نہ ہو تو اس کو بھی رزق کریم کہتے ہیں۔

٭٭٭

جو شخص جس دائرے میں مشہور ہو گا، وہی دائرہ اس کی عبرت ہو گا اور وہی دائرہ اس کی عاقبت ہو گا۔ لہٰذا کسی کی عاقبت دیکھنی ہو تو اس آدمی کا دائرۂ تاثیر دیکھو۔

٭٭٭

جس دن آپ کی زندگی ایک راستے کا سفر ہو گئی، اس دن آپ رضا میں چلے گئے۔

٭٭٭

احسان، معافی کا اگلا درجہ ہے۔

٭٭٭

خواہشات کو ضد کی حد تک نہ پھیلاؤ تو سکون مل جائے گا۔

٭٭٭

ایک سجدہ قبول ہو جائے تو پوری عبادت قبول ہو جاتی ہے۔

* * *

خوشی کی تلاش، خوشی کا حصول، خوشی کے پیچھے پاگل پن، Mania اور خوشی ہی خوشی کی تمنّا بے سکونی کی ابتداء ہے۔

* * *

ذات کی دنیا میں پہنچنے والا شخص مقامِ نور سے متعارف ہوتا ہے۔ نور— نفس اور روح دونوں سے بلند ہے۔

* * *

مرنے سے پہلے مرنے کا راز ایسا ہے کہ جس نے سمجھ لیا، وہ مر گیا اور جس نے نہ سمجھا، وہ مارا گیا۔

* * *

جس ذات سے تم نعمتیں مانگ رہے ہو، اُس سے تم اُسی کو مانگو۔

* * *

اللہ نے کچھ لوگوں کو پیسہ دے کر آزمایا اور کچھ کو غریبی دے کر آزمایا۔ جس طرح ایک کے لیے پیسہ اُلجھن ہے اسی طرح دوسرے کے لیے غریبی اُلجھن ہے، بات صرف پیسے کی نہیں بلکہ ایمان کی ہے۔

* * *

باطن اللہ کی مہربانی سے ملتا ہے۔

* * *

حضور پاک ﷺ سے محبّت کرنا، اللہ سے محبّت کرنا ہے اور یہ فرق یاد رکھنا کہ حضور پاک ﷺ اللہ نہیں ہیں۔

❊ ❊ ❊

اگر موجود لمحے میں، تکلیف دہ لمحے میں، موجود زندگی میں اور تلخی والے واقعات میں آپ کو اللہ کے احسان کا لطف نہیں آ رہا تو سمجھو کہ ابھی تک آپ نے اللہ کو قبول نہیں کیا۔

❊ ❊ ❊

آپ اپنی طاقت اور اچھے لباس کے باوجود دشمن کیلئے ناقابلِ ذکر ہیں اور اپنی کمزوری کے باوجود دوست کے لیے قابلِ ذکر ہیں۔

❊ ❊ ❊

اللہ سمجھ آ جائے تو غیر اللہ سمجھ آ سکتا ہے، اللہ سمجھ نہ آئے تو غیر اللہ سمجھ نہیں آ سکتا۔ یہ سب صرف اللہ کی مہربانیوں سے سمجھ آ سکتا ہے۔

❊ ❊ ❊

بُرے آدمی کے ساتھ محبّت سے پیش آؤ تو اس کا عمل خود بخود بدلنا شروع ہو جائے گا اور پھر اللہ کی رحمت ہو جائے گی۔

❊ ❊ ❊

اسلام عمل ہے، بس عمل کرتے جاؤ، کسی کو معاف کر دو، کسی سے معافی مانگ لو، کسی کی خدمت کر دو، یہ سب عمل ہے۔

❊ ❊ ❊

جو آدمی اللہ کی محبّت میں گرفتار ہونا چاہتا ہے، حضور پاک ﷺ کی محبّت کے بغیر، تو ایسا آدمی گمراہ ہو جائے گا۔

***

جب تک آپ خود سچے نہیں ہوتے آپ کے لیے سچ کی تلاش بے معنی سفر ہے۔

***

جب ڈر پیدا ہونا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ اعمال غلط ہو گئے، اس وقت استغفار ضروری ہے کہ یا اللہ میری توبہ!

***

مشکلات اچھے آدمی کے لیے اچھی ہوتی ہیں اور برے آدمی کے لیے بری ہوتی ہیں۔

***

رشوت اپنے معصوم بچوں کو نہ کھلانا، ورنہ وہ برباد ہو جائیں گے۔

***

خوشامد جھوٹے انسان کی سزا ہے۔

***

جب زمین والوں کی بد اعمالیاں حد سے بڑھ جائیں تو آسمان سے عذاب کا دیباچہ خوف کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔

***

کتاب کی عزت مصنف کے حوالے سے ہوتی ہے۔

* * *

آپ تقاضہ چھوڑ دیں، شکایت کرنا بند کر دیں اور گلہ بند کر دیں تو زندگی آسان ہو جائے گی۔

* * *

اگر معاشرہ غرق نہیں ہو رہا تو سمجھو کہ تمہاری مدد ہو رہی ہے۔

* * *

تکلیف کیا ہوتی ہے؟ تکلیف یہ ہوتی ہے کہ محبوب ناراض ہو جائے — اگر کوئی محبوب ہو تو!

* * *

اللہ کے ساتھ وابستہ ہونا زندگی ہے اور اللہ سے غافل ہونا موت۔

* * *

اگر خدا کو نہ چھوڑو تو مشکلات ترقی دیتی ہیں، سختی کو موم بناتی ہیں اور حساس طبیعت بناتی ہیں۔

* * *

دنیا دار کے لیے تکلیف سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دین دار بن جائے۔

* * *

منافق وہ ہوتا ہے جس کے عمل اور ارادہ میں فرق ہو۔

* * *

جن کا محبوب فانی ہے، اُن کے لیے موت افسوس کی بات ہے اور جن کا محبوب باقی ہے، اُن کو افسوس نہیں ہوتا۔

٭٭٭

نیکی کا سفر یہ ہے کہ اِرادہ ہو، نیّت ہو، اور آپ کا دل بھی سفر کرے اور آپ کا وجود بھی سفر کرے۔

٭٭٭

تعلق کو کسی کام کے لیے استعمال نہ کرو۔ مشائخ کرام کے ساتھ تعلق دراصل خدا کے ساتھ تعلق کا ذریعہ ہونا چاہیے۔

٭٭٭

وہ شخص جس نے اپنے سے زیادہ کسی کو ایسا دانا نہیں مانا کہ اس کی ہر بات کو بغیر تحقیق کیے ہوئے تسلیم کر لے، تو اس آدمی پر دانائی نازل نہیں ہو سکتی۔

٭٭٭

تزکیہ کا مطلب ہے لالچ اور خوف سے آزادی ہو جائے، یعنی دنیاوی لالچ اور خوف سے۔ پھر نہ امیر ہونے کا شوق ہوتا ہے اور نہ غریب ہونے کا ڈر۔

٭٭٭

دکھ کا سجدہ، سکھ کے سجدوں سے بہت قیمتی ہے۔

٭٭٭

عقیدوں اور نظریات سے محبّت نہیں ہو سکتی۔ محبّت انسان سے ہوتی ہے۔ اگر پیغمبر ﷺ سے محبّت نہ ہو تو خدا سے محبّت یا اسلام سے محبّت نہیں ہو سکتی۔

* * *

جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو سکون دو اور ان کے ساتھ نیکی اور خیر خواہی کرو۔ اس طرح تمہارا اپنا کام بن جائے گا۔

* * *

تقرّب، محبوب کے نزدیک آنے کا نام ہے یا تمہارا اس کے قریب جانے کا۔

* * *

اگر ہم لوگ اپنی زندگی کے فیصلوں کو اللہ کا حکم مان لیں تو پھر کوئی گلہ نہیں رہے گا۔

* * *

اپنی ذاتی پسند اور ناپسند کو نکال دیا جائے تو نتیجہ اللہ کا قرب ہی رہ جاتا ہے۔

* * *

آپ صبر کے ساتھ چلتے جائیں اور آپ کا جوہر جو آپ کی خاک میں ہے، وہ ظاہر ہو کے ہی رہے گا۔

* * *

جب اِنسان خدا سے دُور ہو جائے تو سکون اِنسان سے دُور کر دیا جاتا ہے اور اُس کی جگہ اندیشہ اور خوف مسلّط کر دیا جاتا ہے۔

* * *

اپنے ایمان کو تقویت دینے کے لیے اطاعت کا راستہ اختیار کرو۔

* * *

اللہ ذات ہے اور رب اس کی ایک صفت ہے۔

* * *

تکلیف یا مشکل اس وقت آتی ہے جب انسان اپنے آپ کو بیان شدہ راستے سے ہٹا کر، کسی اور راستے پر گامزن کر دے۔

* * *

اگر آپ کا ارادہ اللہ ہے، آپ کا سفر اللہ ہے تو آپ کا نتیجہ بھی اللہ ہی ہے۔

* * *

اچھا غریب وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ تمھیں جس نے امیری دی ہے اسی نے ہمیں غریبی دی ہے، تم امیری کا شکر ادا کرو اور ہم غریبی کا شکر ادا کریں گے۔

* * *

کوئی پیر تو جھوٹا ہو سکتا ہے لیکن پیری جھوٹی نہیں ہے۔

* * *

یا اللہ! میں ان دعاؤں سے توبہ کرتا ہوں جو دعائیں تجھے پسند نہ ہوں، اور مجھے ایسی دعا کرنے کی توفیق عطا فرما جس سے تیرا تقرّب عطا ہو۔

٭٭٭

ماں باپ دعا کریں تو قبر کی تنگی ختم ہو جاتی ہے۔

٭٭٭

خواہش چلتے چلتے ایک قسم کا معبود بن جاتی ہے۔

٭٭٭

جلوہ — نگاہ کا رزق ہے۔

٭٭٭

بیماری عام طور پر دل کے اندر پیدا ہوتی ہے، پہلے روح بیمار ہوتی ہے پھر جسم بیمار ہوتا ہے۔

٭٭٭

اللہ پر راضی وہ انسان ہے جس نے اللہ سے کچھ اور نہیں لینا۔ اللہ جس پر راضی ہوتا ہے اس کو اپنے پر راضی کر لیتا ہے، اور راضی انسان وہ ہے جو اللہ کے کام میں دخل نہ دے۔

٭٭٭

انسان اپنی دنیا کو آباد کرنے کی دعا کرتا ہے اور جب اسے دانائی ملتی ہے یا رضا ملتی ہے تو ہر شے بھول جاتا ہے۔

٭٭٭

مال جہالت ہے اور آگہی اللہ کا قرب ہے۔

* * *

خدا کا خوف کیا جائے تو غریبی کا ڈر نکل جاتا ہے۔

* * *

دعا پر ایمان آپ کو مقربین میں شامل کر دے گا۔

* * *

وہ لوگ جو بے مقصد زندہ رہتے ہیں، ان کو موت ستاتی ہے اور جو بامقصد رہتے ہیں، اُن کا موت کچھ نہیں کر سکتی۔

* * *

مرنے سے پہلے مرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام میں ایسے لگ جانا کہ باقی کے سارے کام اللہ کے سپرد کر دینا۔ عارضی طور پر گم ہو جانا مرنے سے پہلے مرنا نہیں ہے۔

* * *

دانائی یہ ہے کہ آپ کا عمل آپ کے علم کے تابع ہو۔

* * *

خوف اُن کو ہوتا ہے جن کے پاس مال ہو۔

* * *

سکون کی تلاش اللہ کے فضل کی تلاش ہے، اور اللہ ہی کی تلاش ہے۔

* * *

تصوف حضور پاک ﷺ کی غلامی کا نام ہے۔

* * *

وہ مبلغ جو ذاتی طور پر برا بھلا سننے کے لیے تیار ہے اور صرف اللہ کا پیغام سنانے کے لیے سفر کر رہا ہے، اصل میں وہ ہے مبلغ!

* * *

آپ کی دُعا پوری ہو یا نہ ہو، آپ پر اسلام نافذ رہنا چاہیے!

* * *

دل ایک قسم کا خانہ کعبہ ہے — یعنی اسلام سے پہلے والا — اس میں خواہشات کے بت پڑے ہوئے ہیں، وہ بت نکال دو تو یہ پاک ہو جائے گا۔

* * *

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے سے آدمی فنا سے نکل جاتا ہے۔

* * *

اللہ ثابت کرنے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ ماننے سے ثابت ہوتا ہے۔

* * *

کچھ لوگ دُور سے سنتے ہیں اور کچھ کان پاس ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔

* * *

اللہ کو ماننے والا اور انسانوں کو نظر انداز کرنے والا جھوٹا ہے۔

* * *

مسلمان کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ وہ زندگی سے پیار کرتا ہے اور موت سے ڈرتا نہیں۔

* * *

جس نے ماں باپ کا ادب کیا اور ماں باپ کا حکم مانا، وہ مکمل طور پر دین دار ہے۔

* * *

اللہ کریم بعض اوقات کسی کی صرف ایک اَدا کو پسند فرما کر سرفراز کر دیتا ہے۔

* * *

تکلیف —مقامِ صبر سے متعارف کروانے کے لیے آتی ہے۔

* * *

اہلِ ظاہر کی اگر اصلاحِ نفس ہو جائے تو سارے اہلِ باطن ہی ہیں۔

* * *

زندگی کو اللہ کا فضل ماننے والا، سکون دریافت کر جاتا ہے۔

* * *

عبادت کرنا شریعت ہے اور شوق میں عبادت کرنا طریقت ہے۔

* * *

تبلیغ کو حکم نہ بناؤ، تبلیغ کو مشورہ نہ بناؤ، بلکہ تبلیغ کو محبّت بناؤ۔

* * *

جب تک آپ کو اپنی عاقبت کا یقین نہ ہو، کسی کی عاقبت کو غلط نہ کہنا۔

* * *

یہاں دنیا میں ٹھہرنے کی بجائے نکلنے کی خواہش پیدا ہو جائے تو سکون مل جائے گا۔

* * *

محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے کے عمل سے بے نیاز ہو جاؤ اور محبّت کرتے جاؤ۔

* * *

اتنا علم حاصل کرو جس سے آپ کا کوئی عمل ٹھیک ہو جائے۔ علم کے لگاؤ کا نشہ، عمل سے دُور کر دیتا ہے۔

* * *

ایک شخص اگر بازار گیا اور نظر صاف لے کر واپس آ گیا، تو اُس کا راستہ نیک ہو گیا۔

* * *

اللہ سے وہ بات مانگنی چاہیے جو آخر تک رہے اور انجام بھی بخیر ہو۔

* * *

یہ اللہ کا غضب ہو گا اگر وہ آپ سے انصاف کرے، اس لیے دعا یہ کرو کہ یا اللہ ہمارے ساتھ انصاف نہ کرنا، بلکہ مہربانی کرنا۔

* * *

اگر کوئی آپ کو ناراض کرے تو آپ کہیں کہ ہم تو حضور پاک ﷺ کے غلام ہیں، ہم ناراض کیسے ہو سکتے ہیں، جاؤ ہم نے تمہیں معاف کیا۔

* * *

مخلص بندہ کبھی ظاہر نہیں کرتا کہ میں مخلص ہو گیا ہوں۔

* * *

علم کی تعریف یہ ہے کہ علم وہ ہے جو عمل میں آجائے، علاوہ ازیں سارا ہی بوجھ ہے۔ اگر کسی کا علم، عمل میں نہیں آیا تو اُس کا حشر اُس گدھے جیسا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔

* * *

آپ اللہ کو اتنا قریب سمجھو کہ وہ آپ کے خاموش الفاظ بھی سنتا ہے۔

* * *

بھائی کے دل سے آپ کے حق میں جو دعا نکلے گی، وہ آپ کی بخشش کا ذریعہ بنے گی۔

* * *

اگر آپ نے اپنے بھائی پر رحم نہ کیا اور اللہ کا یہ حکم بھی نہ مانا تو آپ دنیادار ہو گئے اور عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

* * *

خوف کے مقام پر صاحبِ مقام کا مقام پہچانا جاتا ہے۔

* * *

کسی بُرے آدمی کو اس طرح ڈھال دینا کہ وہ آدمی زندگی میں اچھا نظر آئے، یہ بھی احسان ہے۔

* * *

جس دل میں محبّت پیدا ہو جائے، اُس دل میں نفرت پیدا نہیں ہو سکتی، اور جس دل میں عاجزی پیدا ہو جائے اس میں غرور پیدا نہیں ہو سکتا۔

* * *

احسان کا معنی یہ ہے کہ کسی شخص کے عمل اور نیّت کے برعکس آپ کا عمل ہو، یعنی جو آپ کی طرف بُری نیّت کے ساتھ آیا تھا، وہ آپ کی طرف سے اچھا عمل لے کے جائے۔

* * *

ایک آدمی جو باطنی طور پر اسلام کے خلاف ہے مگر مسلمانوں کی صف میں شامل ہے، اُن جیسا عمل کرتا ہے، اُن جیسی وابستگی رکھتا ہے مگر نیّت کا ویسا نہیں تو اُس کا نام ہے منافق!

* * *

اگر دل میں اللہ کی محبّت نہ آئی تو آپ کے دل کے اندر دنیا کی محبّت جلوہ گر ہو گئی، کیونکہ دل خالی نہیں رہ سکتا۔

* * *

روح اور جسم کے درمیان جو رشتہ ہے، صرف اُس کو موت آتی ہے۔

* * *

اگر کسی کی اصلاح ہو جائے اور توبہ قبول ہو جائے تو لوگ اُس کی غلطیاں بھول جاتے ہیں۔

* * *

اگر انسان کو یہاں سے رخصت ہونا یاد رہے تو وہ بہت ساری تکلیفوں سے بچ جائے گا۔

* * *

شریعت کب آسان ہوتی ہے—؟
جب محبوب شخصیت کا ساتھ ہو اور اُس کی اتّباع ہو۔

* * *

ایمان پر دو چیزیں حملہ کرتی ہیں: لذّتِ وجود اور پیسے کی محبّت، اگر یہ دو چیزیں نکل جائیں تو ایمان محفوظ ہو جائے گا۔

* * *

سچا پیر سچّے مرید کی تلاش میں ہوتا ہے۔

* * *

تصوف وہ علم ہے جو ہمیں حقیقت سے آشنا کراتا ہے۔

* * *

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہاں زندگی میں عافیت میں رہو اور یہاں سے رخصت ہونا بھی آسان ہو جائے۔

* * *

فقراء تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر شادی لذّت کی خاطر کی ہے تو یہ حرام ہے، اور اگر اللہ کا حکم سمجھ کے کی ہے تو یہ صحیح ہے۔

٭ ٭ ٭

خیال کی رفتار ہزار ہا کمپیوٹرز سے زیادہ ہے۔

٭ ٭ ٭

سخی وہ ہوتا ہے جس کے پاس پیسہ ہوتا ہے لیکن پیسے سے محبّت نہیں ہوتی۔

٭ ٭ ٭

قرآن کا مطلب اگر اللہ آشکار کرے تو آشکار ہو جاتا ہے، ورنہ نہیں۔

٭ ٭ ٭

اگر آپ کسی صاحبِ یقین کے ساتھ چل رہے رہیں تو اِس سے یقین کی دولت ملتی رہے گی۔

٭ ٭ ٭

جو چیز مرنے کے بعد تمہارے بغیر چل جائے، وہ چیز زندگی میں اپنے بغیر چلنے دو۔

٭ ٭ ٭

فطرت کا اِرادہ کون ہوتا ہے—؟
جس کا اپنا کوئی اِرادہ نہ ہو۔

٭ ٭ ٭

سرکارِ دو عالم ﷺ ہمارا عقیدہ ہی نہیں، حقیقت بھی ہیں، کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ ظاہری آمد سے پہلے بھی سرکار ﷺ ہی تھے۔

٭٭٭

معلوم پر فخر کرنا جہالت ہے اور نامعلوم کا احساس کرنا علم ہے۔

٭٭٭

جہاں سے رضائے الٰہی شروع ہوتی ہے وہاں سے Wisdom، دانائی شروع ہوتی ہے۔

٭٭٭

گروہ دو ہی ہوتے ہیں، ایک خیر کا اور دوسرا شر کا۔ درمیان میں صرف منافقت ہوتی ہے۔ منافقت دونوں طرف مقبول ہونا چاہتی ہے۔

٭٭٭

نفس کی دنیا کا پیمانہ اور ہے اور روح کی دنیا کا پیمانہ اور۔ نفس کی دنیا میں کھانا کھاؤ گے تو صحت قائم رہے گی اور روح کی دنیا میں کھانا نہ کھاؤ تو صحت قائم رہے گی۔ نفس کی دنیا میں جو سوئے گا، وہ صحت مند ہو گا اور روح کی دنیا میں جو سوئے گا، وہ بیمار ہو جائے گا۔

٭٭٭

آپ کو چاہنے والے اور آپ کو بیماری سے نجات دلانے والے کسی شخص کے دل میں اگر دعا پیدا ہو گئی تو اللہ آپ کو ضرور شفا دے گا۔

٭٭٭

حضور پاک ﷺ کی ذات گرامی سے تعلق، ماتحتی کا تعلق ہے۔

٭٭٭

جو اہل باطن ہوتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کی مرضی کے مطابق ہو رہی ہے۔

٭٭٭

تزکیہ یہ بھی ہے کہ انسان کسی کو نقصان پہنچانے کی اپنی صلاحیت ختم کر دے۔

٭٭٭

جب فیصلہ اللہ کی منظوری پر ہے تو نامنظور بھی منظور ہے۔

٭٭٭

پیسے یا غریبی نیکی کے راستے میں نہ معاون ہیں اور نہ رکاوٹ ہیں، نیکی مالی حالت سے آزاد ہے۔

٭٭٭

جہاں نفس نہیں ہو گا، وہاں اشتعال نہیں ہو گا، آپ کی روح کو اشتعال نہیں آتا بلکہ نفس کو اشتعال آتا ہے۔

٭٭٭

اللہ کی پہچان اللہ کی اطاعت ہی سے ہوتی ہیں۔

٭٭٭

جو جتنی بات سن سکتا ہے، اُس سے اتنی بات کرو۔

٭٭٭

یہاں اللہ اور اللہ کے محبوب ﷺ کی یادیں ہیں، وہاں آخرت میں اُن کا دیدار ہے۔

٭٭٭

ایمان یہ ہے کہ انسان موت سے اُداس نہ ہو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اَمر ہے۔

٭٭٭

اگر کوئی احمق راستے میں نظر آ جائے تو وہاں سے بھاگ جاؤ کیونکہ احمق عذاب میں مبتلا ہوتا ہے اور اسے آپ ٹھیک نہیں کر سکتے۔

٭٭٭

حاصل کرنے کی تمنّا دنیا ہے، اور دینے کی تمنّا دین ہے۔

٭٭٭

جو حاصل کی جانے والی چیزیں ہیں، اگر انہیں کسی پر قربان کرنے کی خواہش ہو جائے تو سمجھو کہ اُس سے دوستی ہو گئی، محبّت ہو گئی۔

٭٭٭

دنیا دار مرید وہ ہوتا ہے جو پیر کے مریدوں سے بھی دنیا وصول کرے۔

٭٭٭

تحقیق کرنے والا تقدیس سے محروم ہو جاتا ہے۔

٭٭٭

دیدارِ حق دراصل دیدارِ ذاتِ محبوبِ حق ﷺ ہے۔

* * *

آپ اللہ کے راستے کی طرف محنت کریں، ورنہ محنت آپ کو ہمیشہ غلط راستے کی طرف لے جائے گی۔

* * *

انسان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اُن کے حق سے زیادہ اُن پر مہربانی کرو۔

* * *

امیر آدمی دو نمازیں زیادہ پڑھنے سے نہیں بخشا جائے گا، بلکہ وہ مال جو اُس نے قید کر رکھا ہے، اسے خرچ کرنے سے اُس کی فلاح ہو گی۔

* * *

ہر وہ چیز جو آپ کو اللہ کے راستے میں جھکا دے، اُس کا شکریہ ادا کرو۔

* * *

محبّت قابل تعریف بات ہے، اس کی تعریف ہونی چاہیے، لیکن تعریف نہیں ہو سکتی۔

* * *

آپ کا ہونا آپ کی اولاد کے لیے باعث رحمت ہونا چاہیے، اور آپ کا ہونا آپ کے والدین کے لیے باعثِ ندامت نہ ہو۔

* * *

فضل کی تلاش بھی فضل ہے اور فضل کا انتظار بھی فضل ہے۔

* * *

اگر آپ کے اندر شوق پیدا ہو گیا تو آپ ضرور اپنی منزل سے واصل ہوں گے۔

* * *

جس شخصیت نے آپ کو دین کا شعور دیا، اگر اُس کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی محبّت نہ ہو تو شعور ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔

* * *

اگر بیمار آدمی صرف اللہ کی طرف رجوع کرے، تو بیماری دُور ہو جائے گی۔

* * *

اگر تسلیم نہ ملے اور طاقت مل جائے تو انسان فرعون بن کر مرتا ہے۔

* * *

محویّت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطا ہے۔

* * *

جو اللہ والا ہو جاتا ہے، اُس کے پاس ویسے ہی علم آنا شروع ہو جاتا ہے۔

* * *

محبّت صرف دینے والی ذات کی طرف سے ملے گی، محبّت کتاب سے نہیں ملے گی۔

* * *

اپنی زندگی کو اپنے بچوں کے اچھے مستقبل کی خاطر آج ہی بدل ڈالو۔

* * *

ہر حادثہ ضروری نہیں کہ رونما ہونے سے پہلے خوف پیدا کرے اور ہر خوف ضروری نہیں کہ کسی حادثے پر ہی ختم ہو۔ حادثہ اطلاع کے بغیر آتا ہے۔

٭٭٭

ماں باپ کی اتنی خدمت کر لو کہ وہ آپ سے بے ساختہ خوش ہو جائیں۔

٭٭٭

جس چیز پہ آپ کو غرور ہے یا کم از کم فخر ہے، وہ آپ اللہ کی راہ میں لگا دیں تو پھر آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

٭٭٭

جس آدمی کو باطن کی کوئی تنگی آ جائے اور کوئی بات سمجھ نہ آئے تو اسے چاہیے کہ دستر خوان کو وسیع کر دے — دل کھل جائے گا۔

٭٭٭

آپ زمین پر سجدہ کریں تو سمجھیں کہ آسمان قریب ہے بلکہ سجدہ آسمان پر ہو گیا۔

٭٭٭

سچوں کا اَمیر جھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔

٭٭٭

کسی تلاش، کسی سفر یا کسی چیز کی جب تک اندر سے طلب پیدا نہ ہو، سب کچھ بے معنی ہے اور گمراہی ہے۔

٭٭٭

اللہ کے محبوب ﷺ کی تعریف کرو تو تم پر اللہ مہربان ہو جائے گا۔

* * *

اگر آپ دل کو اللہ کے لیے رکھ دیں تو اس میں اللہ کے علاوہ کوئی خواہش نہیں آئے گی۔

* * *

آدھی دنیا مجبوریوں کی دنیا ہے، یعنی نفس کی دنیا!

* * *

جو لوگ اللہ کے فیصلوں پر راضی ہو گئے، اللہ اُن پر راضی ہو گیا، اس لیے اگر آپ اللہ کی رضا چاہتے ہیں تو اللہ پر راضی رہنا شروع کر دیں۔

* * *

پہلے عمل کو واضح کر لیا جائے، پھر عمل کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ عمل کے راستے میں چلتے چلتے ایک اور عمل پیدا ہو جائے۔

* * *

تصوف دراصل اپنی زندگی میں اللہ کے عمل کو دریافت کرنا ہے۔

* * *

جائز کمائی ہو تو لنگر پکانے سے بہتر کوئی شے نہیں ہے۔

* * *

دعا یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی منزلوں کا مسافر کرے، اپنے بندوں سے محبّت کرا دے اور ان بندوں کا قرب عطا کرے۔

* * *

حضور پاک ﷺ کی جو زندگی تحریر میں آئی ہے، جس کو آپ سیرت النّبی ﷺ کہتے ہو، پڑھنے سے محبّت نہیں ملے گی، وہ عطا فرمائیں گے تو محبّت ملے گی۔

* * *

جو مرنے سے پہلے مر گئے تو اُن کو ایک اور شعور عطا ہوا اور وہ شعور عرفانِ نفس کہلاتا ہے۔

* * *

اگر آپ ہر وقت اللہ کے خیال میں رہیں تو آپ اللہ والے بن جائیں گے، ایک مقام پر قائم رہنے والا اپنے مقصد کو حاصل کر جاتا ہے۔

* * *

اپنی بلندی کو ضرور تلاش کرو۔

* * *

اللہ کی یاد بیماری اور تکلیف کو کم کر دے گی۔

* * *

جو شخص زندگی پر راضی ہے، وہ اللہ پر راضی ہے اور اللہ اس پر راضی ہے۔

* * *

کسی کی غلطی نکالنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ شخص خود غلطی میں نہ ہو۔

* * *

شکر کرو کہ آپ کو ہر چیز بغیر تقاضے کے ملی، تقاضے کے بغیر آپ کو اسلام عطا فرمایا گیا، اللہ نے آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں بلکہ آپ کے مانگے بغیر آپ کا رابطہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے کروایا۔

* * *

کچھ لوگ خوف کی نماز پڑھتے ہیں جس میں اللہ کا خوف، دوزخ کا خوف اور دنیا کا خوف شامل ہے، کچھ لوگ شریعت کی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ شریعت کا حکم ہے، بہت کم لوگ ایسے ہیں جو صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔

* * *

دعا یہ کرو کہ آپ لوگوں کو دین کا وہ حصہ سمجھ آجائے جس کے مطابق آپ کو اپنے سے زیادہ اپنے بھائی کا حق سمجھ آجائے۔

* * *

توحید یہ ہوتی ہے کہ منزل کا ایسا خیال ہو کہ راہ سے بے خبر ہو جاؤ۔

* * *

راضی ہونے سے اگر حالات نہیں بھی بدلتے تو بھی آپ کی حالت مکمل طور پر بدل جاتی ہے۔

* * *

علم وہ اچھا ہے جس کا انجام اچھا ہو۔

* * *

آپ کا ایک ایسا استاد ضرور ہونا چاہیے جس کی بات اگر ظاہری طور پر آپ کو سمجھ نہ آئے، تب بھی آپ اسے مان لیں۔

* * *

جب تک انسان کے باطن کی اصلاح نہ ہو جائے ،اس کو عبادت کی سمجھ نہیں آ سکتی۔

* * *

اگر آپ کے اندر خشیت اللہ یعنی خوفِ الٰہی موجود ہے تو آپ کا عمل خود بخود نیک ہو جائے گا۔

* * *

موت —زندگی اور حیاتِ ابدی کے درمیان پُل ہے۔

* * *

اگر ظرف نہ ہو تو عطا انسان کو مغرور بنا دیتی ہے۔

آج کا انسان دُور کے سٹیلائٹ سے پیغام وصول کرنے میں مصروف ہے۔ وہ قریب سے گزرنے والے چہرے کے پیغام کو وصول نہیں کر سکتا۔

* * *

محبّت قطرے کو قلزم آشنا کر دیتی ہے۔

* * *

جس ذات ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے وہ ذات ﷺ کتاب سے کم مقدّس نہیں ہے [1]۔

* * *

بیانات اس وقت تک ہوتے ہیں جب تک انسان راستے میں ہو۔ جب جلوہ نظر آ جائے تو بیان بند ہو جاتے ہیں۔

* * *

اَکڑا ہوا سَر محبوب سے محرومی کا نام ہے، جھکا ہوا سَر محبوب کے قریب ہے—اور دَار پر چڑھا ہوا، محبوب کے اور قریب ہے۔

* * *

جھوٹا آدمی سچ بھی بولے تو وہ سچ بے اثر ہو جائے گا۔

* * *

ایمان کی سلامتی شریعت ہے، شوق کی سلامتی فقر ہے۔

* * *

یہ اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی فرمائی ہے کہ بدی جو ہے، وہ بدی کرنے سے ہوتی ہے اور نیکی صرف سوچنے سے ہو جاتی ہے۔

* * *

---

1 جس ذاتؐ پر نزولِ کلامِ مجید ہو وہ ذاتؐ کم نہیں ہے مقدس کتاب سے
(حضرت واصف علی واصفؒ کا شعری مجموعہ "شب چراغ")

موت کو یاد رکھنے والا یاد رکھے گا اُن لوگوں کو، جن سے موت کے بعد ملنا ہے۔

* * *

اَولیاء اللہ نے اللہ کے حکم کے ساتھ اُس دَور میں ولایت کی جس دَور میں لوگ اِس قسم کے بزرگوں کو ماننے والے نہیں تھے۔

* * *

اگر دوست مل جائے اور مجبوری بے شک قائم رہے، پھر بھی چین آ جاتا ہے۔

* * *

اللہ کریم کی موجودگی کا احساس ایک ایسا خوف پیدا کرتا ہے، اِس قسم کا میٹھا خوف، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ سے یہ تعلق میری غلطی سے منقطع نہ ہو جائے۔

* * *

بات صرف تعلّق کی ہے۔ جس کا تعلّق اللہ سے ہو، وہ ہر حال میں اُس سے جُڑا رہتا ہے۔

* * *

اللہ کا فضل کسی ہستی کی اطاعت سے ہوتا ہے، ورنہ تو نفس کی اطاعت ہو گی اور ذہن کی اطاعت ہو گی — اور یہ ہرگز فضل نہیں۔

* * *

کسی صحابیؓ نے کوئی کتاب نہیں پڑھی، بلکہ کلمہ پڑھا ہے اور حضور پاک ﷺ سے محبّت کی ہے — اور اُن کا مقام بہت بلند ہے۔

* * *

آخرت کے طلب گار کا مطلب ہے، دین کا طلب گار ہونا۔ یہ طلب گاری سرسری نہیں ہونی چاہیے بلکہ جس توجہ سے دنیادار اپنی دنیا بنانے میں محو اور مصروف ہے، اسی طرح دین دار اپنے دین کو بنانے میں محو اور مصروف ہونا چاہیے۔

* * *

سکون اپنے اندر پھیلاؤ کی خواہش کو سمٹانے کا نام ہے۔

* * *

دعا یہ کرنی چاہیے کہ یا اللہ ہمیں ایک راستے کا مسافر بنا۔

* * *

جو آپ کی بات نہیں سنتا، اُس کے لیے دعا کرو کہ یا رب العالمین! اس کو نیکی کا جذبہ عطا فرما۔

* * *

اچھا مرید وہ ہے جو پیر کی بتائی ہوئی بات خود پر لاگو کرے اور جو صرف اللہ کی خاطر پیر صاحب کے پاس جائے۔

* * *

جب صلح ہو جائے تو پرانے جھگڑے نہ بیان کرو۔

* * *

پچاس سال کے بعد سارے شہر کی مکمل آبادی ساری کی ساری بدل جاتی ہے۔

* * *

اپنی ذات کے ساتھ جھگڑا نہ کرو، اپنی ذات کو آسان رکھو اور اپنی نیند کو پریشان نہ کرو۔

* * *

اگر روزمرہ حالات میں انسان گم رہے تو وہ پہچان کے سفر میں کمزور ہو جائے گا۔ اپنی پہچان کا سفر ہر آدمی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ سنجیدہ ہو جائے۔

* * *

ولی کی شان ہی یہ ہے کہ وہ اپنی ساری صداقت کے باوجود دھیما رہتا ہے۔

* * *

توجہ سے، پکار سے، فریاد سے اور خلوص سے اللہ کے ساتھ رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔

* * *

اللہ کے حکم کے علاوہ آپ کو توجہ نہیں مل سکتی، اللہ کا حکم توجہ ہے اور توجہ کا باعث ہے۔

* * *

اللہ جس پر راضی ہے، آپ اُس کی ادا اختیار کر لو، اِس طرح اللہ آپ پر بھی راضی ہو جائے گا۔

* * *

اگر آپ غم کو اللہ کا حکم سمجھ کے خاموش ہو گئے تو پھر آپ کی زندگی محفوظ ہو گئی۔

* * *

جلوے کے سامنے مقامِ عقل بے ہوش ہو جاتا ہے، صرف مقامِ دل جلوہ برداشت کر سکتا ہے۔

* * *

سکونِ قلب کسی اور چیز کا نام نہیں بلکہ اللہ کے فضل کا نام ہے۔

* * *

جب امیر ہو جاؤ تو مغرور نہ ہونا اور غریب ہو جاؤ تو مایوس نہ ہونا۔

* * *

منافق کی بخشش کا موقع کم ہی ہے، اگرچہ کافر کی بخشش ہو سکتی ہے کیونکہ وہ توبہ کر کے مسلمان بن سکتا ہے۔

* * *

اگر مقدار بڑھ جائے تو معیار کی تاثیر گھٹ جاتی ہے۔

* * *

روحانیت یہ ہے کہ پہلے بے ضرر ہو جاؤ اور پھر مفید ہو جاؤ۔

* * *

اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے آئینے اور روشنی سے پہچانو۔

* * *

اگر ندامت کا خیال ہو تو توبہ کا سفر اختیار کرو، اور خود کو اللہ کے رُوبرو کرکے سُرخرو ہو جاؤ۔

* * *

جس نے ظاہر اور باطن کا فرق مٹا دیا، وہ سیدھے راستے پر چل پڑا— اور یہی راستہ سکون کا ہے۔

* * *

آپ لوگ ہر رات توبہ کرنے کے بعد اپنے آپ کو معصوم کرکے سویا کرو۔

* * *

اگر آپ زندگی میں موت کا مقام حاصل کرلیں تو جنّت حاصل ہو جائے گی۔

* * *

دوست مل گیا تو ایسے لگا، غریبی دُور ہو گئی، حالانکہ دوست بھی غریب ہی ہے، لیکن ایسا محسوس ہوا کہ غریبی ختم ہو گئی۔

* * *

اعتمادِ ذات تحقیق سے بچنے کا نام ہے۔

* * *

رحمت للعالمین ﷺ کی تاثیر بھی رحمت ہے، آپ ﷺ کی ذات واحد ذات ہے، جنہوں نے نہ ماننے والوں کی سزا تجویز نہیں کی۔

٭٭٭

اللہ کا سفر ایسا سفر ہے جس کا انجام بھی سفر ہے، آغاز بھی سفر ہے اور حاصل بھی سفر ہے۔

٭٭٭

غافل کے لیے ساری کائنات حجاب ہے اور جاگنے والے کے لیے ساری کائنات انکشاف ہے۔

٭٭٭

موت آپ کی اس وقت تک حفاظت کرے گی جب تک وہ خود نہیں آتی۔

٭٭٭

بڑی سے بڑی اور آسان فقیری یہی ہے کہ انسان یہ کہے کہ مجھے اللہ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔

٭٭٭

بچے نے جب باپ کہنا شروع کر دیا تو سمجھو آپ بڑے ہو گئے اور بوڑھے ہو گئے۔

٭٭٭

ماں اپنے بچے کے ساتھ انصاف نہیں کرتی، بلکہ رعایت کرتی ہے۔

٭٭٭

اگر آپ بیٹا ہو کے رعایت مانگتے ہیں تو باپ کو رعایت کیوں نہیں دیتے۔ رعایت کسے کہتے ہیں؟ — یعنی غلطی کے باوجود اس کو غلط نہ کہنا۔

* * *

تھوڑا علم اور تھوڑا عمل رکھنے والے اکثر مغرور ہو جاتے ہیں — اور پھر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

* * *

اگر آپ کا عمل آپ کے علم کا شاہد نہ ہو تو وہ علم آپ کے لیے حجابِ اکبر ہے۔

* * *

بدی وہ نہیں ہے جو آپ کو ناپسند ہو، بلکہ بدی وہ ہے جو اللہ کو ناپسند ہو۔ نیکی وہ نہیں جو آپ کو پسند ہو، بلکہ نیکی وہ ہے جو اللہ کو پسند ہو۔

* * *

تنہائی میں اللہ سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، گلہ نہ کرو، پھر عبادت کرو تو پوری زندگی عبادت بن جائے گی۔

* * *

محبّت میں داخل ہونے والا محبّت پر بیان اور محبّت پر مضمون بھول جاتا ہے، کیونکہ اس کا بیان خاموش ہو جاتا ہے اور کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔

* * *

اپنے آپ کو دنیا سے دُور کر دو، تو جلد اللہ کے قریب ہو جاؤ گے۔

* * *

ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نے صرف محبوب کا ذکر سنا اور اسے محبّت پیدا ہو گئی، یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔

* * *

اچھے لوگوں کو متاثر کرنا اچھی بات ہے اور بُرے لوگوں کو متاثر کرنا بُری بات ہے۔ جب تک یہ تمیز نہ ہو کہ اچھا کون ہے اور بُرا کون ہے تو متاثر کرنے کا عمل جہالت ہے۔

* * *

جلوہ غور کرنے والے کا نام ہے، دیکھنے والے کا نام ہے اور محسوس کرنے والے کا نام ہے۔

* * *

طالب کو صادق ہونا چاہیے، اور اگر وہ صادق ہو گیا تو طلب ویسے ہی پوری ہو گئی۔

* * *

دانا آدمی دھوکہ دیتا بھی نہیں اور دھوکہ کھاتا بھی نہیں۔

* * *

اللہ جب کبھی کسی پر مہربان ہوتا ہے، تو اُس پر سکون نازل کر دیتا ہے۔

* * *

آپ اللہ کی بات کرو تو اللہ کے حبیب ﷺ کے حوالے سے کرو، اور اللہ کے حبیب ﷺ کی بات کرو تو اللہ کے حوالے سے کرو۔

* * *

ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کو ایمان کے راستوں میں بے دینی مل جاتی ہے اور کسی کو لادین راستوں میں ایمان مل جاتا ہے۔

* * *

ناشکری کب ہوتی ہے —؟
جب اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے غلط فائدہ اٹھایا جائے۔

* * *

جس شخص کے بارے میں آپ کی زبان سے اچھے کلمات نکل چکے ہوں، اُس کے بارے میں کبھی آپ کی زبان سے غلط لفظ نہ نکلے!

* * *

ماں کے لیے بیٹا ایک جلوہ ہی تو ہوتا ہے۔

* * *

اگر شوق والے پیدا ہو جائیں تو ساز کے اندر سے نغمہ پیدا ہو جاتا ہے۔

* * *

جو لوگ آپ کے اختیار میں ہیں، آپ اُن پر کبھی ظلم نہ کرنا۔

* * *

اللہ اور روح میں فرق یہ ہے کہ اللہ ہر ابتداء سے پہلے ہے اور ہر انتہا کے بعد ہے۔ روح پیدا کی گئی ہے، لیکن فانی نہیں۔ روح مخلوق ہے لیکن ہمیشہ رہنے والی ہے۔

* * *

قطب دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک قطب تو خاموش ہوتا ہے اور اس کے پاس کرامتیں ہی کرامتیں ہوتی ہیں، وہ ہر کام خاموشی سے کرتا ہے اور سارے کام اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق کرتا جاتا ہے۔

دوسری قسم قطبِ ارشاد کہلاتی ہے جو ہر چیز کی وضاحت پیش کرتا ہے تاکہ لوگوں کے خیال میں گھٹن پیدا نہ ہو اور خیال کو دھواں یا گرد نہ لگ جائے۔

* * *

اللہ کی طرف وہی جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے، ورنہ کوئی انسان اللہ کی طرف نہیں جا سکتا۔

* * *

جس نے غم کی حالت میں اطاعت کا سجدہ کیا تو یہ اس کی بہت بڑی عبادت ہے۔

* * *

بغیر تسلیم کے تفکر شیطان ہو سکتا ہے۔ تسلیم کبھی شیطان نہیں ہو سکتی۔

* * *

جس ذات ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا، اس کے ساتھ رابطہ آپ کو کبھی گمراہ نہیں ہونے دے گا۔

* * *

زندگی سے پہلے نیند ہے اور موت کے بعد بھی نیند ہے۔ نیند کے دوران عمل کا احساس خواب کہلاتا ہے۔

* * *

کائنات کے جو سب کام ہو رہے ہیں وہ اللہ ہی کرنے والا ہے، اور جو کام نہیں ہو رہے، وہ بھی وہی کرنے والا ہے۔

* * *

سکونِ قلب ایک ایسی واحد خواہش کو دریافت کرنا ہے جس پر باقی تمام خواہشات قربان ہو جائیں۔

* * *

محبوب جس پر آشکار نہیں ہو گا، اسے محبّت نہیں ہو گی۔

* * *

جس کے پاس مرتبہ تھا، اُس کے پاس علم نہیں تھا، اور جس کے پاس علم تھا، اُس نے مرتبے سے گریز کیا۔

* * *

جہاں جہاں آپ کے گلِے ہیں، وہیں پر تو مقام شکر ہوتا ہے۔

* * *

آپ جس کے لیے اپنی جان نثار کرنے کو خوشی سے تیار ہو جائیں تو وہ آپ کے لیے جلوہ ہے — اور سب سے بڑا جلوہ، سب سے بڑی ذات کا ہو گا اور وہ جلوہ اللہ کے حبیب ﷺ کا ہو گا۔

* * *

دو آقاؤں کو سوائے منافق کے کوئی راضی نہیں کر سکتا۔

* * *

اپنی نظروں کا خیال رکھو، آپ کی نظر سے کوئی انسان گِر نہ جائے، اور نہ آپ کسی انسان کی نظر سے گِر جاؤ۔

* * *

اس سے پہلے کہ سائل آواز لگا کے چلا جائے، اُس کو کچھ دو، ورنہ ڈھونڈو گے تو بھی نہیں ملے گا۔

* * *

جڑی بوٹیوں میں ایک بوٹی رات کے وقت روشن ہوتی ہے، اس کا نام ''شب چراغ'' ہے[1]۔

* * *

کلمہ پڑھنے اور کلمہ ماننے میں بہت فرق ہے۔

* * *

[1] حضرت واصف علی واصفؒ کا شعری مجموعہ "شب چراغ" کے نام سے موسوم ہے

رحم کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اُس کے اعمال کی زد سے بچایا جائے۔

٭٭٭

انسان اگر اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہو، تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

٭٭٭

شریعت ایک نظام ہے اور اللہ ایک ذات ہے۔ نظام تو کسی وقت خاموش ہو سکتا ہے، لیکن ذات خاموش نہیں ہو سکتی۔

٭٭٭

علم اور عمل کے درمیان فاصلہ کم کرتے جانا ہی ولایت کی طرف سفر ہے۔

٭٭٭

سکون آپ کے علاوہ جگہ کا نام نہیں ہے، اسی جگہ کے اندر خوش ہونے کا نام ہے۔ جس شخص کو ماحول سے تنگی ہو، وہ کسی اور جگہ بھی سکون نہیں پائے گا۔

٭٭٭

اپنے شوق کی حفاظت کرو، اس کی قدر کرو۔ اسی کے اندر علم ہے، فیض ہے۔

٭٭٭

اپنے محسن کو یاد رکھنا اس طرح ہے جس طرح خدا کو یاد رکھنا ہے۔

٭٭٭

نالائق بچوں کو پسند کرو تاکہ آپ کی لیاقت ظاہر ہو۔

* * *

کسی معاملے میں اگر دو خیال آ جائیں تو جو پہلا خیال ہے، اسے پورا کر دو اور دوسرا خیال چھوڑ دو۔ اس طرح تذبذب سے نجات مل جائے گی۔

* * *

اگر آمدن نہیں بڑھا سکتے تو خرچ کو کم کر دو، آسانی ہو جائے گی۔

* * *

دوسروں کو حق دے دو، اپنا حق معاف کر دو— سکون مل جائے گا۔

* * *

یہ جو بزرگوں کے آستانے ہیں، یہ خیال بھیجنے کے "ٹیلی گراف آفس" ہیں۔

* * *

اگر آپ پر زیادہ ڈپریشن آ جائے تو معصوم بچوں کو ساتھ رکھنا شروع کر دو، کیونکہ بچے فرشتوں کی طرح ہوتے ہیں۔

* * *

اگر خیال تنگ ہو جائے تو ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے۔

* * *

جس شخص نے اس زندگی میں کسی زندگی کو رخصت ہوتے دیکھ لیا، وہ کبھی یہاں کی چیزوں کا تقاضا نہیں کرے گا۔

* * *

نسبت صرف اللہ اور اللہ کے حبیبﷺ سے ہونی چاہیے اور اس راستے کا ایک رہنما ہونا چاہیے۔

* * *

ٹوٹے ہوئے خاندانوں کو جوڑنا شروع کر دو، سکون آنا شروع ہو جائے گا۔

* * *

اصلاح کرو— دعا دو اور مال دو، پھر دوسرے کو اتنی بات بتاؤ جتنا اس سے آپ کا تعلّق ہے۔ بغیر تعلّق کے تبلیغ نہ ہی کرو تو بہتر ہے۔

* * *

جو خواہش اللہ کی رضا پر ہو، وہ پوری ہو جائے تب سکون ہے، اور پوری نہ ہو تب بھی سکون ہے۔

* * *

ہمارے ہاں کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے بیماریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اگر روزہ رکھنے سے بیماری دُور نہ ہوئی تو کیا آپ روزہ چھوڑ دیں گے؟

* * *

اللہ تعالیٰ سے آپ کا کوئی حال مخفی نہیں ہے اور آپ کی کوئی حالت ایسی نہیں ہے جب آپ اللہ تعالیٰ سے مخفی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کا کنکشن ہر حال میں بحال رہتا ہے اور رہنا بھی چاہیے۔

* * *

اچھے مقامات کو دیکھا کرو کیونکہ صرف دیکھنے سے آپ کے اندر اچھائی پیدا ہو جائے گی اور اگر بُرے مقام سے گزرو، عمل نہ بھی کرو تو بھی برائی پیدا ہو جائے گی۔

٭٭٭

یہ دعا کرو کہ یااللہ تیری نعمتیں ہمیں تیری یاد سے غافل نہ کریں اور تیری آزمائش ہمیں تیری رحمت سے مایوس نہ کرے۔

٭٭٭

یہ آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہو گا، اگر آپ کی محنتیں آپ کو گمراہ نہ کریں۔

٭٭٭

عشق اپنے دین کو بڑے ادب سے قبول کرتا ہے اور ادب سے قبول کرنے سے عبادت شوق میں داخل ہو جاتی ہے۔

٭٭٭

جس کو پکارا جائے وہ ضرورت کے مطابق اس کا جواب دیتا ہے یا جواب بن جاتا ہے۔

٭٭٭

خوف دو طرح کی کیفیات پیدا کرتا ہے: ایک تو یہ بگاڑ پیدا کرتا ہے اور دوسرا یہ اطاعت پیدا کرتا ہے۔

٭٭٭

چھوٹی چھوٹی نیکیاں کرتے جاؤ، تو بڑا نتیجہ نکلے گا۔

٭٭٭

اللہ سے اللہ کی رضا کے علاوہ کچھ نہ مانگو — اس کے محبوب ﷺ کی محبّت مانگو — پھر سکون ہی سکون ہے۔

* * *

بھائی اگر کمزور ہے تو اس کو بھائی سمجھنا شروع کر دو — سکون مل جائے گا۔

* * *

زندگی کو اللہ کا فضل ماننے والا، سکون دریافت کر جاتا ہے۔

* * *

سکون — اللہ کے قرب میں، اس کی یاد میں، اس کے فضل سے اس کے بندوں پر رحم اور خدمت کرنے سے اور اپنی خواہشات کے پھیلاؤ کو روکنے سے ملے گا۔

* * *

اللہ کی مرضی اس کا فضل ہے۔ اپنے آپ کو اس کی مرضی پہ چھوڑ دو۔

* * *

سکون کی تمنّا ہے تو ضد، غصہ اور خواہش کی پرستش نکال دو۔

* * *

جن لوگوں کو اصلاحِ باطن کسی طریقے سے میسر آ جائے تو پھر وہ اصلاحِ باطن کے سفر پر روانہ ہو جاتے ہیں — اُن کو صوفی کہا جاتا ہے۔

* * *

انسان کی انسان سے محبّت غیر اللہ ہو سکتی ہے، لیکن انسان کی انسان سے محبّت عین اللہ بھی ہے۔ غیر اللہ وہ مقام ہے جو اللہ کے راستے سے دُور کر دے، چاہے وہ عبادت ہی ہو۔

* * *

عبادت کا شوق اور عبادت کی محبّت، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اطاعت بھی ہے اور محبّت بھی ہے۔

* * *

آپ اللہ تعالیٰ سے وہ بات مانگیں جو آپ کو اللہ کی راہ پر گامزن کرے اور اللہ کے قریب کرے۔

* * *

اللہ کی ذات سے جب تعلّق ہو جائے تو اس تعلّق میں محویّت ہونی چاہیے، آپ کی محویّت ہی آپ کے اِس سفر کی ضمانت ہے۔

* * *

تصوّف علم نہیں ہے بلکہ یہ عمل ہے۔ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے کہنے پر خوشی سے اپنی زندگی کو اللہ کے لیے ڈھالنے کے لیے تیار ہو جائے، تو یہ تصوّف ہے۔

* * *

زندگی موت سے ملاقات سے قبل کا لمحہ ہے۔

* * *

زیادہ آرزوؤں کو کبھی زندگی نہیں ملتی اور ایک آرزو کو کبھی موت نہیں آتی۔

* * *

شریعت کیا ہے—؟ عمل ہے، حکم ہے، صرف علم نہیں ہے۔ حکم کو خوشی بنانے والا شخص درویش بن جاتا ہے۔

* * *

اگر آپ اپنا عمل کسی ذات کے عمل کے تابع کر دیں تو آپ کا علم اس کے علم کے تابع ہو جائے گا۔

* * *

چھوٹی نیکی کو کبھی چھوٹی نیکی نہ سمجھنا، چھوٹے گناہ کو بھی کبھی چھوٹا گناہ نہ سمجھنا اور چھوٹی لغزش کو کبھی چھوٹی لغزش نہ سمجھنا۔

* * *

ایسا مقام جہاں پر انسان کی دعا منظور ہو جاتی ہے تو وہاں خواہش بھی دعا بن جاتی ہے۔

* * *

کسی کے لیے برائی کا سوچنا بھی بددعا ہے۔

* * *

اصلاح لینے والے کو ضرور کسی دانا کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔

* * *

اگر ہم حضور پاک ﷺ کی اُمّت کے فرد کے طور پر ہی قبول ہو جائیں تو یہ بہت بڑا مقام ہے۔

٭٭٭

سونے والا جاگنے والے کو کیسے بیان کر سکتا ہے۔ جو ہمیشہ رہنے والا ہے، اسے فنا کیسے بیان کرے گی؟

٭٭٭

اللہ راضی پہلے ہوتا ہے، سفر کا شوق بعد میں ملتا ہے۔

٭٭٭

اگر تنہائی میں آپ کے دل میں کوئی بدی آ رہی ہے تو یہاں شریعت کی پکڑ نہیں، لیکن یہاں اللہ کی گرفت آئے گی، کیونکہ اس نے اعمال کو نیّت پر مقرر کر رکھا ہے۔

٭٭٭

سائل کا آنا بخل کو سخاوت میں بدلتا ہے اور سخی اللہ کا حبیب ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے سائل کی قدر کرنی چاہیے جو بخیل کو سخی بناتا ہے۔

٭٭٭

آپ انتشار سے بچ جائیں تو وحدتِ فکر پیدا ہو جائے گی، وحدتِ فکر پیدا ہو گئی تو وحدتِ عمل کا پیدا ہونا آسان ہے اور وحدتِ عمل پیدا ہو گئی تو آپ دس دفعہ کامیاب ہیں۔

٭٭٭

جس ذات ﷺ پر اسلام آیا، اس سے تعلق ہی اسلام ہے۔

٭٭٭

جب بھائی کے ساتھ آپ کا حساب اور لین دین شروع ہو جائے تو سمجھو کہ آپ لوگ ہلاک ہو گئے۔

٭٭٭

غم میں اگر اللہ کی یاد آئے اور درود شریف ہو، تو سمجھو کہ غم سرفراز کر گیا۔

٭٭٭

انسان خوش رہنے کے لیے کماتا ہے اور کمانے کے لیے افسردہ رہتا ہے۔

٭٭٭

علم کی تمنّا کے بغیر اور کسی بڑی دلیل کے بغیر کبھی فقیری کا سفر نہ کرو اور نہ ہی فقراء کے پاس جاؤ۔

٭٭٭

کائنات میں ایک منظر جو خوش نصیب کو تسلیم سکھاتا ہے، وہی منظر دوسرے آدمی کو بغاوت سکھاتا ہے۔ تسلیم کرنے والے مزاج اور ہیں، بغاوت والا مزاج اور!

٭٭٭

وہ نیکی جو اللہ کراتا ہے، وہ اس کا احسان ہے اور جو نیکی آپ کرتے ہیں، وہ آپ کی اپنی فطرت ہے۔

٭٭٭

اصل موت تو یہ ہے کہ یاد کرنے والے آپ کو یاد کرنا چھوڑ دیں۔ یاد رہ جانا زندگی ہے اور بھول جانا موت ہے۔

٭٭٭

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر مہربانی کرتا ہے تو اس کو اپنے راستے کا مسافر بنا دیتا ہے۔

٭٭٭

منافق وہ ہوتا ہے جو نیکوں میں بھی نظر آئے اور بدوں میں بھی نظر آئے، مومنوں میں بھی پایا جائے اور کافروں میں بھی پایا جائے، اور جس کا رابطہ دونوں سے ہو — جو دونوں میں مشہور ہونا چاہے۔

٭٭٭

اگر آپ کسی کو گناہ کرتے دیکھیں اور پردہ ڈال کے رکھیں تو آپ کے گناہ قیامت کے دن نشر نہیں کیے جائیں گے۔ پردہ رکھنے والوں کا پردہ رکھا جائے گا۔

٭٭٭

اصل بادشاہی یہ ہے کہ آپ کے پاس سب سے بڑا علم ہو اور آپ اپنی زندگی سب سے کمزور آدمی کے برابر رکھیں۔

٭٭٭

اگر نماز سرور پیدا نہ کرے، تب بھی نماز فرض ہے۔

٭٭٭

اگر اللہ مہربان ہو جائے تو حضور پاک ﷺ کی محبّت مل جاتی ہے اور حضور پاک ﷺ کی مہربانی مل جائے تو عبادت ملنا شروع ہو جاتی ہے۔

* * *

جس نے اپنے آپ کو بدقسمت بنانا ہے تو وہ اپنے بھائی سے بُرا سلوک کرے، یا انتقام لے۔

* * *

انسان اللہ کے قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ اشکبار ہوتا ہے، اِس لیے دعا کیا کرو کہ اللہ یہ فضل ضرور کرے۔

* * *

اچھی تنہائی وہ ہے جب آپ کا ضمیر آپ کو ملامت نہ کرے۔

* * *

اگر آپ اپنے آپ کو سنبھال کے رکھیں تو دنیا میں جہاں سے مرضی گزر جائیں، دنیا آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

* * *

سب سے پہلے آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے یادداشت عطا کی ہے، پھر آپ یہ شکر ادا کریں کہ اُس نے بھول جانے کی صفت دی، ورنہ ایک غم ہمیشہ کے لیے غم بن جاتا۔

* * *

**اللہ حقیقت ہے — حضور پاک ﷺ شریعت ہیں — اور پیر، طریقت ہے۔**

* * *

ماننے والے کے لیے یہی دنیا ایمان کی دنیا ہے اور نہ ماننے والے کے لیے یہی کفر کی دنیا ہے۔ جاننے والے کے لیے یہاں ہر چیز میں جلوہ گری ہو رہی ہے اور نہ ماننے والے کے لیے ہر چیز حجاب ہے۔

* * *

اگر کسی پر اللہ کا فضل ہے تو فضل دلانے والا وسیلہ قائم رہے گا، اور اگر وہ وسیلہِ فضل ختم ہو جائے تو یہ آزمائش ہے۔

* * *

جو چیز آپ اپنے بزرگ کے سامنے کر سکتے ہیں، وہ دین ہے اور جو عمل اپنے بزرگ سے چھپائیں گے، وہ دنیا ہے۔

* * *

ٹیچر اس لیے غصہ نہ کرے کہ نالائق شاگرد اُس کی اپنی نااہلی ہے اور سٹوڈنٹ اِس لیے غصہ نہ کرے کہ اُس کے ساتھ استاد کا سکھانے کا تعلّق ہے۔

* * *

بعض اوقات بلند آدمی پست حالات سے بھی گزرتے ہیں، مگر اِس سے اُن کے اِرادے، خیال اور کردار میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

* * *

آپ کو تو معلوم ہے کہ حضور پاک ﷺ کے لباس پر پیوند لگا ہوتا تھا، کوئی ایسا صاحبِ علم دکھا دو جو اپنے لباس میں پیوند لگا لے۔

* * *

جو علم کسی ذات کا مطیع نہیں ہے، وہ گمراہی ہے۔

* * *

ماں باپ کے ساتھ تعلّق توڑنا ایسے ہے، جیسے اللہ تعالیٰ سے تعلّق توڑنا۔

* * *

جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو جس کی نماز پڑھتے ہیں، وہ وہیں ہوتا ہے، نماز کی منظوری اور نامنظوری وہیں ہو جاتی ہے۔

* * *

یہ دعا مانگا کرو کہ یا اللہ! مجھے صرف اس شخص کا علم دے جس کی عاقبت بھی مجھے مل جائے۔

* * *

آپ میلہ ضرور دیکھیں— میلہ صرف دیکھنا ہے، اس میں دکان نہ بنا لینا۔

* * *

محویّت اسلام کو قبول کرنے والوں کی انتہائی حالت ہے جو انہیں اپنی تلاش کے بعد ملتی ہے۔ جن کو اسلام بنا بنایا ملا، ان کے لیے محویت ایک فیشن کی بات ہے۔

* * *

ایسی خواہش جس کی سمت زندگی کے بعد کی ہو— دین کی، عاقبت کی، اللہ کی اور اللہ کے حبیب پاک ﷺ کی ہو— وہ خواہش سکون پیدا کرے گی۔

* * *

محبّت کرنے والا محبوب کی رضا کے خلاف نہیں چلتا— اور وہ بے چارہ چل ہی نہیں سکتا۔

* * *

یہ جو کافروں کو آپ جنّت دوزخ کا بتاتے ہیں، تو وہ تو خدا کو نہیں مانتے، پھر خدا کی بنائی ہوئی جنّت کو کہاں مانیں گے۔

* * *

جب اپنی آزادی کسی کی غلامی میں دے دی جائے تو پھر سمجھ آ سکتا ہے کہ "مرنے سے پہلے مر گیا" کا کیا مقام ہے۔

* * *

گلاب اگرچہ بے جان ہے لیکن جو قریب سے گزرے اسے بھی خوشبو دیتا ہے، اسے خوش کر دیتا ہے۔ آپ بھی ایسے بنو کہ اگر کسی کے قریب سے گزرو تو اسے کچھ فیض دے جاؤ۔

* * *

استخارہ تذبذب سے نجات کی راہ ہے۔

* * *

جتنے لوگوں کو حضور پاکﷺ سے محبّت ہے تو کوئی نہ کوئی وہ محبّت دینے والا ہے، یعنی یا تو اللہ کریم خود یا حضور پاکﷺ یا حضور پاکﷺ کے کوئی چاہنے والے فقیر!!

* * *

تکبّر صرف اللہ کو زیب دیتا ہے، آپ عاجزی اختیار کریں تو زندگی کامیاب ہو جائے گی۔

* * *

کسی کے دل کی ایک آہ جنّت میں ایک قدم داخل ہو جانے والے انسان کو واپس کھینچ لاتی ہے، کوئی ایک دعا دوزخ میں ایک قدم داخل ہو جانے والے انسان کو جنّت میں لے آتی ہے۔ اس لیے آپ دل کی دُعا لو اور دل کی آہ نہ لو۔

* * *

جو آدمی یہ کہتا ہے کہ ابا جان کا دماغ چل گیا ہے تو وہ آدمی خود پاگل ہو کے مرے گا۔ آپ کے ماں باپ قیامت تک آپ کے ماں باپ رہیں گے، چاہے آپ کچھ بھی بن جاؤ۔

* * *

اِس دَور میں صرف عمل کا علم ہے اور عمل نہیں ہے— اور یہ ایک بڑی سزا ہے۔

* * *

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے اور اللہ کے محبوب ﷺ سے محبت رکھا کرو، اور اچھے مستقبل کا اچھی طرح انتظار کرو۔ بس پھر آپ کامیاب ہو جائیں گے۔

* * *

محبّت قائم ہو تو دین کا علم قائم رہتا ہے۔ اگر محبّت دینے والے سے محبّت نہ ہو تو دین سے کیا محبّت ہو گی؟ آپ اپنے معلّم سے محبّت کرو تو علم قائم رہے گا، ورنہ نہیں رہے گا۔

* * *

غور سے دیکھو اللہ کی اس کائنات کو—اس طرح دیکھنا بھی عبادت ہے۔

* * *

خوش نیّت انسان بُرے قافلے میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے، اِس لیے نیّت صحیح ہونی چاہیے۔

* * *

صرف اللہ کی محبّت ایسی ہے جو آپ کو توازن میں رہنا سکھائے گی۔

* * *

حکم میں اطاعت کی بجائے فلسفہ ڈھونڈو گے تو حکم کو کمزور محسوس کرو گے۔

* * *

جو ذات ﷺ ماضی کے انبیاء کی امام ہے، وہ مستقبل کے اولیاء کی بھی امام ہے۔ جس کائنات کے باعثِ تخلیق آپ ﷺ ہوں تو باعثِ مستقبل بھی آپ ﷺ ہوئے۔ باعث جو ہے، وہ بے خبر نہیں ہو سکتا۔

* * *

یہ اللہ ہے جو دشمن کو فنا نہیں کرتا اور یہ بندہ ہے جو اپنے دشمن کو فنا کرتا ہے۔

* * *

جب مذکور تک پہنچ جاؤ تو ذکر نہیں کرنا۔

* * *

شیطان کے وار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ وسوسہ پیدا کرے گا اور آپ کے دین سے آپ کا اعتبار ختم کر دے گا۔

* * *

جو شخص دوسرے کو گمراہ کہتا ہے اور راستہ نہیں دکھاتا، وہ خود گمراہ ہے۔

* * *

اللہ کا تقرّب قوّتِ برداشت عطا کرتا ہے اور جن کے پاس تقرّب نہیں ہے، اُن کو جلد غصہ آ جاتا ہے۔

* * *

وہ ماحول آپ کو نہیں ملے گا، جس ماحول کا علم آپ کے پاس ہے۔

* * *

جلوۂ حق تب نظر آئے گا جب آپ حضور پاک ﷺ کے حوالے سے بات کریں گے، لہٰذا جلوۂ حق غیر اَز جلوۂ محبوبِ حق ﷺ نہیں ہو گا۔

* * *

جو کلمہ پڑھتے ہوئے مرے گا، کلمہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا، اگر کوئی باوضو ہو کر مر جائے گا تو جاگنے تک ساری موت عبادت ہے۔

* * *

اگر آپ کے عمل کا امام اَمرِ الٰہی ہے تو پھر آپ نفس سے بچ گئے اور اگر آپ کے عمل کا امام آپ کی ذاتی اَنا ہے تو آپ نفس کے شر سے نہیں بچ سکتے۔

* * *

غم کسی طرح کا بھی ہو، ہر انسان کے آنسو ایک جیسے ہوتے ہیں۔

* * *

اللہ کا تقرّب تب ملتا ہے جب تم اپنے آپ سے باہر ہو جاؤ، کیونکہ اللہ اِس حالت میں نہیں ملتا۔ اِس حالت میں تو علم ملتا ہے، عرفان ملتا ہے اور خیال ملتا ہے، لیکن تقرّب نہیں ملتا۔

* * *

جن لوگوں کو دیدارِ حق ہوا یا عرفانِ حق ہوا، اُن لوگوں پر یہ لازم ہے کہ جن لوگوں کو یہ نہیں ہوا وہ اُن تک اللہ کا یہ رحم اور فضل پہنچائیں۔

* * *

آپ اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کے حبیب پاکﷺ پر بھروسہ رکھو، اور جو اللہ کے حبیب پاکﷺ کو پیارے ہیں، ان کے ساتھ پیار کرو، بس یہ دین ہے۔

٭٭٭

تبلیغ اس وقت کرنی چاہیے جب آپ کے آنسو Genuine ہو جائیں، اصلی ہو جائیں۔

٭٭٭

اگر ہر روز اضافی طور پر ایک نیکی کی جائے تو آپ کی بہت سی نیکیاں جمع ہو جائیں گی اور اگر ایک بدی اضافی طور پر کم کر دی جائے تو آپ کی زندگی بڑی اچھی ہو جائے گی۔ اگر نیکی بڑھ گئی اور بدی کم ہو گئی تو آپ کے اور حقیقت کے درمیان فاصلہ کم ہو جائے گا۔

٭٭٭

جو نمازیں پڑھ لی ہیں، اُن کا شکر ادا کرنا، اور جو نہیں پڑھ سکے، اُن پر استغفار پڑھنا اور توبہ کر لینا۔

٭٭٭

جو آدمی لوگوں کو ناپسند کرے، لوگوں کی صرف خامیاں ہی دیکھے، جو اپنے آپ کو اونچا اور بلند سمجھے، وہ احمق اور جاہل ہوتا ہے۔

٭٭٭

اگر گناہ پر ندامت کے آنسو آ جائیں تو یہ اللہ کا قرب ہے۔ اللہ کی یاد ہی اللہ کا قرب ہے۔ آخرِ شب آنسو اللہ کا قرب ہیں۔ انسان کا اللہ سے قریب ترین رشتہ آنسوؤں کا ہے، اگر سجدہ بھی ہو اور آنسو بھی ہوں تو یہ بہت ہی تقرّب ہو گا، اور یہ بہت بلند مقام ہے۔

* * *

روحانیت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ دوسرے کا حق دے دیں اور اپنا حق اللہ سے جا کر لینا۔ بظاہر یہ بات مشکل لگتی ہے لیکن اس طرح آپ کو حق کی ادائیگی کا انعام ملتا ہے۔

* * *

محبوب وہ ہوتا ہے، جس کی خامی آپ کی نگاہ میں خامی نہ رہے۔

* * *

اللہ سے کبھی اپنے اعمال کا انصاف نہ مانگنا کیونکہ یہ ایک عذاب ہو گا، بلکہ اس سے حساب کی بجائے رحمت مانگنا۔

* * *

ظالم ہونے کی بجائے، مظلوم ہو جانا بہتر ہے۔

* * *

جلوہ صرف اُس کو نظر آتا ہے، جس نے کبھی اللہ کی تخلیق پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو۔

* * *

اگر جوان ہو تو اپنی جوانی کو بڑھاپے کی نگاہ سے دیکھو اور اگر بڑھاپے میں داخل ہو رہے ہو تو خود کو جوانی کی نگاہ سے دیکھو کہ آپ نے کس طرح کا بڑھاپا سوچا تھا۔

❊ ❊ ❊

حُسنِ نیّت کے ساتھ چلنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ خود انتظام فرما دیتا ہے، اِس لیے آپ اپنا صداقت کا سفر جاری رکھیں اور صادق ہو کر سفر کریں۔

❊ ❊ ❊

اچھائی کو جاننے کے لیے شر کو پہچاننا ضروری ہے، تاکہ آپ شر سے محفوظ رہ سکیں، لہٰذا شیطان کو اگر آپ پہچان لیں تو باقی سب اللہ ہی اللہ ہے۔

❊ ❊ ❊

شکر کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا چاہیے کہ یہ شکر والی بات ہے یا استغفار والی بات۔

❊ ❊ ❊

پیغمبری یا نبوّت یا رسالت، یہ عمل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی مرضی سے ملنے والا مرتبہ ہے۔

❊ ❊ ❊

آپ کو دعا کا سارا خزانہ ماں باپ سے ملنا ہے۔

❊ ❊ ❊

اللہ نے کائنات کو دکھانے کے لیے جو افضل چیز بنائی ہے، وہ اپنے محبوب ﷺ کا جلوہ ہے۔

٭٭٭

جس وقت پیسے کی گنتی بھولنا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ اللہ کی مہربانی ہو گئی۔ جب آپ یہ سمجھیں کہ پیسے کے ذریعے زندگی بسر ہو رہی ہے تو سمجھو کہ ایمان میں نقص آ گیا۔ پیسے کا زندگی کی ضرورت کے ساتھ تعلق ضرور ہے، لیکن یہ سب کچھ نہیں۔

٭٭٭

جس بندے نے زندگی میں اللہ کو یاد کیا، اللہ نے زندگی کے بعد اس بندے کی یاد قائم کر دی۔

٭٭٭

انسان کو اپنے عجز کا اظہار کیسے کرنا چاہیے؟

اللہ کے تکبر کو بیان کر کے، "اللہ اکبر" کہہ کر — یہی آپ کا عجز ہے۔

٭٭٭

اگر آپ کو مسجد بنانے کی ہمت نہیں، نماز کی تو ہمت ہے — تو وہ پڑھ لو۔

٭٭٭

اخلاق یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے اپنے مزاج کو بداخلاق نہ ہونے دیں۔

٭٭٭

آپ کبھی رشوت لینے والے نہ بنیں، ان شاء اللہ تعالیٰ پھر دینے والے بھی نہیں رہیں گے!

* * *

کوئی ذات جتنی بلند ہوتی ہے، اُس کا نام بھی اتنا ہی بلند ہوتا ہے۔

* * *

دولت، حُسن، شہرت، مرتبہ، محبّتیں اور اولاد، اگر اِن کو اللہ کی راہ میں چھوڑنے کی ہمت ہو، تو یہ اللہ کا فضل ہوتی ہیں اور اگر اِن کو اللہ کی راہ میں چھوڑنے کی ہمت نہیں ہے، تو یہ آپ پر آزمائش ہیں۔

* * *

محبّ کی نگاہ کا علاج محبوب کے چہرے میں ہے۔

* * *

اگر ماں سادہ لوح ہے تو بھی ماں ہی ہے، اور یہی تو آزمائش ہے۔ ماں جیسی بھی ہو، آپ اُس کا کہنا مانیں!

* * *

اگر آپ کے اندر عبادت غرور پیدا کرے تو سمجھو آپ مارے گئے اور گناہ عاجزی پیدا کرلے تو شکر کرو کہ بچ گئے۔

* * *

اگر غصہ آجائے تو دُرود شریف پڑھو، غصہ ختم ہو جائے گا۔

* * *

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے حبیب ﷺ سے محبّت کرتے ہیں ان لوگوں کی روحوں کو حضور پاک ﷺ کی محفل میں محبّت عطا ہو چکی ہے اور اب وہ اپنی باری پر جب دنیا میں آتے ہیں تو خود بخود محبّت لے کے پیدا ہوتے ہیں۔

* * *

آپ دراصل خلوص سے اللہ کی طرف مائل نہیں ہوئے، اگر مائل ہو جاؤ تو پھر یہ کائنات آپ کی ہے۔

* * *

یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ علم بھی عطا کرے اور عمل بھی، ورنہ تو ہر بات کے جواب میں ایک بات ہے، ہر علم کے جواب میں ایک علم ہے، اور ہر انداز کے جواب میں ایک انداز ہے۔ لہٰذا کسی ایک انسان کے ساتھ وابستگی اصلاحِ باطن کے لیے ضروری ہے۔

* * *

جس نے کسی کا سکونِ قلب برباد کیا، اُس کو سکون نہیں ملے گا۔

* * *

فقیری یہ ہے کہ آپ زمین کے اوپر کا کردار اور زمین کے اندر جانے کے بعد کا کردار برابر کر دیں۔

* * *

اگر کوئی حضور پاک ﷺ سے محبّت کا دعویٰ کرتا ہے اور فقیروں سے محبّت کا دعویٰ کرتا ہے، مگر دل میں بغض رکھتا ہے تو وہ نقلی ہے۔ حضور پاک ﷺ کی محبّت جس دل میں آ جائے، اُس دل میں نفرت نہیں آنی چاہیے۔ اگر نفرت ہے تو محبّت جھوٹی ہے۔

* * *

یہ بڑا ظلم ہے کہ لوگ بچوں کو مارتے ہیں اور اُستاد بھی بچوں کو مارتے ہیں، اور کچھ خاوند اپنی بیوی کو مارتے ہیں۔ آپ وعدہ کریں کہ ایسا کوئی کام نہیں کریں گے۔

* * *

اگر آپ آج سے شکر ادا کرنا شروع کر دیں تو سمجھیں کہ حالات آج سے بہتر ہو گئے۔

* * *

منافق کا بولا ہوا سچ بھی جھوٹ ہے، منافق کا صحیح فیصلہ بھی جھوٹ ہے۔

* * *

اندیشہ اور شک پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے آپ میں اور اپنے مستقبل میں یقین پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کو ملے گا، بلکہ مل رہا ہے، فضل نہ ہو تو ایک لمحہ بھی گزر نہیں سکتا۔

* * *

ماں ایک ایسی ہستی ہے، جو ہر حال میں معاف کر دیتی ہے۔

* * *

آپ زندگی بھر کتابیں اکٹھی کرتے ہیں کہ کبھی وقت ملا تو پڑھیں گے، لیکن پھر کتابیں ہی کتابیں ہوتی ہیں اور پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا۔

* * *

اگر کوئی غریب اللہ کو بھولا ہوا ہے تو یہ اس کے لیے ابتلاء ہے۔ وہ غریبی جس میں اللہ کی یاد نہ رہے، وہ انسان کو گمراہ کر دیتی ہے —اور جس غریبی میں اللہ کی یاد ہو اور جس یتیمی میں اللہ کی یاد ہو، وہ شیوۂ پیغمبری ہے۔

* * *

اللہ کے طالبوں کے لیے الگ مقام ہے، ان میں نہ خودی ہے، نہ اَنا ہے، نہ غرور ہے، نہ تفاخر ہے، نہ کوئی اور مزاج ہے، بلکہ اُن کا کام ہے صرف اللہ کے اَمر پر چلتے رہنا!

* * *

جتنی بڑی خوشی ہوگی، اتنا بڑا غم دے جائے گی۔

* * *

طلبِ صادق اُس شخص کی ہوتی ہے جس کو منزل سے نوازنا ہو۔ جس کا عشق منظور ہو جائے اُس کو طالبِ صادق بنا دیا جاتا ہے۔ صادق — منزل بناتی ہے — مسافر نہیں بنتا!

* * *

وہ آدمی جو دوسرے کو انسان بنانا چاہتا ہے اور خود انسان نہیں بنتا، وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے۔

* * *

غم عنایتِ اَزلی ہے یہ بڑے لوگوں کو ملا کرتا ہے، غم ولی بنانے والا ایمر جنسی کمیشن ہے۔ غم کے اندر جو سمٹ گیا اور اطاعت میں چلا گیا وہ فوری طور پر اللہ کے پاس پہنچ گیا۔ غم میں پریشان نہ ہونا، غم میں گھبرانا نہیں، بلکہ غم کو پہچانو، غم کو محسوس کرو۔ غم تقرّبِ الٰہی ہے، یعنی غم اللہ کے قرب کا اعلیٰ مقام ہے۔

* * *

انسان کے لیے پرانی نسل اور نئی نسل بڑی دعاگو ہوتی ہے، بچے اور بوڑھے کی دُعا جلد قبول ہوتی ہے، بچے تازہ دَم اور معصوم ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر توبہ کر چکے ہوتے ہیں۔

* * *

اپنے ہر حال میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنے والا اور شکر کرنے والا ہی تو فقیر ہوتا ہے۔

* * *

اگر ماں باپ اَن پڑھ ہیں اور بچہ پڑھا ہوا ہے تو بھی اُن کا حکم ماننا ہے۔ اگر آپ کی خواہش کو ماں باپ نے روند ڈالا ہے تو بھی اُن کا کہنا ماننا۔ یہ کر کے دیکھو تو اس کے نتیجے میں بے شمار فضل ہو جائیں گے۔

* * *

آج کے دَور میں بدی نہ کرنا بھی بڑی نیکی ہے، یعنی بد ماحول میں، بدی کے مواقع میں اگر بدی نہ کرو تو یہ بڑی نیکی ہے۔

* * *

اللہ نے اپنے محبوبوں کی پسندیدہ خوراک غم رکھی ہوئی ہے۔

* * *

دنیا کی اشیاء سے اِس طور محبّت نہ کرنا کہ اللہ کو ناراض کر بیٹھو، مال اور اولاد کے ساتھ ایسی محبّت نہ کر بیٹھنا کہ اللہ کی راہ سے غافل ہو جاؤ۔

* * *

محبّت کا استعمال وہاں کرو جہاں اللہ کی راہ ہو، اور مجاز کی محبّت میں اللہ کی راہ اس وقت آتی ہے جب یہ آناً فاناً ذہن میں تبدیلی پیدا کر دے اور اللہ کی طرف رجوع ہو جائے۔

* * *

اللہ کریم جب آنسو عطا فرمائے تو آنسوؤں کو انسانوں کے سامنے بہا کر رائیگاں نہ کرو۔

* * *

غریبی جامہ پیغمبروں کا جامہ ہے، بلکہ غریب نواز کا جامہ ہے، ایسا جامہ اللہ کی عطا ہے۔

* * *

آپ اللہ کے پاس جانے کے لیے جب بھی پہنچیں گے تو انسان کے پاس ہی پہنچیں گے، اللہ کا سفر انسان پر ہی ختم ہوتا ہے۔

* * *

اس دنیا کے اندر اگر اللہ کی طرف سے محبّت عطا نہ ہو تو کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے کوئی تعلق نہیں رکھ سکتا۔

* * *

اللہ کا یہ خاص طریقہ ہے کہ محبّت کی پہل اُس کی طرف سے ہوتی ہے۔

* * *

اگر آپ کا تعلّق اللہ کے ساتھ ہو تو پھر محفل ہو یا تنہائی، دونوں ٹھیک ہیں، اور اگر آپ کا تعلّق اللہ سے نہیں ہے تو پھر تنہائی بھی عذاب ہے اور محفل بھی عذاب!

* * *

اللہ تعالیٰ جب آپ کو ایسی عطا کرے کہ آپ کا وجود آپ کے قبضے میں ہو جائے، تو پھر نتیجہ وجوہات سے آزاد ہو جائے گا۔

* * *

اگر خیال کی اصلاح ہو جائے تو خوف دُور ہو سکتا ہے۔ ماضی کی غلطیوں پر توبہ کر لی جائے تو خوف دُور ہو جاتا ہے۔

* * *

اچھے وقت کا انتظار بذاتِ خود ایک اچھا کام ہے۔

* * *

اگر آپ دل سے مکمل طور پر اللہ کو ماننے والے ہوتے اور اللہ کے حبیب ﷺ کو ماننے والے ہوتے تو آپ میں فرقے نہ بنتے۔

* * *

آپ اپنے اندر کا تضاد دُور کریں، تخلیق کا تضاد خود بخود دُور ہو جائے گا۔

* * *

اللہ نے جس کو جنّت میں لے جانا ہو، اُس کا سفر یہیں سے آسان ہو جاتا ہے۔

* * *

آپ اپنی فطرت کو ایسے اچھا بناؤ جس طرح گلاب ہے، کہ دوست ہو یا دشمن، پاس سے گزر جائے تو خوشبو دیتا ہے۔

* * *

جب آپ پوری طرح اللہ کی رضا پر چلتے ہیں تو وہاں پر خوشی اور غم دونوں کیفیتیں نہیں رہتیں، کیونکہ وہاں پر نہ خوشی ہے اور نہ غم ہے، بلکہ صرف اطاعت ہے۔

* * *

دوسروں پر غصہ کرنا اپنے آپ کو نقصان دینا ہے۔ غصے کے دوران محبّت ختم ہو جاتی ہے۔

* * *

ہدایت سے مراد یہ ہے کہ ہادی کے ساتھ رابطہ ہو، یعنی کہ ہادیٔ اعظم ﷺ کے ساتھ رابطہ ہو۔

* * *

عام طور پر انسان ایک جیسا کام کرکے تنگ آ جاتا ہے، لیکن عبادت ایسی چیز ہے جسے بار بار کرنے سے بھی انسان میں سکون پیدا ہو گا اور تنگی نہیں آئے گی۔

* * *

اگر سماج میں گداگری پیشہ بن جائے تو صاحبانِ حیثیت گرفت میں آ سکتے ہیں۔

* * *

اسلام ایسا دین ہے کہ جب تک آپ اس میں مکمل طور پر داخل نہ ہوں آپ کو عافیت نہیں ملے گی، اور جب تک آپ اللہ کو مکمل طور پر نہ مانیں گے تو آپ کو عافیت نہیں ملے گی کیونکہ اللہ خالی محبّت کا نام نہیں ہے۔

* * *

قرآن مجید کی قرأت کرنے والا یا تو فنِ قرأت کو دوسروں تک پہنچاتا ہے یا پھر کلام کو۔ تاثیر اُس شخص کی قرأت میں ہو گی جو اللہ کے کلام کو دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

* * *

مسلمانوں کا زوال اس دن ہوگا، جب اُن کے دل سے عشقِ نبی ﷺ نکال دوگے۔

* * *

نعمت پر شکر کرو تو نعمت بڑھ جائے گی اور نعمت محفوظ بھی ہو جائے گی۔

* * *

جب آپ کے ماں باپ بڑھاپے کی طرف مائل ہو گئے ہوں تو ان سے اپنے طاقتور ہاتھ علیحدہ نہ کرنا، بلکہ ان کے لیے رحمت کا سایہ بنے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہر چیز حاصل ہو جائے لیکن یہ حسرت رہ جائے کہ اُن کی خدمت نہیں کی، پھر اِس کا کوئی مداوا نہیں ہوگا۔

* * *

روح کی غذا اللہ کی یاد اور اللہ کا ذکر ہے۔

* * *

بڑے بڑے بزرگوں کے واقعات ایسے گزرے ہیں کہ اللہ نے تکلیف دے کے انہیں قریب کر لیا۔

* * *

زندگی کی تلخیوں کو قبول کرنے والا اللہ کی منشاء کو قبول کرتا ہے اور جس نے اللہ کی مرضی کو قبول کر لیا، وہی کامیاب رہا۔

* * *

اللہ تعالیٰ کا تقرب جنّت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُوری دوزخ۔ جو اللہ کے محبوب ﷺ کے قریب ہے، وہ جنّت میں ہے، جو آپ ﷺ سے دُور ہے خود بخود دوزخ میں ہے، اس لیے عشقِ نبی ﷺ جنّت ہے اور عشقِ نبی ﷺ سے دُوری دوزخ ہے۔

* * *

اگر آپ کو کبھی انتقام کا موقع ملے تو اس وقت آپ رحم دل ہونے کا ثبوت دو اور معاف کر دو۔

* * *

اللہ کے راستے کا مسافر یہ طے کر لے کہ یا اللہ ہم تیرے رستے کے مسافر ہیں، تیرے راستے میں ہمارے پیسے نثار، ہماری جان نثار، ماں باپ نثار، ہماری اَنا نثار اور ہمارا سب کچھ نثار!

* * *

گداگری ایک پیشہ ہے، لہٰذا لوگوں کی ضرورت آپ پیشہ بننے سے پہلے پوری کر دیا کریں۔

* * *

جب اللہ کے نیک بندے کو اللہ کی طرف سے غم ملتا ہے تو وہ اللہ ہی اللہ کہتا ہے، خوش قسمت انسان وہ ہے جس کو غم اللہ کے اور قریب کر دے۔

* * *

اللہ کی تلاش کا جو تیرا ذریعہ ہے وہی اُس کا ذریعہ ہے، اگر آپ کان لے کر جاؤ گے تو وہ نغمہ بن کے آئے گا، آنکھ لے کر جاؤ گے تو وہ جلوہ بن کے آئے گا، تم بولنا چاہو گے تو وہ سماعت بن کے آئے گا۔

٭٭٭

تبلیغ یہ ہونی چاہیے کہ آپ اُس انسان کا مسئلہ بھی حل کریں اور اس کو ایمان بھی دیں۔

٭٭٭

اپنے وجود کی کائنات اور اختیار کی کائنات میں آپ نے اللہ کا جتنا حصہ رکھا ہوا ہے، اتنا ہی آپ اللہ سے لے سکتے ہیں۔

٭٭٭

جب تک پڑھنے والا متقی نہ ہو، قرآن سے فیض نہیں ملے گا۔

٭٭٭

فقیروں کے پاس جانے والے ابتدا میں دنیاوی آرزو لے کر جاتے ہیں اور یہ دنیاوی ضرورتیں روحانی سفر کا باعث بن جاتی ہیں، یوں جسمانی سفر ہی روحانی سفر بن جاتا ہے۔

٭٭٭

آپ لوگوں میں اگر صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی تو سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے منظوری کا اعلان ہے۔

٭٭٭

اگر کہیں سے نگاہِ مصطفیٰ ﷺ ہو جائے تو پھر دیدارِ حق ہو سکتا ہے، ورنہ ناممکن ہے۔ کسی اور کے کہنے پر دیدار نصیب نہیں ہو گا، بلکہ یہ آپؐ کی مرضی کی بات ہے اور یہ آپ ﷺ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

* * *

ایک بہت اچھا عمل یہ بھی ہے کہ آپ دوسروں کے جنازوں کو کندھا دو، تاکہ کچھ لوگ آپ کے جنازے کو کندھا دے سکیں۔

* * *

گلہ کرنے والا کہتا ہے کہ مجھے کیا دیا اللہ تعالیٰ نے—؟
—وہ اس گلہ کرنے والی زبان کا ہی شکر ادا کر لے!

* * *

آپ کا ایمان آپ کی تلاش نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کی عطا ہے۔

* * *

لوگ سمجھتے ہیں کہ اُن کے بغیر اُن کی اولادوں کی زندگی نہیں گزر سکتی حالانکہ جب آپ لوگ چلے جاؤ گے تو پھر آپ کی اولادوں کی زندگی بھی ایسے گزر جائے گی جیسے آپ کی اپنے والدین کے بغیر گزر گئی تھی۔

* * *

جس آدمی کی زندگی اللہ کی رضا کے لیے نہیں ہے، اُس کی نماز بھی اللہ کی رضا کے لیے نہیں ہے، نماز اور عبادت اُس وقت اللہ کی رضا بنتی ہے، جب آپ کی زندگی اللہ کی رضا کے لیے ہو۔

* * *

جب آپ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو آج بھی قرآن شریف کے مالک آ کے سنتے ہیں، اسی طرح جب دُرود شریف پڑھتے ہیں تو دُرود شریف جس ذات ﷺ پر پڑھا جا رہا ہے، وہ ذات آج بھی گواہی دیتی ہے کہ میں سُن رہا ہوں۔

* * *

دُرود شریف کو ایک فرض کے طور پر ادا کرو۔

* * *

پیغمبر محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی عطا سے بنتے ہیں، اسی طرح ولی بھی اللہ کی عطا سے بنتے ہیں۔

* * *

شہرت ایسا گھوڑا ہے جو راستے میں چڑھنے والے کو اکثر گرا دیتا ہے۔ شہرت غیر یقینی، مشکوک اور عارضی ہوتی ہے، لیکن جن لوگوں کو اللہ شہرت دے، اُن کی شہرت مرنے کے بعد اور بڑھتی ہے۔

* * *

اگر قرآن کا ادب قائم ہو جائے تو پھر علم کے بغیر بھی تاثیر مل جاتی ہے۔

* * *

جب کاروبارِ ذوق ہو جائے تو پھر ذوقِ کاروبار نہیں رہتا۔

* * *

اللہ اپنے محبوب ﷺ کو لوگوں کے دلوں میں زندہ رکھتا ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ زندہ رکھتا ہے۔

* * *

نفس چاہتا ہے پیسے کی محبّت — اگر یہ محبّت ختم ہو جائے تو نفس کا شر ختم ہو جاتا ہے۔

* * *

جب تک ایمان مکمل نہیں ہوتا، انسان بے غم نہیں ہو سکتا۔

* * *

اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو دراصل کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔

* * *

خالی توحید والے، اللہ کو مانتے ہیں لیکن اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کو نہیں مانتے، اسی لیے تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں — جیسے آپ ایک آدمی کو اچھا فنکار تو مانیں لیکن اس کی تصویروں کو نہ مانیں۔

* * *

ہر کلمہ پڑھنے والے کو جنّت کی خبر دو۔

* * *

اللہ نے بعض بے قرار روحیں پیدا کی ہیں اور وہ ہر حال میں اللہ کے لیے بے قرار رہتی ہیں۔

* * *

سب سے بڑا علم یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ سے بڑھ کر کوئی انسان نہیں ہے اور حضور پاک ﷺ کو بھیجنے والا اللہ خود ہے۔ جس طاقت کے آگے حضور پاک ﷺ سجدہ فرماتے ہیں، اُس طاقت کو اللہ کہتے ہیں۔

* * *

اگر انسان سے محبّت نہ ہو اور تبلیغ کرو تو یہ گمراہی ہے۔ بغیر تعلق کے تبلیغ نہ کرو— تعلق ایسا ہو کہ وہ شخص آپ کے کہنے میں آکر آپ کے ساتھ چلے۔

* * *

کبھی آپ نگاہ کرو تو اس کائنات کے اندر ایک اور کائنات نظر آئے گی۔

* * *

سکون حاصل کرنا چھوڑ دو، سکون دینے کا فکر کرو تو سکون مل جائے گا۔ اللہ کے فیصلوں پر تنقید نہ کرنا، سکون مل جائے گا۔ بے سکونی تمنّا کا نام ہے، جب تمنّا تابعِ فرمانِ الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے۔ اپنے عمل کو کسی اور کا اِرادہ بنا لو، زندگی میں سکون آ جائے گا۔ اپنی زندگی میں آپ کو جو چیز سب سے اچھی نظر آتی ہے، اسے تقسیم کرنا شروع کر دو، سکون آ جائے گا۔

* * *

جب توحید کے ساتھ حضور پاک ﷺ کی شریعت ہو، اور شریعت سے محبّت ہو تو یہ طریقت بن جائے گی۔

* * *

جو شخص دوسرے کو معاف نہیں کرتا، اس کی اپنی بخشش نہیں ہو گی۔

* * *

پریشانی دو چیزوں سے ہوتی ہے، ایک وہ چیز جو آپ چاہتے ہیں لیکن ملتی نہیں ہے، دوسری وہ چیز جو آپ نکالنا چاہتے ہیں لیکن وہ نکلتی نہیں ہے۔

* * *

بعض اوقات اللہ کے نام پر انسان اَنا کا سفر کرتا ہے اور اللہ کے نام پر اللہ کے بندوں کو مارتا ہے۔ اس مقام سے بچنا چاہیے۔

* * *

جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے غرق ہونے کی دعا کرتا ہے، تو دونوں کمزور ہو جاتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔

* * *

جب آپ یہ کہتے ہیں ''میں اس سے بہتر ہوں'' تو یہ شیطان ہے، اور جب یہ کہتے ہیں کہ ''وہ مجھ سے بہتر ہے'' تو یہ فقرہ آپ کے ایمان کا ہے۔

* * *

لوگوں سے نصیب کا مقابلہ کرنے والا شخص کبھی خوش نہیں ہو گا۔

* * *

اگر خواب کی کیفیت اچھی ہو تو پھر خواب اچھا ہے۔ اگر خواب کی کیفیت میں دِقّت پیدا ہو تو آپ سمجھیں کہ وارننگ مل گئی ہے، اس لیے آپ گناہوں سے توبہ کریں اور عبادت شروع کر دیں۔

* * *

زندگی خود ایک ایسی بیماری ہے جس کا انجام موت ہے، اور مسلمانوں کا ایمان یہ ہے کہ نہ وقت سے پہلے موت آنی ہے اور نہ وقت کے بعد زندگی ٹھہرنی ہے۔

* * *

"وحدت الوجود" اور "وحدت الشہود" صرف بیان نہیں، بلکہ مشاہدے کا مقام ہے۔

* * *

اگر مقصد بُرا ہو تو کامیابی بہت بُری چیز ہے۔ اگر مقصد اچھا ہو تو ناکامی بھی بہتر ہے۔

* * *

ایک خواب اگر بیک وقت دو آدمی دیکھیں تو دونوں کی تعبیر الگ ہو گی۔

* * *

سکون دراصل رضا کا نام ہے۔

* * *

جاننے والے کو بتانا ہی کیا ہے— آپ لب تب کھولو جب اللہ جانتا نہ ہو— جاننے والے کے سامنے اظہار کا بہترین طریقہ آنسو ہیں۔

٭٭٭

نفس جسمانی مسرتوں کی تمنّا کا نام ہے اور اگر جسمانی مسرتوں کی تمنّا کمزور کر دو یا کنٹرول کر لو تو نفس کے شر سے بچ جاؤ گے۔

٭٭٭

اللہ کی رضا کو سمجھنا نہایت آسان ہے، بشرطیکہ آپ اپنی مرضی نکال دو۔

٭٭٭

دنیاوی آرزو— مجبوری بن کے گمراہی کے بازار میں نکل جاتی ہے یا پھر مجبوری بن کے اللہ کے دربار میں پہنچ جاتی ہے۔

٭٭٭

جو لوگ محبّت اور عقیدت سے یاد کیے جاتے ہیں، وہی تو زندہ ہیں اور جن لوگوں کو محبّت و عقیدت نہیں ملتی، وہ اگر زندہ بھی ہوں تب بھی مر گئے۔

٭٭٭

کچھ لوگ مانتے نہیں ہیں کہ مرنے کے بعد دعا ہو سکتی ہے، مرنے کے بعد بھی دعا پہنچ سکتی ہے، حالانکہ مرنے کے بعد ہی تو آپ جنازہ پڑھتے ہیں جو ایک دعا ہے۔

٭٭٭

رحمت کے سامنے گناہ کا ذکر نہ کرو، گناہ پر تکرار بدبختی ہے۔ گناہ دعا سے دُور لے جاتا ہے۔

* * *

اللہ کے پاس عبادت نہیں لے جاتی ہے بلکہ اُس کا فضل لے کر جاتا ہے۔

* * *

غریب اگر اپنے دکھ پر خاموش ہو جائے تو وہ غریب غنی ہو جاتا ہے۔

* * *

آپ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرو، پھر وہ آپ کے وجود کے ساتھ جو کرے گا، اپنا سمجھ کے کرے گا۔

* * *

جس عمل سے آپ کی زندگی میں اللہ کے نام پر تبدیلی آ رہی ہے، عمل کا وہ حصہ آپ کی زندگی میں اللہ کا ہے۔

* * *

خدا کی طرف سے آنے والی چیز کا مخلوق کے سامنے گلہ نہ کرو اور مخلوق کے ظلم کا اللہ کے سامنے گلہ نہ کرو۔

* * *

جلوہ آفتاب کا ہے اور روشن دیوار ہے، اگرچہ دیوار بے جان ہے، لیکن دیکھنے والے کے لیے جلوہ ہے۔

* * *

اگر آپ کو حضور پاک ﷺ کی یاد حضور پاک ﷺ کے قریب نہیں لے جا رہی، تو پھر آپ کو اپنے آپ پر غور کرنا چاہیے۔

***

کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد زندگی نہیں ہے، حالانکہ موت کے بعد ہی تو زندگی ہے۔

***

اگر ایک انسان کا کسی انسان کے ساتھ اتنا لگاؤ ہو جائے کہ وہ اس کے قریب سے قریب تر ہونا چاہے، حتیٰ کہ اپنی ذات سے فنا ہو کر اس کی ذات میں بقا حاصل کر جائے تو اِس لگن کو عشق کہیں گے۔

***

اگر سانس لینا فرض ہے، تو سانس کی حفاظت کرنا عبادت ہے۔

***

حسنِ نیّت کے ساتھ چلنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ خود انتظام فرما دیتا ہے۔

***

شیطان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس نعمت پر تمہیں فخر یا خوشی ہوتی ہے، اس نعمت کو لوگوں کے استعمال میں آنے دو۔

***

نسبت میں گم ہونے والا، نسبت والے کی عاقبت میں شامل ہو جاتا ہے۔

***

تم اپنی ذات کی کائنات کا راز دریافت کرو، پھر اس کائنات کے راز دریافت کرنے کا امکان پیدا ہو جائے گا۔

* * *

کوئی سا ایک نیک عمل اگر بار بار کسی ایک جگہ پر کیا جائے تو اس جگہ سے ایک طاقت پیدا ہو کر آپ کے اندر شامل ہو جائے گی۔

* * *

جن لوگوں کو یار کا سنگِ دَر نہ ملا، وہ راہ کا غبار ہو گئے، اور محبّت والوں کے لیے غبارِ راہ بھی اتنا ہی اہم ہے، جتنا سنگِ دَر ہے [1]۔

* * *

اگر آپ کے اندر آپ کا شوق آپ کو مجبور کرے تو پھر آپ تلاش کرو، ورنہ تکلف نہ کرو۔

* * *

وہ راز جو آپ کو سمجھ آ جائے، وہ کب راز رہتا ہے؟
راز وہ ہے جو آپ کو بالکل سمجھ نہ آئے۔

* * *

فنا کی محبّت دل سے نکال دو، تاکہ آپ کو بقا کا سبق ملے۔

* * *

---

1 ملا نہ ہم کو اگر سنگِ آستاں کا نشان برنگِ موج اٹھے، راہ کا غبار ہوئے
(شعری مجموعہ: "شب چراغ" از حضرت واصف علی واصفؒ)

جس ذات کو آپ پکار رہے ہوں اور وہ آ جائے اور آپ اس کا کہنا نہ مانو تو آپ گمراہ ہو جاؤ گے۔

* * *

اللہ تعالیٰ کبھی وقت سے پہلے نہیں لے جاتا اور کبھی وقت کے بعد نہیں چھوڑتا۔

* * *

انسان دعا کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ بہت قریب ہے اور گناہ کے وقت سمجھتا ہے اللہ بہت دُور ہے، اس مقام پر آکر انسان جھوٹا ہو جاتا ہے۔

* * *

معرفت کے قافلے میں جو شریک ہوا، اگر اُسے سالارِ قافلہ جیسا عرفان نہ ہو تب بھی قافلے جیسا نتیجہ ضرور ملے گا۔

* * *

اگر باپ کے نالائق ہونے کے باوجود اُس کا حکم پورے طور پر مانتے ہو تو شیطان آپ پر غالب نہیں آئے گا۔

* * *

یکسوئی روحانی سفر کا نام ہے۔ انسانی وجود یکسوئی میں نہیں جا سکتا کیونکہ وہ گرمی سردی میں گرم سرد ہو جائے گا، مگر روح کا ایک ہی موسم ہے اور وہ یکسوئی کا موسم ہے۔ یکسوئی اللہ کی مہربانی سے عطا ہوتی ہے۔

* * *

آپ حضور پاک ﷺ کا تقرّب تلاش کریں، آپ ﷺ کا تقرّب احترام میں ہے، آپ ﷺ کی لگن میں ہے اور آپ ﷺ کے ماننے والوں اور اُن کے مقرّبین کے قریب رہنے میں ہے۔

* * *

یہ دعا ضرور کیا کرو کہ یا اللہ مجھے بچا اُن آزمائشوں سے جن میں کافر مبتلا ہے اور جو انہیں ایمان میں نہیں آنے دیتیں۔

* * *

دُعا کی جرأت کرنے سے پہلے لقمۂ حلال کی جستجو کرو۔

* * *

یکسوئی کا مطلب ہے کہ کسی ایسے مقصد کا اپنے لیے تعین کرنا جس مقصد پر باقی تمام مقاصد قربان کر دیے جائیں۔

* * *

کائنات کی عظیم اشیاء اپنے اپنے مدار میں یکسوئی سے گردش کر رہی ہیں لیکن انسان کے لیے دِقّت ہوتی ہے، وہ کبھی اِدھر چلا جاتا ہے اور کبھی اُدھر چلا جاتا ہے۔

* * *

اللہ کی مہربانی سے عام طور پر فقراء کا جسدِ خاکی محفوظ ہو جاتا ہے اور اُن کا مقام بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

* * *

اللہ سے جن لوگوں کا تعلق زیادہ ہوتا ہے، اُن لوگوں میں معاف کرنے کی صلاحیت اتنی ہی زیادہ پیدا ہوتی ہے، اور جس کا اللہ سے تعلق نہیں ہوتا، وہ اپنا بدلہ آپ لیتا ہے۔

* * *

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی رسید یہ ہے کہ جس شخص کو ایمان کی دولت ملی اور وہ اِس دولت کے ساتھ چلتا رہا تو یہ دولت مستقل ہو گی، دائم ہو گی، اور اِس کا قائم رہنا اِس کی رسید ہے— اور جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آتا اُس کو خود بخود دنیا کی کوئی خواہش اللہ سے دُور کر دیتی ہے۔

* * *

جو شخص وعدہ پورا نہ کرے اور نماز پڑھتا جائے تو وہ منافق بن جاتا ہے۔

* * *

آپ کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پناہ رحمتوں کے ساتھ جب چاہے، جس کو چاہے، جس وقت چاہے، معاف کر دے۔

* * *

بے تعلق تبلیغ سے توبہ کرو کیونکہ بے تعلق تبلیغ بے اثر ہوتی ہے۔ تبلیغ سے پہلے تعلق بناؤ۔

* * *

اگر آپ کی زندگی حضور پاک ﷺ کی اتباع میں آ جائے تو پھر آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

* * *

اگر آپ کی نیّت اچھی اور دل اچھا ہو گا تو آپ کا اللہ کے بارے میں یقین بھی بہت اچھا ہو گا اور یقین والا کبھی فضل سے مایوس نہیں ہو گا۔ فضل سے مایوس وہی ہو گا جو حساب کتاب کرتا ہے اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی یاد سے غافل کرتا ہے۔

* * *

سچ بولنا اچھی بات ہے، یہ اخلاقیات ہے، لیکن اگر سچ بولنا اللہ کے لیے ہے تو یہ اسلامیات ہے۔

* * *

بے شوق عبادتوں سے، شوق کا ایک آنسو بہت بہتر ہے اور شوق کی ایک نگاہ، زندگی کے ہزار بے شوق سجدوں سے بہتر ہے۔

* * *

دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں، ایک وہ ہوتے ہیں کہ اگر انہیں خدا مل جائے تو سوال کریں گے کہ یہ چیز دے اور وہ چیز دے۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں جن کو اگر خدا مل جائے تو عرض کرتے ہیں کہ حکم فرمائیں کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ بس آپ حکم ماننے والوں میں سے بن جائیں۔

* * *

حضور پاک ﷺ کے بارے میں میرا عقیدہ ہے کہ جو آپ ﷺ کا ارشاد ہے، صرف وہی ارشاد ہے، اور کائنات کے سارے دانا اگر اکٹھے ہو جائیں تب بھی آپ ﷺ کی خاکِ پا کے برابر نہیں ہیں۔

* * *

علم وہ حاصل کرو جس سے آپ کی اولادوں کو تاثیر مل سکے۔

* * *

دعا مانگنے والا یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ کریم ایک ایسی ذات ہے جو میری بات قریب سے سنتی ہے۔

* * *

آپ کے لیے میری بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہر ایک کو معاف کر دیں کیونکہ معافی نہ دینا، ناسور ہے۔

* * *

فقہ ایسی ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک قوم، ایک گروہ ہوں، چشتی، قادری، نقشبندی، اہل حدیث، اہل قرآن، دیوبندی، بریلوی سارے کے سارے ایک ہوں، اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب آپ سارے ایک کلمے کی بنیاد پر اکٹھے ہو جائیں۔

* * *

خاموش آدمی کو کہا گیا کہ تُو بولتا کیوں نہیں، تو اُس نے کہا کہ میں اس لیے نہیں بولتا کہ کہیں بولنے سے میرا مقام کم نہ ہو جائے۔

* * *

اللہ کی محبّت حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ کی طرف محبّت سے رجوع کرو۔

* * *

زندگی میں زیادہ مقاصد نہ بنانا، کیونکہ جو بہت سی زندگیاں گزارتا ہے، اس کو بہت سی موتیں ہوں گی، جبکہ ایک زندگی کو تو ایک ہی موت ہے۔

* * *

محبّت میں محبوب کی ہر ادا کے ساتھ محبّت ہوتی ہے۔

* * *

اللہ کے مالک ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جس اللہ کی عبادت آپ کے دادانے کی، اسی اللہ کی عبادت آپ کے پوتے بھی کریں گے۔

* * *

جس کو تم نے معاف نہیں کرنا، اُس کو بھی معاف کر دو۔

* * *

گناہ انسان کو دنیا میں سب سے بڑی سزا یہ دیتا ہے کہ انسان کا دعا سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔

* * *

اگر آپ کے دل میں صحیح عقیدہ ہو تو آپ کا ہر عمل عبادت ہے۔

* * *

مقدّس چیزیں، مقدّس روح اور مقدّس انسان جہاں جہاں سے گزریں تو وہ شے مقدّس ہو جاتی ہے۔ مثلاً جہاں سے اللہ گزرے وہاں کعبہ بن جاتا ہے، جہاں حضور پاکﷺ تشریف فرما ہوں وہ مدینہ شریف بن گیا اور جس دل میں حضور پاکﷺ کی یاد ہو تو اسے بھی مدینہ شریف ہی کہیں گے اور جس دل میں حضور پاکﷺ کی آل کی محبّت ہو تو اسے آپ ولی اللہ کہیں گے۔

***

جو شخص کسی کو آسائش تقسیم نہیں کرتا وہ ایمان کیسے تقسیم کر سکتا ہے۔ آپ اپنے بھائی کو جنّت تو دیتے ہیں لیکن اُس کو مال میں سے کچھ نہیں دیتے!

***

اللہ کے نام پر، اللہ کے بندوں میں، اللہ کے دین کے لیے، فساد پیدا کرنا — یہ اللہ کی منشا نہیں ہے، اور یہ اللہ کے بندوں کی شان بھی نہیں ہے۔

***

اگر کوئی انسان تکلیف میں اللہ سے دعا مانگتا ہے تو یہ تکلیف اللہ کی عطا ہے۔ وہ تکلیف جو اللہ کے قریب کر دے، وہ اللہ کا احسان ہے اور وہ تکلیف جو اللہ سے دُور کر دے، اللہ کا غضب ہے۔

***

جس کو تقرّب عطا ہوا، وہ مقرّب ہو گیا اور مقرّب کا تقرّب آپ کو اللہ کے قریب کر دیتا ہے۔ اللہ کی راہ — حضور پاک ﷺ کی محبّت کی راہ ہے۔ آپ ﷺ سے محبّت کی راہ، آپ ﷺ سے تعلّق کی راہ — اللہ تعالیٰ سے تقرّب کی راہ ہے۔

٭٭٭

احسان یہ ہے کہ بدی کو نیکی سے دفع کرو، بدی کبھی بدی سے دفع نہیں ہوتی۔

٭٭٭

اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر لیا جائے، اُس کے فضل سے مایوسی نہ ہونے دی جائے تو خوف نہیں رہتا۔

٭٭٭

دُعا پر ایمان رکھنا، یقین رکھنا اور دُعا مانگنا بڑی مبارک بات ہے۔

٭٭٭

زندگی کی مصروفیتوں میں کبھی کبھی تنہا بیٹھ کر خاموشی کے ساتھ غور کیا کرو کیونکہ خاموش بیٹھ جانا بھی روحانیت ہے — نہ کسی آغاز کی پرواہ، نہ کسی انجام کا فکر — اللہ کے روبرو اور خاموشی کے ساتھ حاضرِ خدمت ہو جانا روحانیت ہے۔

٭٭٭

اگر آپ کے دل میں حضور پاک ﷺ کی یاد ہے تو آپ پر عذاب نہیں آ سکتا، کیونکہ جس نے دل میں حضور پاک ﷺ کی یاد رکھ لی، وہ عذاب سے نجات پا گیا۔

* * *

وہ تکلیف جو جگا رہی ہے، اُس راحت سے بہتر ہے جو سُلا رہی ہے۔

* * *

تبلیغ محبّت کی ہونی چاہیے، مائل کرنے کی ہونی چاہیے، قائل کرنے کی ہونی چاہیے لیکن کسی انسان کو گھائل کرنے کی بالکل نہیں ہونی چاہیے۔

* * *

بَلا کی تعریف یہی ہے کہ جو نہ ٹلے، لیکن بلا بھی صدقے سے ٹل جاتی ہے۔

* * *

بے حس زندگی، ایک دوسرے کے ساتھ اجنبی کی زندگی، مقابلے کی زندگی، اپنے آپ میں پیسہ زیادہ رکھنے کی زندگی، اور پیسے کو لِیور (lever) بنا کے سماج کو مارنا، یہ سب آپ کو مغرب نے سکھایا ہے — اور پھر بھی آپ اپنا انجام مشرقی چاہتے ہیں!

* * *

یہ بڑے غور والی بات ہے کہ بیوقوف بچے سے بھی دانا ماں باپ محبّت کرتے ہیں، کیونکہ وہ اُن کا اپنا ہوتا ہے۔

* * *

حضور پاک ﷺ کی بات پر کسی اور دین کی وضاحت یا تسلیم کا بیان کرنا جہالت ہے۔

* * *

اگر آپ کے اعمال کا صحیح حساب کر دیا جائے تو یہ انصاف ہو گا، اور شفاعت جو ہے، یہ انصاف پر حاوی ہے۔

* * *

ولایت اگر آئی تو ولی اللہ سے محبّت کرنے سے آئے گی۔

* * *

عبادت اللہ کی محبّت محفوظ کرنے کا ذریعہ ہے، نہ کہ محبّت دریافت کرنے کا۔

* * *

گناہ، اللہ کی بارگاہ سے ایک قسم کا انکار ہے۔ ابلیس واحد ذات ہے جو توبہ نہیں کرتی، ابلیس کہتے ہی اس کو ہیں جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو، اور انسانوں میں ابلیس وہ ہے جو توبہ کا دروازہ بند سمجھتا ہے۔

* * *

اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہوتا ہے، اس کی آنکھ کو پُرنم کر دیتا ہے۔

* * *

اَدب اطاعت میں ڈھل جائے تو یہ شریعت بن جاتا ہے۔

* * *

اللہ کی ایک سنّت یہ بھی ہے کہ جہاں گناہ زیادہ ہوں، وہاں رحمت آتی ہے، بلکہ رحمت للعالمین ﷺ آتے ہیں۔

* * *

اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونے کا مطلب ہے، اپنے مستقبل سے مایوس ہونا۔ جس نے ایک بار اللہ کی طرف رجوع کیا پھر وہ اللہ نہ ہوا جو اس کو چھوڑ دے —وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔

* * *

اگر کوئی ذات آپ کو اپنے خیال میں گم ہونے کی اجازت دے دے تو سمجھو کہ یہ بہت بڑی عطا ہے۔ بندے کے خیال میں گم ہونا، بندوں کی دنیا میں بہت بڑا اعجاز ہے۔

* * *

آپ اچھے آدمی کے ساتھ رہیں، اچھے آدمی کی عاقبت کے ساتھ رہیں، کامیابی اور ناکامی سے نکل کے سیاست کریں، کیونکہ جھوٹ کی سیاست میں جھوٹے کی مدد کرنے والا کہیں نہ کہیں پکڑ میں آ جائے گا— تو آپ لوگ اس کا ساتھ دیں جو آپ کے ایمان کو فروغ دے۔ جھوٹی دنیا میں ووٹ مانگنے والا سچا آدمی ناکام ہو جائے گا اور برے آدمی کو ووٹ دینے والا بھی برائی میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔

* * *

جتنا ہم ماضی کے قریب جائیں گے اور حضور پاک ﷺ کی زندگی کے قریب جائیں گے، اتنا ہی ہمارا دین بہتر ہو گا۔

* * *

ماں باپ وہ ہستی ہیں جو آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے۔

* * *

جو چیز آپ کے پاس سب سے اچھی ہے، مثلاً علم، عمل، صحت، جوانی یا کوئی اور چیز، اُس کو اللہ کی راہ میں لگا دو، اس طرح آپ کی ساری زندگی اچھی ہو جائے گی۔

* * *

اگر حاصل نہیں بڑھتا تو خواہش کم کر دیں — اِس طرح سکون مل جائے گا۔

* * *

اپنا جائزہ اس طرح لیں، کہ اللہ کی بات سن کر آپ کے عقیدے میں کتنی پختگی آئی ہے اور عمل میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

* * *

سجدہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کا آخری اور واحد گُر ہے۔

* * *

اگر آپ دل کو اہل اللہ کی پہچان کا ذریعہ بنا کے نکلو گے تو جہاں آپ کے اندر دلبری کا تصور پیدا ہو جائے تو وہ مقام اہل اللہ کا ہے۔

* * *

تمام بزرگوں پر حضور پاک ﷺ کی مہربانی ہے۔ جن بزرگوں کے مزار پر گنبد ہو، وہاں بحث کیے بغیر جایا کرو اور سلام پیش کیا کرو۔

٭٭٭

اللہ کی محبّت آپ کا ذاتی منصب نہیں ہے، اللہ کی محبّت فارمولا نہیں ہے۔ ایک آدمی ساری عمر عبادت کرتا رہے تو ضروری نہیں کہ اللہ کی محبّت پیدا ہو جائے۔

٭٭٭

امامؑ کو شہید کرنے والوں نے بھی نماز پڑھی، ممکن ہے کہ پڑھی ہو اور شہید ہونے والے قافلے نے بھی نماز پڑھی۔ اب دونوں نمازوں میں آپ فرق بتا دیں۔ دونوں نمازیں تو نمازیں نہیں ہو سکتیں۔

٭٭٭

اللہ کا بندہ وہ ہو گا جو صاحبانِ آرزو کو بے نیازِ آرزو کر دے۔

٭٭٭

جو عارف ہو گا، وہ عالم ضرور ہو گا، لیکن ہر عالم عارف نہیں ہو گا۔

٭٭٭

اپنے دنیاوی معمولات اور دنیاوی حاصل جب آپ کی نگاہ میں سارے کے سارے Futile اور Useless نظر آنا شروع ہو جائیں تو سمجھو کہ اللہ کے قریب کا کوئی مقام آ گیا۔

٭٭٭

اہل اللہ وہ ہے جو تجھ کو تیرے مقام سے آگاہ کر دے، تیرے سامنے تیری غلطیاں ظاہر کر کے رکھ دے، تیرے سامنے تیری خوبیاں ظاہر کر کے رکھ دے، تیرے سامنے آئینہ رکھ دے کہ یہ تم ہو۔ جس نے تجھے آئینہ دکھا دیا، وہ اہل اللہ ہے۔

* * *

اللہ والوں اور اللہ کے مابین رشتہ ہمیشہ قائم رہتا ہے اور وہ تکلیف میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے۔ وہ شخص اللہ والا نہیں ہو سکتا جو تکلیف میں گلہ کرے۔ تکلیف جو ہے، وہ اس نے اپنے مقرّبوں کے لیے رکھی ہوتی ہے تاکہ وہ ذرا اور قریب ہو جائیں۔

* * *

اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوں تو سجدے میں سوائے اللہ کی تسبیح کے اور کوئی بات ذہن میں نہ آئے—یہ کہو کہ یا رب العالمین! یہ ایک سجدہ ہے تیرے نام کا۔

* * *

محبّت کا آسان نسخہ محبّت کا علم نہیں ہے بلکہ محبّت کا آسان نسخہ محبوب سے وفا کرنا ہے، قائم رہنا ہے۔

* * *

یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ پہچان نہیں سکا کہ وہ دکھی تھا۔

* * *

جس آدمی سے آپ نے عقیدت کا آغاز کیا ہے تو آپ کی طرف سے عقیدت کی انتہا ہونی چاہیے۔ پھر اللہ آپ سے راضی ہے۔

* * *

تیرے اندر اللہ کی تمنا پیدا ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے تُو دنیا کے لیے بے ضرر ہو جائے اور پھر اس کے بعد تُو دنیا کے لیے منفعت بخش ہو جائے۔ تیرا ہونا بارش کی طرح ہو، کہ سب کے لیے فائدہ ہی فائدہ ہو۔

* * *

اللہ وہ ہے جو آپ کو آپ کی ضروریات کے احساس سے آزاد فرما دے۔ اللہ والا وہ ہے جو اس آزادی میں آپ کے ساتھ تعاون کرے۔

* * *

ماں باپ نے علم حاصل نہیں کیا اور اولاد نے علم حاصل کر لیا۔ اب ماں باپ جو ہیں، وہ تو ماں باپ ہیں، اگر کسی مقام پر آپ کا علم اُن سے زیادہ ہو جائے تو آپ ادب سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

* * *

جہاں آپ نے عقیدت ظاہر کر دی، وہاں چلتے جاؤ، چلتے جاؤ! تیری لگن تیرا انعام ہے، تیری وابستگی تیرا انعام ہے—تُو مستقل مزاج ہو کے اللہ کی طرف چلتا جا۔

* * *

آپ اگر سمندر کے کنارے بیٹھے ہوں رات کو، نصف شب کو، تو آپ فوری طور پر محسوس کریں گے کہ آدھی رات کو سمندر کے اندر سے جو Awakening ہوتی ہے بعینہٖ آپ کی روح کے اندر ایک Awakening ہو جاتی ہے۔

٭٭٭

چڑیاں صبح صبح اللہ تعالیٰ کی وحدت، توحید کو بیان کرتی ہیں۔ چڑیوں کو دانہ ڈالتے جاؤ تو یہ آپ کے لیے بڑی دُعا کرتی ہیں۔ گھر میں رہنے والا یہ چھوٹا سا پرندہ گھر والوں کی حفاظت ہے۔ جن دنوں میں چڑیاں گھروں میں بولنا بند کر دیں گی تو گھروں میں عافیت ختم ہو جائے گی۔ جب چڑیاں چہچہاتی ہیں تو اصل میں یہ دُعا کرتی ہیں۔ چہچہانا جو ہے، یہ گانا ہے۔ اگر چڑیاں چہچہاتی رہیں تو برکت ہی برکت ہے، مبارک ہی مبارک ہے۔

٭٭٭

سفر سورج کرتا ہے اور بوڑھے آپ ہو جاتے ہیں، کھیل ختم ہوتا جا رہا ہے۔

٭٭٭

خواہش نکل جائے تو اضطراب ختم ہو جاتا ہے۔

٭٭٭

اگر آپ کسی راستے پر چلیں تو— وہ جو رات کو تنہائیوں میں، کائنات کی وسعتوں میں اور تاریکیوں میں پرندے کو اپنا آشیانہ، گھر بتاتا ہے، وہ آپ کو راستہ نہیں بتائے گا کیا؟—وہ تو راستہ دکھاتا ہے!

٭٭٭

عبادت کی داد پانے والا ریاکار ہے۔

٭٭٭

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو الفاظ ہیں، وہ کائنات کے مشاہدے کے بغیر یا مخلوق سے رابطے کے بغیر سمجھ نہیں آتے۔ اِس لیے اِس کائنات کا آپ سے بڑا تعلق ہے، اس ساری مخلوق کا آپ سے بڑا تعلق ہے، اشرف المخلوقات سے بھی اور باقیوں سے بھی بڑا تعلق ہے۔

٭٭٭

یہ جو مخلوق ہے، یہ فطرت ہے، اگر فطرت کو سمجھو گے تو پھر فاطر کی بات سمجھ آئے گی۔ اس نے تمہاری سہولت کے لیے، تمہارے علم کے لیے، تمہارے علم کا ذخیرہ رکھنے کے لیے کیا کیا نشانی رکھی ہوئی ہے!

٭٭٭

اگر انسان اللہ کی کائنات کی تفسیر کرتا ہے تو اللہ اس کو پسند کرتا ہے۔ آپ کو حسنِ بیان اِس لیے عطا کیا گیا کہ آپ حسنِ تخلیق کے اُوپر حسنِ خیال کا اظہار کریں۔

٭٭٭

اللہ کی اطاعت کرنے والا ڈپریشن میں نہیں آئے گا۔

* * *

صحرا میں یا شہر میں چھوٹی سی روشنی جلے تو کوئی نہ کوئی پروانہ آجائے گا اور جل جائے گا۔ کینڈل لائٹ ہو یا دِیا ہو، وہ جل جائے گا۔ اسی طرح دل کے اندر ایک شمع جلتی ہے اور محبّت کے خیال میں وہ پروانہ وار نثار ہو جاتا ہے۔

* * *

آپ تنہائی میں غور کرتے جائیں، کرتے جائیں، تو باب وا ہوتے جائیں گے، دیوار میں سے ایک اور دروازہ نکل آئے گا، پھر اس میں ایک اور کائنات آجائے گی اور اس میں ایک اور دروازہ نکل آئے گا، مخفی کے اندر ایک اور خفی نکل آئے گا۔

* * *

پہلی ملاقات میں محبّت کا ہو جانا صرف پہچان ہی تو ہے کہ اِس نے پہچان لیا حالانکہ پہلی ملاقات ہے، پتہ تو بعد میں چلے گا—تو پہچان ہو جاتی ہے۔ کیوں؟ —کیونکہ پہلے ایک دوسرے کو دیکھا ہوا ہوتا ہے۔

* * *

”ہمہ اوست“ کے اندر غلطی یہ تھی کہ شیطان کو سمجھے بغیر یا نکالے بغیر اسے مانا گیا— شر کو نکالنا ہے۔

* * *

یہ انسان بڑا راز ہے۔ صرف تمہیں سمجھ نہیں آتا، ورنہ راز تو ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اللہ ہونے کے باوجود انسان کی ضرورت کو محسوس فرمایا۔ کیونکہ یہ مفسرِ کائنات ہے، مفسرِ تخلیق ہے۔ کوئی بیان کرنے والا تو ہونا چاہیے کہ تخلیق کیسا واقعہ ہے!

* * *

آپ مسکین بنو تو اور دنیا ہے، ظالم بنو تو اور دنیا ہے۔ شکاری بن کے آؤ تو اور دنیا ہے، پجاری بن کے دیکھو تو اور ہی دنیا ہے۔ نیک بن کے نکلو تو ساری کائنات نیک ہی نیک ہے — بد ہے ہی کوئی نہیں، یہاں پھر اللہ ہی اللہ ہے، غیر اللہ تو نظر ہی نہیں آیا۔

* * *

کائنات کی تشکیل یوں نہیں ہے کہ مٹی سے ہے۔ مٹی ایک میڈیم ہے، ذریعہ ہے، کائنات کے بننے کا ذریعہ ہے۔ پانی بھی میڈیم ہے — تو مٹی بھی ہے اور پانی بھی ہے۔ اصل میں یہ "اِرادہ" ہے — کائنات بنانے والے کا ارادہ ہے۔

* * *

اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والوں کو اس سفر کے اندر ایک ایسا مومنٹ moment مل سکتا ہے جب وہ ہر طرف "تُو ہی تُو" کہہ دیں یا ایک ایسا مومنٹ مل سکتا ہے جب وہ ہر طرف "مَیں ہی مَیں" کہہ دیں۔

* * *

جب اللہ کے فیصلوں کو حماقت کی حد تک تسلیم کرنے لگ جائیں گے، تو پھر آپ کو Awakening مل جائے گی۔

٭٭٭

اپنا بن کے اگر اعتراض بھی کرو تو قبول ہے، اور غیر بن کے اگر تسلیم بھی کرو گے تو بے کار ہے، تمہیں جلوہ نہیں ملے گا۔

٭٭٭

اگر تمہیں پھولوں سے محبّت ہے اور تم پھولوں کی محبّت میں وارفتہ ہو جاؤ تو ایک وقت آئے گا کہ تم پھولوں کی زبان سنو گے۔

٭٭٭

Meditation کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنی کائنات سے کٹ کے آگیا، اب میں صرف اللہ کے لیے ہوں، میں نے اپنے آپ میں تنہائی کر دی، ہجرت کر لی، اپنے سارے رابطے کاٹ دیے میں نے، نہ میں کسی کا ملنے والا ہوں اور نہ کسی کا چاہنے والا ہوں، نہ کسی کا باپ ہوں اور نہ کسی کا بیٹا—بس تیرے پاس آگیا ہوں، اب میں تیرے ساتھ براہِ راست محبّت میں آگیا۔

٭٭٭

یہ عطا ہی ہے کہ آپ کو اسلام ملا ہے، یہ آپ نے مانگا تو نہیں ہے، اور نہ ہی یہ آپ کی Quest ہے، یہ اللہ کی مہربانی ہے۔

٭٭٭

خوابوں میں کون بولتا ہے؟ —وہی بولتا ہے۔ صرف یہ کہ وہ خواب بیماری میں نہ ہوں، مجبوریوں کے نہ ہوں اور Overeating کے نہ ہوں۔ وہ خواب ہوں جو اصلی خواب ہوتے ہیں— نورانی خواب!

* * *

یہ کمال کی بات ہے کہ انسان بالکل ایک سوال کرتا ہے—بس ایک اپنا بن کے سوال کر رہا ہے اور دوسرا غیر بن کے سوال کر رہا ہے۔ پہلے کو جواب کے لطف سے سرفراز کر دیا جاتا ہے اور دوسرے کو سوال کی اذیت میں مبتلا کر دیا گیا۔

* * *

آپ تسلیم کو صرف ایک صورت میں حاصل کر سکتے ہیں کہ آپ کا کسی سند الواصلین سے رابطہ ہو۔ جب تک کوئی سند دینے والا آپ کی نگاہ میں نہ ہو آپ تسلیم نہیں کر سکتے۔

* * *

گستاخ کو کبھی بھی عرفان نہیں ملے گا۔ گستاخ کو کبھی محبّت نہیں ہو گی، بے باک کو ہو جائے گی۔

* * *

حسنِ مجازی بھی جلوہ آرا نہیں ہوتا جب تک کہ محب نہ ہو——— وہ تو پھر حسنِ حقیقی ہے۔

* * *

زندگی تو اتنی وسیع ہے، لیکن صرف ایک دوست آپ کو پورا جلوہ دکھا سکتا ہے، وہ ہنسا بھی سکتا ہے اور رُلا بھی سکتا ہے۔ ایک محبوب آپ کی زندگی تباہ بھی کر سکتا ہے اور آپ کی زندگی آباد بھی کر سکتا ہے۔

* * *

آدھے انسانوں کو جو کامیابی ملتی ہے وہ کسی اور شعبے میں ناکامی کی وجہ سے ملتی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ کامیاب اس لیے ہوا ہے کہ وہ کاروبار کرنے لگا تھا اور پھر کاروبار میں ناکام ہو گیا، اب اللہ نے اس کو یہاں کامیاب کیا ہے۔

* * *

صاف ہونے اور پاکیزہ ہونے میں بڑا فرق ہے۔

* * *

رنگ برنگ دنیا میں ایک رنگ کا انسان پریشان نہیں ہو گا — اور اس کا نتیجہ کیا ہے؟ نتیجہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایک شعبے کے حوالے کر دیں۔

* * *

جب تم اپنے آپ کو اللہ کی طرف منسوب کر دو گے، تو تمہارا عمل بھی تقدیر ہے، اور تم بھی تقدیر ہو — بلکہ تم خود ہی مقدّر ہو، بلکہ مقدر ساز ہی ہو۔

* * *

وہاں پیسہ جانے نہیں دیتے، مردے کو بالکل صاف کر کے بھیجتے ہیں۔ کہتا ہے کہ بڑا افسوس ہے کہ پیسہ نہیں جانے دیتے۔ تو پیسہ یہاں رہ جاتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ پیسہ اُن لوگوں کو ملتا ہے جن سے تم نے بچا کے رکھا ہے۔

* * *

ہر انسان کی یہی خامی ہے کہ اپنے خیال کو ہر انسان کا خیال سمجھتا ہے۔ کہتا ہے کہ آج کل سب لوگ پریشان ہیں —تو یہ سب لوگوں کے بارے میں کہہ دینا کہ سب لوگ پریشان ہیں، یہ تو کوئی صحیح بات نہیں ہے۔

* * *

اللہ نے جس کو مستقبل دکھا دیا، وہ کبھی پریشان نہیں ہو گا۔

* * *

حادثے جو ہوتے رہتے ہیں، وہ حادثے اس بات کا ثبوت ہیں کہ حادثے کے باوجود سفر جاری رہتا ہے۔ جہاں ایک حادثہ ہوتا ہے وہاں نو سو(900)سفر درست بھی گزرتے رہتے ہیں۔

* * *

مستقبل کا اندیشہ اس کو نہیں ہوتا جو اللہ پر راضی ہو گیا۔ وہ کہتا ہے کہ جو ہو رہا ہے، ٹھیک ہو رہا ہے۔زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ جو آپ کی پسند کی بات ہے، وہ نہیں ہو گی لیکن اللہ کی پسند کی بات تو ہو گی۔

* * *

آج کے دور میں جس آدمی کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو، وہ اچھا آدمی ہے، کامیاب آدمی ہے۔ آج کے مسلمان کو اگر حضور پاک ﷺ کی شفاعت پر بھروسہ ہو تو وہ آدمی ہمارے خیال میں اچھا ہے۔

* * *

عیب کا ظاہر نہ ہونا اللہ کے فضل کا ایک بہت بڑا انداز ہے۔ بخشنے والے کا آپ کے ساتھ بخشنے کے عمل کا یہاں سے بھی اظہار ہوتا ہے کہ آپ کی چھپی ہوئی کوتاہیوں کو اُس نے چھپا رہنے دیا۔ آپ یہ سمجھو کہ آپ کے لیے اس کا فضل مائل ہے۔

* * *

خامی اور پریشانی اُس آدمی کے سامنے بیان نہ کرنا جس پر تمہارا اعتماد نہیں ہے۔

* * *

یقین بڑی چیز ہوتا ہے۔ اگر فلاح کا یقین ہو تو پھر ایمان قائم رہ جاتا ہے۔ اگر فلاح کا یقین نہ ہو تو ایمان میں اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

* * *

بس یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو ہوا، اچھا ہوا، اور جو ہو رہا ہے، وہ بہتر ہو رہا ہے اور جو ہو گا وہ اور بہتر ہو گا۔ اس اعتماد کے ساتھ مستقبل کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

* * *

جو شخص عبادت نہیں کر سکا، اگر وہ اللہ سے کہے کہ تیری مہربانی ہے، معاف فرما دے، تو اُس کو اندیشہ نہیں ہو گا۔ اندیشہ کس کو ہو گا؟ — جو عابد مشہور ہونا چاہتا ہے مگر عبادت میں داخل نہیں ہوتا، تو اُسے اندیشہ ہو گا۔ جو فقیر کہلاتا ہے اور فقر سے آشنا نہیں ہے، اُسے اندیشہ رہے گا۔ جو کہتا ہے اور جانتا نہیں ہے، اُسے اندیشہ رہے گا۔ جس کی شہرت اور اصل میں فرق ہے، اُسے اندیشہ رہے گا۔ جس کے بیان اور عمل میں فرق ہے، اُسے اندیشہ رہے گا۔

* * *

غیبت کیا ہوتی ہے؟ دوسرے آدمی کی خامی تیسرے کو بتانا۔ یعنی دوسرے آدمی کا تشخص تیسرے کی آنکھ میں خراب کرنا۔

* * *

اچھا انسان وہ ہے جو دوسرے کی خامی دیکھے اور دُور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر خامی کو بیان کرنے کے لیے طبیعت چاہے، تو آپ کے اپنے اندر خامیاں بہت ہیں۔

* * *

گلہ چھوڑ دو تو آپ لوگوں میں کوئی خامی نہیں رہے گی۔ گلہ کا معنی یہ ہے کہ دوسرے کے بارے میں بات کرنا، ایسی بات جس سے اُس کا وقار مجروح ہو۔

* * *

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ پیسے کے بغیر تمہاری زندگی نہیں چل سکتی تو یہ خیال، گمراہی کا خیال ہے۔

* * *

جب کسی آدمی کو اس کی خامی پر شرمندہ کر دیا جائے، تو وہ خامی میں مستقل ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو ندامت سے بچایا کرو، تا کہ وہ خامیوں میں پختہ نہ ہو جائیں۔ اُن کا راز رکھا کرو، برائی کا راز رکھا کرو، تا کہ برائی کو دُور کرنے کا امکان ہو۔ ہر کسی میں کوئی نہ کوئی خامی تو ہوتی ہے — تو آپ لوگوں کی خامیاں بیان نہ کیا کرو۔

* * *

دعا کب قبول ہوتی ہے؟ جب انسان پر رِقّت طاری ہو۔

* * *

آپ لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا ہونا چاہیے جو آپ کی زندگی اور دین کے تقاضے یکجا کر دے۔

* * *

آپ کا اپنا نصیب اچھا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے، کیونکہ کوئی آدمی یہ بات سن ہی نہیں سکتا، جب تک اُس کے من کے اندر موج نہ ہو۔

* * *

لوگوں کے ساتھ آپ کبھی ماضی اور حال کے حوالے سے سلوک نہ کرنا۔ پتہ نہیں اُس کا کیا مقدر ہو گا۔ عین ممکن ہے کہ اُس کا بہت اچھا مقدر ہو۔

* * *

اگر آپ کا گزر بسر زیادہ عرصہ مرنے والوں کی صحبت میں ہوتا ہے، یعنی جو مر چکے ہیں زندگی میں، یا زندگی کے بعد، اُن کی کتابوں کے ساتھ ہوتا ہے، پھر آپ کے لیے انجام اچھا ہے۔

* * *

فضل کی تلاش کرنے والے اکثر، بالعموم اللہ کے دوست کہلاتے ہیں۔ سخی اللہ کا دوست ہے، کاسب اللہ کا دوست ہے— کاسب یعنی ہاتھ سے کام کرنے والا— اللہ کے دوستوں کا دوست، اللہ کا دوست ہے، اللہ کے محبوبوں کا محبوب اللہ کا دوست ہے۔ اللہ تو دوست بناتا رہتا ہے، لیکن آپ ہی نہیں بنتے!

* * *

حکم ماننے والے سے غلطی نہیں ہوتی۔ جو ویسے ہی نمایاں ہونا چاہے، اس سے غلطی ہو جاتی ہے۔

* * *

تعلق سوچ کے بناؤ اور جب بنالو تو پھر نہ سوچو!

* * *

دُرود کا آسان طریقہ کیا ہے؟ —یاد!

٭٭٭

کیفیت سوال ساز ہوتی ہے اور کیفیت ہی جواب ساز ہوتی ہے۔ سوال اور جواب ایک ہی شے کے نام ہیں، کیفیت کے نام ہیں۔ آپ وہاں اُس کیفیت میں بیٹھے ہیں اور ہم یہاں اِس کیفیت میں بیٹھے ہیں۔ یہ اُس کا اپنا کام ہے کہ کس کو کہاں بٹھا دیا اور کس کو کہاں۔

٭٭٭

اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا ہے۔ یہ دین آپ کی ہستی سے باہر بالکل نہیں جائے گا۔ اور یہ کمال کی بات ہے، نارمل ہے، نیچرل ہے۔

٭٭٭

وہ گناہ جس میں کوئی انسان گواہ نہیں ہے، وہ معاف ہو گیا۔ تم نے انسان کو گواہ بنایا تو سمجھو کہ اب عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

٭٭٭

اگر آپ کو کسی آدمی کی سزا کا انتظار ہے تو ابھی آپ کی معافی نہیں ہوئی۔ یہ کہنا کہ اُس کو تو اللہ تعالیٰ ایک بار ضرور سزا دے، تو سمجھو کہ آپ کی معافی نہیں ہوئی۔ اگر آپ ہمہ معافی ہو جائیں تو آپ کی معافی ہو جائے گی۔

٭٭٭

موت کا ڈر نہ رکھو، غریب ہونے کا ڈر نہ رکھو— سکون مل جائے گا۔

٭٭٭

دل سے لالچ نکال دو! —پیسہ کماؤ، ضرور کماؤ، لیکن پیسے سے محبّت نہ کرو۔

٭ ٭ ٭

زندگی کو اللہ کا فضل سمجھو اور اللہ کا فضل مانو، اور اللہ کا فضل بناؤ۔ آپ خود کسی کے لیے سایہ دار بن جاؤ، اللہ آپ کو سایہ دار ہی بنائے رکھے گا۔ اگر تم کسی کو تنگ کرنے کی صلاحیت حاصل کر رہے ہو تو تمہاری ساری صلاحیتیں مفقود ہو جائیں گی۔

٭ ٭ ٭

دنیا دار کا سوال پورا ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے، دین کا سوال یہ ہے کہ پورا ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا — تو اس سوال کی تلاش کرو کہ پورا ہونے پر بھی ختم نہ ہو — وہ ہے دین کا سوال!

٭ ٭ ٭

اللہ کا خوف — بڑے خاص مقام پر خاص لوگوں کو عطا ہوتا ہے۔ آدھا سفر خوف کے ساتھ ہوتا ہے اور باقی سیدھا شوق کا راستہ ہے۔ خوف آپ کو گمراہ ہونے سے بچاتا ہے۔ آپ جوں جوں قریب ہوتے جائیں گے، خوف بڑھتا جائے گا — اور جو غافل ہے، اُسے خوف نہیں ہوتا۔ غافل کو کیسے خوف ہو، غافل تو ہے ہی غافل، وہ اللہ سے نہیں ڈرتا ہے۔

٭ ٭ ٭

اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دو، کسی انسان سے نفرت ہے تو وہ نکال دو، جس انسان نے تمہارے ساتھ کبھی کوئی زیادتی کی ہے، تو اُسے معاف کر دو۔

***

ہر گنہگار کامیاب ہوتا ہے۔ وہ گنہگار تب بنتا ہے جب گناہ میں کامیاب ہو جائے، ورنہ نیت کا گناہ ویسے ہی معاف ہو جاتا ہے۔

***

تمہاری وجہ سے کسی مسلمان کو سزا نہیں ہونی چاہیے، یہ فیصلہ کر لو، دل سے کدورت نکال دو۔ جب کدورت نکل گئی تو تمہارا دل خانہ کعبہ بن گیا۔

***

جب پیر صاحب سے تعلق ٹوٹنے لگے تو اُسی سے جا کے کہو کہ جناب ہمارے دل میں آپ کی محبّت کمزور ہو گئی ہے، یا تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا ہے یا میرا ہاتھ کہیں اور نکل گیا ہے۔

***

اگر صاحبِ علم مل جائے تو جہالت کو اس کے پاس لے جاؤ، کہ یہ اندھیرا ہے، اسے روشنی میں Convert کر دیں۔ وہ دینے والا خوش ہو گا، کیونکہ وہ دینے پر مامور ہے۔

***

دُرود کب قبول ہوتا ہے؟ دُرود تب قبول ہوتا ہے جب دُرود یاد کرتے کرتے آپ کی آنکھ میں آنسو آجائیں۔

٭٭٭

نماز ضرور پڑھو، لیکن اگر دل میں کسی انسان کے ساتھ کدورت ہے تو آپ کی نماز نہیں ہوگی—تو آپ نفرت نکال دو اور یہ کہو کہ مقدر میں ایسے ہی تھا، میں نے تمہیں معاف کر دیا۔

٭٭٭

اپنے کیے ہوئے پر اتنا نادم ہونا کہ دوبارہ نہ کرنے کا فیصلہ کر لینا—یہ ہے غیب میں اللہ کا خوف کرنا۔

٭٭٭

ہم سب لوگ جدائیاں ہیں اور ہم وصال بن کے بیٹھے ہوتے ہیں۔

٭٭٭

ایسی تمنّا جس کا علاج دنیا میں تمہاری محنت کے بغیر ہے، وہ دُعا میں شامل کر لو، اس لیے کہ محنت سے وہ کام حل نہیں ہو سکتا۔

٭٭٭

میں یہ اطلاع دے رہا ہوں۔ تم اپنا انتظام نہیں کر رہے ہو، وہ خود ہی کر چکا ہے۔ بس تم اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دو اور اُس کی محبّت میں چل پڑو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ تم اُس کے ساتھ محبّت کرو اور وہ تمہارے کام نہ کرے۔

٭٭٭

کامیابی یہ ہے کہ پیسہ آپ کے پاس ہو اور نیکی یہ ہے کہ کسی اور کو دے دیں۔ اب یہ نیکی آپ کو سمجھ نہیں آسکتی۔ انسان کہتا ہے کہ یہ تو نقصان ہے۔ یہ نقصان تو ہے، لیکن آخرت کے لیے بہتر ہے۔

* * *

جب تک آپ کا یقین اللہ اور اللہ کے بنائے ہوئے دین پر نہ ہو، بھیجے ہوئے دین پر نہ ہو، جب تک آپ آخرت پر ایمان نہ رکھیں تو آپ کو عبادت کی منفعت کچھ سمجھ نہیں آئے گی۔

* * *

اگر عبادت کی توفیق مل رہی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرو!

* * *

آج کا انسان عبادت کو ذریعہ حصولِ زر بنانا چاہتا ہے۔ لہٰذا وہ نہ عبادت کر سکتا ہے اور نہ مال بنا سکتا ہے۔

* * *

معجزہ ہوتا ہے کسی پیغمبر کا ایسا عمل جو بظاہر فطری عوامل میں ممکن نہ ہو۔ کرامت اُسے کہتے ہیں کہ کسی اہل اللہ سے کوئی ایسا واقعہ سرزد ہو جائے جو عام فطرت میں نہ ہو۔ اور اگر کسی قوّتِ ارادی سے ایسا واقعہ سرزد ہو جائے تو اسے کہتے ہیں استدراج!

* * *

دو چیزیں ہمیشہ محفوظ رہیں گی۔ کلام پاک محفوظ رہے گا اور حضور پاک ﷺ سے محبّت ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

٭٭٭

اگر آپ قرآن غور سے پڑھیں تو عربی دان نہ ہونے کے باوجود کچھ عرصہ بعد یہ آپ کو سمجھ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اس کا اعجاز ہے۔ اِس کی وجہ کیا ہے؟— کہ اس کا "مصنف" موجود ہے اور وہ جب چاہے بات کو ظاہر کر دے۔

٭٭٭

خواہش اور حاصل جب برابر ہو جاتے ہیں تو سکون مل جاتا ہے۔

٭٭٭

جب کبھی اپنی نیکی کا فوراً نتیجہ مانگو تو یہ خیال کرو کہ بدی کا بھی فوری نتیجہ آجائے گا۔ اِس لیے یہ کہو کہ یا اللہ! تُو مہربانی کر اور نتیجہ اپنے پاس رکھ!— پھر آسانی ہو جائے گی۔

٭٭٭

یہ زندگی آخرت کا سفر ہے۔ اگر کسی بندے کے ساتھ نیکی کر دو تو آخرت اچھی ہو گی، دوست کے ساتھ وفا کر دو تو آخرت اچھی ہو گی، اپنے پیسوں میں سے کسی انسان کو پیسے عطا کر دیے تو آخرت اچھی ہو گی، کسی کے ساتھ دو میٹھے لفظ بول دیے تو آخرت اچھی ہو گی۔

٭٭٭

اگر کسی کی ماں عالم نہیں ہے تو بھی اُس کی دعا سے اُس کو علم مل جائے گا— ماں عالم نہیں، بلکہ عالم ساز ہے۔

* * *

اپنے آپ کو اپنی ہستی سے کم ظاہر کرو، مسئلہ حل ہو جائے گا۔

* * *

باپ اصلاح کرنے والا ہے، اور ماں دعا کرنے والی ہے۔ اگر بچہ غلطی کر کے آئے تو باپ ڈانٹے گا اور ماں کہے گی چلو چھوڑو، یہ بچہ ہی تو ہے۔ اس لیے جنّت اُس کے قدموں کے نیچے ہے۔

* * *

مسلمان کے لیے تو رحمت ہی ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسلمان دوزخ میں چلا گیا تو کافر کیا کہے گا؟— تم تو ہمیں دعوت دے رہے تھے، اور اگر تم نے یہاں پہنچنا تھا تو ہمیں کیا دعوت دے رہے تھے؟

* * *

جب آنکھ کے اندر دل آجائے تو دل میں آنکھ پیدا ہو جاتی ہے، تو وہ اس منظر میں کچھ اور منظر دیکھنے لگ جاتا ہے۔ جس نے منظر کو محبّت سے دیکھا اُس نے منظر کے اندر ایک اور منظر کو دیکھ لیا۔

* * *

جب آپ کو اپنے ماحول میں تنگی ہو تو سمجھو کہ کوئی اور ماحول بلا رہا ہے۔

* * *

آخرت کے ساتھی آپ نے اسی دنیا میں بنانے ہیں۔ اس زندگی میں آخرت کی سنگت چن لو۔

* * *

جو شخص یہ دعا کر رہا ہو کہ یا اللہ کوئی سبب بنا، بھوکا ہوں، کھانے کا سبب بنا، اگر اس وقت تمہیں کھانا دے دیا جائے کہ اس کو پہنچا دو تو تم یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی دعا کی تاثیر کے لیے تمہیں چُن لیا۔

* * *

اللہ نے جو مزاج بنایا آج کے انسان نے اس کے ساتھ ذاتی، وقتی اور غیر ضروری چیز کو ملا دیا اور کہا کہ یہ میری فطرت ہے حالانکہ یہ اس کی فطرت نہیں ہے۔

* * *

شاہباز ایسا باز ہے جو بادشاہ کے ہاتھ پہ بیٹھتا ہے۔ تبھی تو وہ شاہباز ہے، یعنی شاہ کا باز ہے۔

* * *

ہاتھ باندھ کے نماز پڑھو یا کھول کے پڑھو، لیکن نماز ضرور پڑھو۔ جیسے بھی ہو سکتا ہے نماز قائم کرو، ایک خاص وقت پر ایک خاص جگہ اکٹھے ہو جاؤ That's all! "آمین" باآوازِ بلند کہنی ہے تو کہو، آہستہ کہنی ہے تو کہو— نماز تو پڑھو۔

* * *

زمین کی ہر چیز زمین کے اندر رہتی ہے۔ یہ بڑا امانت خانہ ہے۔ کہتے ہیں کہ امانت خانے سے تم کوئی چیز لے کے باہر نہیں جاسکتے۔

***

قدرت جب آپ سے کام لینا چاہے تو وہ ایسا انتظام کرتی ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ میری خواہش ہے۔ دراصل ہمارے ارادوں میں اس کا ارادہ شامل ہے۔اسی کو مشیت کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ارادہ ہے مگر دراصل وہ ہوتی تقدیر ہے، مقدر ہوتا ہے اوراس کی خوش بختی ہوتی ہے۔

***

محسن کے ساتھ بے وفائی کرنے والا برباد ہو جاتا ہے۔

***

بس اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرو کہ وہ پالنے والا ہے۔ اس کو تم پالنے والا مانتے نہیں ہو اور مانگتے اس سے ہو۔

***

یہ مسلمان کیسے مسلمان ہیں کہ مسلمان ہی غریب ہیں اور اِن کے پاس بلیک گولڈ ہے، تیل ہی تیل ہے، چشمے ہی چشمے ہیں۔ جو مسلمانوں کی مدد نہیں کرتے اور یہودیوں کی مدد کرتے ہیں، اللہ اِن کے تیل کے چشموں کو غرق کرے۔

***

جس کو توبہ نصیب ہو گئی، اُس کو مغفرت نصیب ہو گئی۔

* * *

فقیر کو کرامت کے باب سے ایسے نکلنا چاہئے جیسے غلیل سے کوا بھاگ جاتا ہے۔ آپ بھی بھاگ جاؤ۔ جب کرامت سرزد ہونے لگے تو اُس علاقے سے بھاگ جاؤ۔ کرامتوں کے پیچھے نہ پڑنا۔

* * *

اللہ جب چاہے کسی کو اندھیرے سے نکال کر اُسے روشنی میں داخل کر دے، اللہ جب چاہے کسی کے گناہ معاف کر دے اور جب چاہے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے۔ وہ جو چاہے، کرے۔

* * *

جس پر اللہ نے رحم کرنا ہو، اس کی یہیں سے توبہ شروع ہو جائے گی۔ جو گنہگار مر گیا، وہ گنہگار ہی اُٹھے گا۔ جو کافر مر گیا وہ کافر ہی رہے گا، اور اگر ستر سال کا کفر کلمہ پڑھ کے مومن ہو گیا، تو وہ مومن ہی اٹھے گا۔

* * *

دعا کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ تمہیں اللہ کے قریب کر دے۔ تم اُس کے دروازے پر سائل بن کے چلے جاتے ہو، اَب اُس کا کام ہے کہ کیا دے اور کیا نہ دے۔

* * *

اگر مسلمانوں میں حَبس پیدا ہونا شروع ہو جائے تو حکومت چاہے کوئی بھی ہو، وہ غیر اللہ ہے اور مسلمانوں میں اگر فراخیٔ قلب پیدا ہو جائے، کشادگیِ طبع پیدا ہو جائے اور وہ حکمران کو ایسے تسلیم کریں جیسے اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کو، تو پھر وہ اسلامی حکومت ہے۔

* * *

چراغ اتنا قیمتی نہیں ہوتا، جتنی روشنی قیمتی ہوتی ہے۔

* * *

اسلام کوئی لٹریچر نہیں ہے، لائبریری نہیں ہے، بلکہ مسلمان کا عقیدہ ہے۔ مسلمان اگر اپنے عقیدے پر قائم ہے، تو اسلام بالکل قائم ہے۔

* * *

جو شخص اسلام میں کوئی کمزوری دیکھنا چاہتا ہے، یا دکھانا چاہتا ہے یا بیان کرتا جارہا ہے وہ بالکل اپنے آپ کو مسلمان ہونے سے ہٹا رہا ہے۔

* * *

جب تمہارے ہر کام کا حوالہ مالک کی ذات ہو تو سمجھو کہ تم اس کی توجہ میں آگئے۔

* * *

رُوحانیت میں فاصلہ کوئی فاصلہ نہیں ہوتا، نہ کوئی جغرافیائی فاصلہ ہوتا ہے اور نہ کوئی تاریخی فاصلہ ہوتا ہے۔

* * *

جب انسان پیدائش کے آغاز سے سانس تک پہنچتا ہے تو یہ سانس جب عطا ہو رہی ہوتی ہے تو یہ مالک کا اِذن ہوتا ہے۔ بچے میں جس وقت سانس کی ابتدا ہوتی ہے تو یہ سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، اللہ کا اِذن ہے، اَمرِ الٰہی ہے۔

* * *

اگر مرتبہ اپنی اَنا کے لیے ہے، تو پھر یہ نہ دین کے کام آئے گا اور نہ دنیا کے۔

* * *

اسلام میں کیسی حکومت ہونی چاہیے؟ —جو مسلمانوں کی فلاح کے لیے ہو۔ ایسی حکومت ہونی چاہیے جو مسلمانوں میں وحدتِ کردار پیدا کر دے، وحدتِ افکار پیدا کر دے۔ ایسی حکومت ہو جس میں اچھوں کی قدر ہو اور بُروں کے لیے نیکی کا پیغام ہو۔ اسلامی حکومت وہ ہو گی جو ایک جیسی تعلیم بنائے، ایک جیسا عقیدہ بنائے، ایک جیسا عمل پیدا کر دے۔

* * *

یہ جو آپ کا حال ہے، جو آپ اپنے ہاتھ سے لکھتے جا رہے ہیں، یہ حال کل کو ماضی بننے والا ہے اور پھر یہ Remote ماضی ہو جائے گا، یعنی بہت دور کا ماضی —تو آج اس میں کوئی واقعہ ایسا نہ ہو کہ کل کو پچھتانا پڑ جائے۔ آپ کو تنہائی میں پچھتانا نہ پڑے —تو تنہائی کی غلطیاں نہ ہوں تاکہ تنہائی میں پچھتانا نہ پڑ جائے۔

* * *

جو اللہ کو اپنا سمجھے گا، وہ اس کا اپنا ہو گیا۔ آپ نے اپنے پاس سے تو کچھ نہیں کیا، صرف اتنا کیا کہ اِدھر سے اپنے نام والی چیز اٹھا کے اللہ کے نام پر اُدھر رکھ دی۔

* * *

جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبّت میں کسی ایک مقام پر حیرت کے اندر گم ہو جائے وہ مجذوب ہوتا ہے۔ مجذوب پر ایک ہی موسم ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں ایک مقام ہے، وادئ حیرت ہے۔

* * *

جو آپ نے کیا، اگر وہ نہیں ہوا، تو اچھا ہوا ہے، کیونکہ جب اللہ کرے گا تو اچھا ہو گا۔

* * *

یہ دُعا کیا کریں کہ آپ کا دنیاوی حاصل دین کے لیے کام آئے اور اللہ کی رضا کے لیے کام آئے۔ اگر یہ نہ ہوا، تو دنیاوی حاصل فساد ہے، یہ اَنا ہے۔

* * *

سنگت جو ہے، سہیلیاں جو ہیں، وہ پانی بھر کے لائیں، اور اگر پانی بھر کے نہ لائیں تو سہیلیاں بنانا بے کار وقت ضائع کرنے والی بات ہے — تو سنگت جو ہے، ساتھی جو ہے، وہ برائے رضائے الٰہی ہو۔

* * *

آپ کہتے ہیں کہ ہم نیکی نہیں کر سکتے، تو پھر گناہ چھوڑ دو۔ یہ تو آپ کر سکتے ہیں؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم گناہ نہیں چھوڑ سکتے، تو کم از کم گناہ چھوڑنے کی تمنا ہی کر لو!

* * *

یہ دنیا ہے، اور ہر آدمی اس بازار سے گزرے گا۔ دنیا میں نیکی، دنیا میں بدی اور دنیا میں خامی جو ہے، یہ سب کو معلوم ہو گی۔ جو اس میں Involve ہو گیا، وہ گنہگار ہو گیا، اور جو Involve نہ ہوا وہ بچ گیا۔

* * *

دانا آدمی وہ ہوتا ہے جو اپنے ماضی کے تجربوں سے دوسروں کو بچائے، یا پھر اپنی اصلاح کر لے۔

* * *

توبہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ماضی کو نجات میں ڈالنا۔ ماضی نے ہی تو نجات پانی ہے، اگر ماضی گرفتار ہو گیا تو حال بھی گرفتار ہو گیا۔

* * *

سب سے بڑا اور خطرناک مجرم وہ ہے جس کو اپنے ظلم کا احساس نہ ہو۔ اپنے جرم پر فخر کرنے والا تو ویسے ہی برباد ہو گیا۔ جس کو جرم کا احساس نہیں ہوا، وہ خطرے میں ہے، اور جس کو جرم کا احساس ہو گیا، وہ بچ گیا۔

* * *

ماضی کی غلطی سے کیسے نجات ہو جاتی ہے—؟
اگر آپ کو دوبارہ وہ چانس ملے، ویسا نہیں کریں گے۔

٭٭٭

اولاد سے نفرت نہ کرنا۔ یہ اللہ کی نعمتیں ہیں جو آپ کو ملی ہیں۔ ان سے بیزار نہ ہونا اور کبھی غصہ نہ کرنا۔ اگر اولاد بیمار ہو جائے تو غصہ نہیں آتا، اگر اُن سے غلطی ہو جائے تو سمجھو کہ یہ بھی تھوڑی سی بیماری ہے۔ دعا سے اُن کی اصلاح کرو۔

٭٭٭

جس طرح گناہ کو توبہ ختم کر دیتی ہے اسی طرح توبہ کے بعد گناہ کا ذکر اُس توبہ کو ختم کر دیتا ہے۔

٭٭٭

یاربّ العالمین! ہمیں دنیاوی خوشیاں عطا فرما اور دینی فنکشن عطا فرما، ہم اس زندگی میں خوش رہیں اور ہماری عاقبت عافیت سے گزر جائے۔ ہم کوئی کام کر جائیں، تیرے نام کا کوئی کام کر جائیں، ایسا کام کہ آنے والے زمانے بہتر طور پر یاد رکھیں اور یہ محفوظ رہے۔

٭٭٭

جس نے انسان کو تشکیل دیا، اس نے خیال کو تشکیل دیا——
خیال ساز وہی ہے جو انسان ساز ہے۔

٭٭٭

پیغمبر ﷺ آنے والی زندگی بھی گزار آتے ہیں۔ یعنی گزرا ہوا زمانہ بھی اُن کا موجود زمانہ ہوتا ہے، اور آنے والا زمانہ بھی اُن کا گزرا ہوا زمانہ ہو سکتا ہے۔ اگر زمین سے سدرۃ المنتہیٰ کا فاصلہ طے کرایا جا سکتا ہے تو ماضی سے مستقبل کے فاصلے میں کیا دیر ہے۔ اِس لیے آپؐ پر غیب کا آشکار ہونا ہمارا ایمان ہے۔

٭٭٭

یہ جو خطرہ ہوتا ہے یہ بڑے کام کرتا ہے، خطرہ استغفار کرا دیتا ہے، خطرہ الحمدللہ تک پہنچا دیتا ہے، خطرہ آپ کو اپنے اصل تک پہنچا دیتا ہے۔ خطرہ ٹلتا نہیں ہے، لیکن انسان بدل جاتا ہے۔

٭٭٭

کسی انسان پر تحقیق کیے بغیر بدگمانی نہ کرنا۔

٭٭٭

محبوب سے زیادہ پیارا محبوب کا خیال ہوتا ہے۔ چاند سے بہتر چیز چاندنی ہوتی ہے۔

٭٭٭

خیال کو کہتے ہیں، قدسی پرندہ — یہ قدس سے آتا ہے، بارگاہِ قدس سے آتا ہے اور جس کے سر پہ بیٹھ جائے اُسے القا ہو جاتا ہے۔ یہ جو قدس کے پرندے ہیں، یہ جستجو کے شکار نہیں ہوں گے۔

٭٭٭

خیال بھیجتا کون ہے—؟

جس نے آپ کو بھیجا، اُس نے خیال کو بھیجا۔

* * *

زندہ انسان ایک حقیقت ہے اور گزرا ہوا انسان خیال ہے، یعنی حقیقت خیال بنتی جارہی ہے۔ پاس بیٹھا ہوا انسان حقیقت ہے اور گھر سے باہر جانے والا آدمی خیال ہے۔

* * *

اللہ نے تمہارے لیے، انسانوں کے لیے اس مقرّب کو معتوب کر دیا کہ جاؤ بھاگ جاؤ، اور افسوس یہ ہے کہ یہی انسان، شیطان کے لیے خدا کو چھوڑ دیتا ہے۔

* * *

جہاں اللہ کہے وہاں تعلق بنالو اور جہاں اللہ کہے تعلق نہ بناؤ، وہاں نہ بناؤ۔ اس میں مجبوریاں بیان نہ کرو۔ اس نے صاف صاف بات کی ہے۔

* * *

اللہ کے نام پر چلنے والے لوگ ہر چیز کو اللہ ہی کی طرف سے منسوب سمجھتے ہیں۔

* * *

یا اللہ! ہمیں خواہش کے دلفریب جال اور حجاب سے بچا۔

* * *

تم اللہ کے فضل کو تلاش کرو، غور سے دیکھو۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ آدمی کو بدی کے زمانے میں نیکی کا شعور باقی ہو۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ نیند کے زمانے میں بیداری کی تمنا ہو۔

٭٭٭

تحقیق کرنے والا جو محقق ہے، وہ ساری عمر تحقیق کرتا رہے اور جب وہ کسی مذہب کا قائل ہو جائے تو اس کے بعد تحقیق بند ہے۔ پھر آپ ہی مذہب کا Defence ہو۔

٭٭٭

اللہ کریم جو کہ خالق ہے اس نے اپنے لیے علّام الغیوب کا لفظ کہا، تاکہ آپ کو بات سمجھ آجائے، ورنہ وہ تو خالق الغیوب ہے اور اس کا غیب ہے ہی نہیں۔

٭٭٭

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے آنے والی کتاب کی تفسیر کرنے کے لیے کم از کم صاحبِ الہام ہونا ضروری ہے۔

٭٭٭

آپ کے ٹائم کی ایک Allocation ہے، اس کے علاوہ آپ کو ٹائم نہیں ملے گا۔ زندگی ایک بار ملی ہے، ایک بار آپ نے آنا ہے، دوبارہ موقع نہیں ملے گا۔ اس لیے اس کو بیکار خیال میں رائیگاں نہ کر دینا۔

٭٭٭

اُس ذاتؐ پر ہمہ حال دُرود ہے— اللہ بھی، اللہ کے فرشتے بھی، ماضی والے بھی، حال والے بھی، مستقبل والے بھی، نہ ماننے والے بھی نعت کہتے ہیں۔ یہ اُس ذاتؐ کی شان ہے۔

* * *

سند کسے کہتے ہیں —؟

مستند کا فرمایا ہوا۔

* * *

جس طرح آسمان پر ٹڈی دل آجاتا ہے، بادل چھا جاتے ہیں، اسی طرح خیال کے پرندے بھی آپ کے سروں کو تلاش کرتے رہتے ہیں، ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ کہیں پر کوئی مناسب سر مل جائے، ایسا سر جو سرفراز ہونے والا ہو اور وہ تھوڑا سا سرنگوں رہے، فخر میں نہ آئے۔

* * *

غور کرو اور ضرور کرو، تحقیق کرو اور ضرور کرو، لیکن جو تسلیم کے دائرہ کار ہیں، اُن کو نہ چھیڑنا۔ پھر جتنی مرضی تحقیق کرتے جاؤ۔

* * *

یاد بعض اوقات اپنے Object سے زیادہ قوی ہوتی ہے، یعنی وہ انسان اپنے جانے کے بعد زیادہ طاقتور ثابت ہوگیا۔ جب وہ انسان ہمارے ساتھ تھا تو معمولی سا لگتا تھا، لیکن جانے کے بعد تو بڑا طاقتور ثابت ہوا۔

* * *

جس کی عدم موجودگی میں اس کے موجود ہونے کی تمنا ہو، اُس کو ہم یاد کہتے ہیں۔

* * *

جن کو ہم ماضی کی گریٹ روحیں کہتے ہیں، وہ ساری کی ساری ایک ہی زمانے میں لگاتار پھر رہی ہیں، وہ روحیں نہ آتی ہیں، نہ جاتی ہیں، بلکہ وہیں ٹھہری ہوئی ہیں۔

* * *

آپ اُس کے گھر میں، اُس کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے اور اُس کی اجازت سے پہلے آپ کے اندر تسلیم کا ہونا ضروری ہے۔

* * *

پرانے لوگوں کی ریاضتیں کس کام آرہی ہیں؟ —یہیں کام آرہی ہیں — وہ ریاضتیں مزار کی شکل میں آپ کے کام آرہی ہیں!

* * *

زندگی میں دن بھر کام کرو، کھانے کمانے کے لیے کام کرو، لوگوں سے ملنے کا کام کرو، لیکن کم از کم کچھ لمحات اپنی ذات میں تنہا بیٹھنے کے لیے نکالا کرو—!

* * *

دعا یہ مانگا کرو کہ اللہ تعالیٰ وہ علم عطا فرمائے جو دل کے ذریعے آتا ہے۔ وہ عبادت جو دل کے ذریعے آتی ہے، وہ اللہ کی رحمت ہے۔

* * *

وہ بولنے والا جو اللہ کی طرف سے بول رہا ہے، اس کا اپنا بولا ہوا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ اللہ کا بولا ہوا ہے، ہر چند کہ اللہ جانے اور اللہ کے حبیب ﷺ جانیں۔ ہمیں تو اتنا پتہ ہے کہ آپؐ کی زبان سے نکلا ہے۔

* * *

آپ کا جو رکوع ہے، وہ کچھ فرشتوں کے برابر ہے۔ سجود کچھ اور فرشتوں کے برابر ہے اور قیام بھی کچھ فرشتوں کے برابر ہے، انسان کو ان تینوں کا بتا دیا گیا اور اسے افضل کر دیا گیا۔

* * *

جس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ تُو یہ بیان کر، وہ اللہ کی رضا کے لیے، اور اللہ کی خوشنودی کے لیے بیان کرتا جائے۔ اس میں حاصل، ناحاصل، مقام، نامقام، اور مرتبہ، نامرتبہ کی کوئی بات نہیں۔

* * *

علم کا راستہ، عبادت کا راستہ، گہرائی کا راستہ، توجہ کا راستہ بڑا لمبا راستہ ہے —اور محبّت کا راستہ آسان راستہ ہے، وہ نگاہ کا راستہ ہے۔

* * *

آپ میں انفرادی طور پر جو دانائی ہے اور روشنی ہے، وہ گروپ کی سیاست میں دَب جائے گی۔

* * *

وظیفوں میں سے سب سے اچھا وظیفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم — یہ پڑھتے جاؤ تو بڑے واقعات ہو جائیں گے۔

***

روشن دل کے لیے ضرور دعا کرنا — روشن دماغ اور چیز ہے، روشن دل اور چیز ہے۔ روشن دل کی تعریف یہ ہے کی غریبی میں بھی سکون ہو، دولت میں بھی سکون ہو۔ روشن دل کا مطلب ہے مالک کے ساتھ ہونا اور روشن دماغ کا معنیٰ ہے ملکیت کے ساتھ ہونا۔ اس لیے روشن دماغی سے بچو اور روشن دل ہو جاؤ۔

***

عبد کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ تو صرف رُوح ہے اور نہ ہی خالی جسم ہے، بلکہ عبد جو ہے، جسم اور روح کی ملاقات ہے۔ اَب یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو گیا۔ اللہ نے کہا کہ ہم نے اپنے عبد کو سیر کرائی۔

***

اگر رزق نہیں ملا تو اس میں گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے، جہاں ایک رزق بند ہو جاتا ہے، وہاں دوسری قسم کا رزق ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایمان کا رزق مل گیا۔

***

آرزوؤں کی بہتات بہت بڑی بیماری ہے۔

***

عبادت اگر بغیر پہچان کے اور کسی لالچ کی بنا پر کی جائے تو یہ شقاوت ہے — یہ عبادت نہیں ہے۔ عبادت یہ ہے کہ دل سے تسلیم کرو۔

* * *

عام طور پر دنیا میں جتنے بھی بادشاہ آئے ہیں، وہ سارے کے سارے طاغوت کا Symbol رہے ہیں۔

* * *

آپ کو ایمان کی دولت اللہ کے فضل سے ملی ہے، یہ آپ کے تقاضے کا نتیجہ نہیں ہے۔ آپ کے تقاضے کا شعور بھی ابھی پیدا نہیں ہوا تھا اور اللہ نے آپ کو مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، اور آپ کو اِس اُمّت میں پیدا کیا۔

* * *

کربلا تو ایک واقعہ ہے، اگر صرف علم کے طور پر آپ پڑھو تو یہ ایک واقعہ ہے، لیکن آپ کے لیے تو یہ واقعہ ہمہ حال ہے۔ اس واقعہ کا ہمہ حال ہونا، اللہ کا احسان ہے، یہ اس کا احسان ہے کہ آپ کو ماضی کے کسی بزرگ سے نسبت ہو جائے، شوق کی نسبت ہو جائے، عقیدت کی نسبت ہو جائے۔

* * *

اس سے پہلے کہ لوگ چلے جائیں، آپ ان کے ساتھ نیکی کر لو۔

* * *

تسلیم کا مطلب کیا ہے—؟ حرفِ آرزو نہ رہے اور مزاجِ آرزو بھی نہ رہے۔

* * *

اگر آپ کو نماز کا موقع ملا، اگلی نماز مل گئی تو سمجھو کہ پچھلی نماز منظور ہو گئی۔

* * *

جب بھی کوئی شخص عقیدے کے خلاف بات کر رہا ہو تو اصل میں وہ آپ کے عقیدے کے خلاف بات کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو ذاتی طور پر جواب دیا کرو۔

* * *

مشاہدۂ حق کے بغیر قربانی نہیں ہو سکتی۔ اس کے بغیر کوئی قربانی کر ہی نہیں سکتا۔ مقصد یہ کہ جس کے نام کی قربانی ہے، اگر وہ نظر میں ہو تو پھر یہ قربانی ہو سکتی ہے۔

* * *

اللہ نے ریت کو عزت دے دی اور فرات کو پشیمانی دے دی [1]۔ یہ اُس کے اپنے کام ہیں کہ وہ دریا ہو کے ہمیشہ کے لیے بدنام اور پشیمان رہے گا اور یہ ریت ہو کے ہمیشہ کے لیے سرخرو رہے گی۔

* * *

1 تا قیامت رہے گی شرمندہ — کربلا میں فرات کی خوشبو
("شب چراغ": حضرت واصف علیؒ واصفؒ کا شعری مجموعہ)

جس پر غصہ آئے، آپ اس پر رحم کیا کریں۔

* * *

یہ جو سجدۂ شبیریؑ ہے، یہ الّا اللّٰہ کا ایک مقام ہے، ایک بڑا مقام ہے، وہاں اپنا گلہ نہیں ہے، اولاد کا گلہ نہیں ہے، کسی چیز کا گلہ نہیں ہے اور یہ سجدہ اتنا واحد ہے، اتنا توحید میں ہے اور ایسے انداز میں ہے، کہ تمام چیزوں سے ہٹ کے اور تمام غم بھول کے اللہ کریم کا سجدہ ہو رہا ہے۔

* * *

کربلا مشاہدے کا مقام ہے اور یہی تسلیم و رضا کا مقام ہے، اور یہیں سے فیض کے سارے چشمے پھوٹتے ہیں، یہیں سے ولایت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور یہیں سے سارے مقام طے ہو جاتے ہیں۔ اُس محبّت کا فیض ہے کہ مقام مل جاتا ہے اور مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

* * *

اب سجدہ کیا ہے تو پھر ایک اور سجدہ یہ کرو کہ اس نے آپ کو سجدے کا شوق عطا کیا اور جب آپ شکر کرو تو ایک شکر اور کرو کہ آپ کو شکر کرنے والا بنایا۔

* * *

وہ پہلے زبان میں لکنت دیتا ہے، بڑی عجیب سی بات ہے، اور پھر بنا دیا — کلیم اللہ!

* * *

آپ اتنا سچ بولنا شروع کرو کہ اُس کی بات آپ کی زبان سے نکلنا شروع ہو جائے۔ دل کو اتنا صاف کرو، آئینہ اتنا صاف کرو کہ اس آئینے میں کبھی کبھی اُس کی جھلک نظر آ جائے۔

* * *

جس طرح باہر دھوپ اور سایہ ہے اسی طرح آپ کے اندر کبھی سایہ ہے اور کبھی روشنی ہے۔ آپ کے اندر ہی دھوپ چھاؤں ہے، آپ کے اندر رات دن گزرتے ہیں، کبھی بیٹھے بیٹھے خیال روشن ہو جاتا ہے اور کبھی بیٹھے بیٹھے خیال تاریک ہو جاتا ہے۔

* * *

اُس تکلیف کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں خدا کی طرف رجوع کرایا، شکر کرو اُس غم کا جس نے آپ کو اللہ والا بنا دیا، شکر کرو اُن نامہربانوں کا جنہوں نے اصلی مہربان کی طرف رجوع کرا دیا۔

* * *

عام طور پر کمزور مرید کہتے ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب نے یہ فرمایا ہے، ان کی یہ کرامت ہو گئی ہے، ایسا واقعہ ہو گیا ہے۔ چونکہ ان کا اپنا تعارف نہیں ہوتا، اس لیے ایک اور ذات کا تعارف کرا دیا۔

* * *

انسان جب پہچان کے بغیر اظہار کرتا ہے تو کہیں نہ کہیں اُس میں نفس پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ناکام ہو جاتا ہے۔

* * *

ہر پیغمبر ایک فطرت کی آواز ہے، یعنی فطرت کے ایک اصول کا نام ایک پیغمبر ہے، اور فطرت کے مکمل اور ہمہ اصولوں کا نام حضور پاک ﷺ ہے، یعنی کوئی ایک اصول بتا رہا ہے، کوئی دوسرا اصول بتا رہا ہے، کوئی تیسرا اصول بتا رہا ہے، کوئی اور بات پہ Concentration کر رہا ہے لیکن زندگی کے تمام شعبوں پر حقیقت میں پوری Concentration یا اِرتکاز ہمیں آپ ﷺ نے بتا دیا، اور اس طرح فطرت ہمارے سامنے آ گئی۔

* * *

وہ لوگ قسمت والے ہیں جن کی خاموشی بھی حقیقت ہے اور جن کی گویائی بھی حقیقت ہے۔

* * *

دعوتِ اسلام اظہار ہے، بولنا ہے، اور دعوتِ اسلام سے پہلے خاموشی کی غارِ حرا سے گزرنا پڑتا ہے۔ وہ خاموشی کا زمانہ ہے اور وہ حاصل کرنے کا زمانہ ہے اور تعلق کا زمانہ ہے، اور اظہار کا زمانہ بعد میں آئے گا اور یہ ضرور ہوتا ہے۔

* * *

اگر اولاد ہو جائے، کوئی بچہ آ جائے تو رزق پھیل جاتا ہے، کوئی اچھا مہمان آ جائے تو رزق پھیل جاتا ہے۔

* * *

کوئی کام حضور ﷺ کے نام سے منسوب کرتے ہوئے شروع کر دیا جائے تو الٰہیات کا پورا سفر محفوظ ہے۔ ایسی کوئی سی عادت ترک کر دی جائے کہ حضور پاک ﷺ کو یہ عادت ناپسند ہے تو آپ کا الٰہیات کا سفر مکمل ہو گیا۔

٭٭٭

خاموشی بہت گہری آواز ہے، اس کے اندر ذکر کی آواز ہے، تسبیح کی آواز ہے۔ دل والے، فکر والے، غور کرنے والے اکثر نیم شب کو اٹھتے ہیں، اس وقت خاموشی ہوتی ہے اور اس خاموشی میں وہ حقیقت کی آواز کو سن لیتے ہیں۔

٭٭٭

مسجدیں زیادہ ہیں اور عبادت کی کمی ہے، اسلام کی آوازیں زیادہ ہیں اور اسلام کو ماننے کی کمی ہے، مارکیٹ زیادہ ہے اور غریبی بڑھ گئی ہے، پیسہ بہت زیادہ ہے اور لوگوں کی زندگی تلخ ہو گئی ہے، پیسہ زیادہ ہے اور لوگ محتاج ہو گئے ہیں۔

٭٭٭

جب تک تم لوگ غصے میں سچ بولنے کی عادت نہ ڈالو تو غصہ تمہیں گمراہ کر دے گا۔ اور غصے میں سچ بولنا بڑا مشکل ہے کیونکہ غصے میں انسان صرف جذبات بولتا ہے اور سچ نہیں بولتا۔

٭٭٭

اَن دیکھے کی محبّت لاجواب محبت ہے اور یہ حقیقی محبّت ہے — اور عجب محبّت ہے — اور یہ ہے! — یہ ایسے ہی بات نہیں، بلکہ یہ ہے! تم نے اُنہیں نہیں دیکھا، لیکن وہ تو تمہیں دیکھ رہے ہیں، وہی محبّت عطا کررہے ہیں — اور یہی اِک راز ہے۔ اصل راز صرف اتنا ہے کہ تمہارے دل میں عشقِ نبی ﷺ پیدا ہو جائے تو یہ سمجھو کہ وہ خود ہی دے گئے ہیں۔

* * *

آپ کی پوری زندگی، گھر کے چارافراد میں گم ہو جاتی ہے۔ زندگی کا سارا واقعہ ہے — اپنی زندگی، ماں باپ کی زندگی، اولاد کی زندگی اور زیادہ سے زیادہ دو چار دوست کہ ان کے ہاں ہم چلے گئے اور کبھی وہ ہمارے ہاں آ گئے۔

* * *

اپنے آپ سے "مَیں" نکال دیا جائے تو اپنا آپ "تُو" بن جاتا ہے۔ یہ راز ہے۔ "مَیں" سے "مَیں" نکالا — تو "مَیں" — میں "تُو" رہ گیا۔ اب "مَیں" نکال دو تو — "تُو" رہ گیا۔

* * *

حضرت امام عالی مقامؑ کے پاس مشکل کشائی کی طاقت بھی ہے، ضربِ یداللّٰہی بھی ہے، لیکن ساتھ ہی سجدۂ شبیری بھی ہے۔

* * *

یاد کا نام دُرود ہے، اَدب کا نام دُرود ہے، آپ ﷺ کی بات پر کسی اور بات کو فوقیت نہ دینا دُرود ہے، آپ ﷺ کے خیال میں محو ہو جانا دُرود ہے۔ آپ ﷺ کی یاد میں آنکھ کا بھر آنا دُرود ہے، آپ ﷺ کی یاد میں سر کا جھک جانا دُرود ہے، آپ ﷺ کی یاد میں رہنا دُرود ہے۔ دُرود تو بس دُرود ہے، یہ الفاظ سے بے نیاز بھی ہو سکتا ہے۔

* * *

اگر آپ اشیاء، افراد اور صفات کی ان کے اصل نام سے پہچان شروع کر دو تو آپ کی درویشی مکمل ہو جاتی ہے۔

* * *

جس دل میں اللہ کا خوف آیا — چاہے اس کے معنی کچھ نہیں ہیں، جس دل میں اللہ کا شوق آیا — چاہے اس کا مفہوم کچھ سمجھ نہیں آیا — اُس پر آتشِ دوزخ حرام ہے۔

* * *

فیض کا مطلب ہے: آپ پر ایسا احسان کہ آپ کو استحقاق سے زیادہ کوئی چیز حاصل ہو جائے۔

* * *

اسلام پیغمبروں کے ذریعے آیا، اور پیغمبروں کے ذریعے دولت تقسیم نہیں ہوئی، بلکہ ایمان تقسیم ہوا۔

* * *

زیادہ سے زیادہ باوضو رہنے کی کوشش کرواور زبان کو صاف رکھو۔ تمہارے سامنے سرکارﷺ کی تمام صفات بیان ہوتی رہی ہیں، اُن میں سے کوئی صفت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ کریم اس بات پہ خوش ہوتے ہیں کہ تم دُرود شریف بھیجو۔

* * *

اپنے پاس قوت رکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ قوی کو اپنے ساتھ رکھو— کمال یہ ہے ! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ قوی کو اپنے پاس رکھتے ہیں مگر قوت نہیں رکھتے تو ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ غنی کو اپنے پاس رکھتے ہیں اور خزانہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔

* * *

پیغمبروں کے ہاں بھی دنیاوی طور پر حالات میں کمی بیشی رہتی ہے، لیکن اُن کا مرتبہ سب سے بلند رہتا ہے۔

* * *

اپنے ایمان پر ایمان لاؤ اور اپنے ایمان پر پختہ یقین رکھو کیونکہ تمہارے لیے عاقبت کا راستہ ہی ایمان ہے۔ جہاں تم نے اپنے ایمان پر شک کیا تو پچھلی عبادت بھی ضائع ہوگئی اور آگے بھی کچھ نہ ملے گا۔

* * *

سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ انسان بے عقیدہ ہو جائے۔

* * *

اسلام کو کسی اور بات میں استعمال نہ کرو سوائے اس کے کہ یہ تمہارے پاس عافیت کا ایک پاسپورٹ ہے، یہ تمہاری عاقبت کے لیے ایک معرکہ ہے اور یہ تمہارے پاس اس گروہ میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے جس گروہ کے سربراہ حضور پاک ﷺ ہیں۔

* * *

جب اعتقاد قوی ہو جائے گا تو قوت پیدا ہو جائے گی اور قوت سے آپ کا عمل قوی ہو جائے گا، حالات کھلتے جائیں گے۔

* * *

آج آپ کو یہ یقین ہے کہ حالات محنت سے ٹھیک ہوتے ہیں تو پھر محنت کی کمی کو دُور کر—اور اگر اللہ کے فضل سے ٹھیک ہونے ہیں تو پھر تجھے کیسے پتہ ہے کہ کل ٹھیک نہیں ہونے—پھر تو تجھے یقین ہونا چاہیے۔ حالات کیسے ٹھیک ہوتے ہیں— جیسے ابھی دھوپ ہو اور ابھی بارش ہو جائے۔ اللہ جب فضل کرنے پہ آجائے تو بارش ہو جائے گی— اور ایسے ہوتا ہے!

* * *

جب بھی تُو پھنستا ہے تو اپنی عقل کی وجہ سے پھنستا ہے اور جب حالات سے بچتا ہے تو اپنے ایمان کی وجہ سے بچتا ہے۔ اس لیے اپنی عقل کو چھوڑو اور اللہ کے فضل کی بات کرو۔

* * *

جب وہ دینے پہ آجائے تو بغیر حساب ہی دے دے۔ بغیر حساب کا معنی ہے، جب آپ کی محنت نہ ہو۔ اس طرح وہ بغیر حساب نیکی دیتا ہے اور پھر وہ کبھی کبھی کسی کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، عاقبت اچھی کر دیتا ہے۔

* * *

دنیا دار یہ شرط لگاتا ہے کہ پہلے میرے حالات بہتر کرو، پھر تقرّب ہو جائے گا۔ اس بات کو اپنے ایمان سے نکال دو کہ تقرّب حالات کے ساتھ مشروط ہے۔ حالات کچھ بھی ہوں، آپ کو اللہ کا تقرّب ملے گا۔

* * *

اسلام بولنے والی بات نہیں ہے، بلکہ کرنے والا کام ہے۔ بولنے والی بات سے بچو اور کرنے والا کام کرو۔

* * *

مال کا ہونا بُری چیز نہیں لیکن مال دار بننے کی خواہش بری ہے۔ اس سے غرور اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

* * *

بادشاہ ہونا اور چیز ہے اور دل کی دنیا اور چیز ہے، یہ خاص مقام کی بادشاہی ہے۔

* * *

تلوار قوت نہیں بلکہ بیان قوت ہے۔ بیان سے آپ نے قائل کرلینا ہے — اور بیان سے آپ نے مائل کرلینا ہے۔

٭٭٭

بیتاب کرنے والے جو واقعات ہیں، یہ اللہ کی طرف سے عطا ہیں۔ وہ پہلے بیتابی عطا فرماتا ہے، پھر بیتابیوں کو تسکین عطا فرماتا ہے۔

٭٭٭

غافل پر جو مشکل ہے، وہ ایک قسم کی سزا ہے اور بیدار پر جو مشکل ہے، وہ اُس کا انعام ہے۔

٭٭٭

دین صرف عمل کی اصلاح نہیں ہے، خیال کی اِصلاح بھی ہے، عقیدے کی اصلاح بھی ہے۔

٭٭٭

آپ جس صفت کو پکار رہے ہو، وہ صفت اگر کبھی اتفاق سے آپ کے لیے فیض رساں ہو جائے تو جن کے پاس اُس صفت کا فیض نہیں ہے، اُن تک پہنچاؤ۔

٭٭٭

شوق بھی ہو، ادب بھی ہو اور استقامت کے ساتھ وابستگی بھی ہو — اگر یہ عمل قائم ہوگیا تو اسی کا نام فیض ہے۔

٭٭٭

وہ غریبی جو آپ کو خدا کے قریب لے جائے اس غریبی کا تو کوئی جواب ہی نہیں۔ وہ تو آپ کی دولت سے بہت زیادہ قیمتی ہے اور وہ غریبی جو آپ کو کفر سکھا دے، وہ غریبی آپ پر ابتلا ہے، عبرت ہے۔

* * *

شوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ راستے کی کسی رکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتا، کسی مجبوری کی پرواہ نہیں کرتا، کسی معذرت کو قبول نہیں کرتا اور وہ لگاتار چلتا ہی رہتا ہے، کبھی مدھم نہیں ہوتا۔

* * *

آنسو — تقرّبِ الٰہی کا بہت قریب ترین مشاہدہ ہے، آپ کے اندر ہے، آپ کے دل کی دھڑکن کے ساتھ ہے۔

* * *

آزاد سے نسبت ہی آزادی ہے، یعنی کمزور کی نسبت قوی سے ہو جائے تو یہی قوت ہے۔

* * *

اللہ والوں کے لیے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے خلاف نفرت رکھی جائے۔

* * *

جہاں معاف کرنا مشکل ہے، اگر معاف کر دو تو وہیں اللہ کا فضل ہے۔

* * *

جس دل میں اللہ کی محبّت آ جائے، انسان کی محبّت آ جائے تو اُس دل میں نفرت نہیں ٹھہرتی۔ اپنے دل کو اگر محبّت کے لیے وقف کر دو تو نفرت نکل جائے گی۔

* * *

ایسی تکلیف جس سے آپ کے ایمان کو خطرہ محسوس ہونا شروع ہو جائے، بگاڑ پیدا کر دیتی ہے، تو سمجھنا کہ وہ آزمائش نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور ہی شے ہے۔ وہ کسی عاقبت یا کسی عبرت کی بات ہے۔

* * *

حالات تب خراب ہوتے ہیں جب حال اور توقع میں بڑا فرق ہو۔

* * *

دنیا میں کبھی یہ وقت نہیں آیا کہ آپ سے غریب کوئی نہ ہو۔ ایسا وقت بھی کبھی نہیں آئے گا کہ آپ سے زیادہ امیر کوئی نہ ہو۔ امیروں کے حوالے سے دیکھو گے تو غریب ہو جاؤ گے اور اپنے سے کم آدمی کو دیکھو گے تو اپنے آپ کو بہتر محسوس کرو گے۔

* * *

جس کے ساتھ آپ نے کسی طور پر بھی ادب کا رشتہ قائم رکھا ہو، اس کی خامی کے بعد بھی ادب کا وہ رشتہ، بے ادبی کا نہ بنانا۔ خاموش ہو جانا لیکن بے ادبی نہ کرنا۔

* * *

کون اچھا—؟

جس کا آخر اچھا—!

* * *

ماں کی رضا مندی سے اللہ ملا، اور ماں کی ناراضی اللہ سے دوری ہے۔

* * *

عبادت کا بدل کوئی نہیں ہے۔ لیکن ایک مقام پر عبادت کا بدل ہے۔ اگر کوئی عبادت نہ کرسکے اور زندگی کی تلخی برداشت کرجائے تو یہ عبادت کا بدل ہوسکتا ہے۔

* * *

سائنس کے تمام کمالات کے باوجود شہد مینوفیکچر نہیں ہوا۔ سائنس جتنا مرضی کمال کرتی جائے لیکن شہد وہ ہے جو شہد کی مکھی پر الہام ہوا۔

* * *

آپ کو اپنے اعمال کی عبرت کے طور پر گرِفت کا ڈر تو نہیں ہے—؟ اگر گرفت کا ڈر ہے تو اس میں دِقّت کا مقام ہے۔ گرِفت کا ڈر کس کو ہوتا ہے—؟ جو توبہ نہیں کرتا۔ آپ اپنے آپ میں توبہ کرلو!

* * *

جس پیشانی میں سجدے کی خواہش ہے، اُس کو خدا کی تمنا ہے۔

* * *

یہ حضور پاک ﷺ کی اُمّت ہے، سارے کے سارے مسلمان ہیں۔ اگر آپ نے یہ دل میں سوچا کہ اس میں کچھ طبقہ ہے جس کی نجات نہیں ہونی چاہیے، تو آپ کی نجات مخدوش ہو جائے گی۔

***

وہ صداقت جو ذہن کی رسائی میں نہ آئے اور Suddenly آپ پر آشکار ہو جائے، وہ الہام ہے۔ وحی سے انکار کرنے والا کافر ہو جائے گا، لیکن الہام سے آپ انکار کرسکتے ہیں کہ میں تو نہیں مانتا کہ پتہ نہیں یہ کیا ہے۔

***

اگر تم بداعمالی کی وجہ سے کسی کی گرفت کرو گے تو اپنی بداعمالیاں گرفتار ہو جائیں گی۔

***

وہ آدمی جس کو اللہ کے فیصلوں کا احترام ہو، وہ درویش ہوتا ہے۔ جس کو اپنی خواہش کا احترام ہو، وہ دنیا دار ہوتا ہے۔

***

قرآن کی منشا یہ نہیں ہے کہ قرآن کا ماڈل بنا کے بُت بنا دو۔ قرآن کا مطلب یہ تھا، کہ اس کو پڑھنے کے بعد زندگی کو بہتر بناؤ۔

***

اللہ سے ہمارے دو ہی تعلقات ہیں—صرف دو۔ ایک یہ کہ استغفار کا رشتہ ہے اور دوسرا الحمد کا رشتہ ہے۔ استغفار کے زمانے میں خوف ہے اور الحمد کے زمانے میں خوشی ہے۔

* * *

اگر اللہ کی مرضی اور ہماری مرضی میں ذرا بھی فرق ہو تو خوف آجائے گا۔ اِس لیے دعا کرو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی بنانے میں دِقّت محسوس نہ ہو۔

* * *

وجود کے اندر ایسے حصّے موجود ہیں، جو ظاہر ہو جائیں تو ناپاکی ہے، چھپے رہیں تو پاکیزہ ہیں۔ گویا کہ ناپاکی کو چھپانا بھی پاکیزگی ہے۔ اپنی ناپاکیوں کو اور ناپاک خواہشات کو اور ناپاک ارادوں کو چُھپا دینا بھی پاکیزگی ہے۔

* * *

دامنِ ہستی کو چاک کرنے کے بعد ہی ہستی کا راز آشکار ہوتا ہے۔

* * *

آپ یہ محسوس کرو کہ عبادت کے لیے کون سا حصّہ مقرر کیا گیا ہے؟ وہ آپ کے دل کے علاوہ اور کوئی حصّہ نہیں ہے۔ یعنی دل کا رجوع کرنا۔ اگر آپ دنیاوی کام بھی کر رہے ہو اور آپ کا دل رجوع الی اللہ ہے تو پھر آپ کے لیے نیکی شروع ہو گئی۔

* * *

خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔اگر تو اُس خواہش کا تعلق اللہ سے ہو،تو دل میں آنے دو اور اگر اس کا تعلق دنیا سے ہو تو اُسے دل کی دنیا سے باہر کر دو۔ کچھ عرصہ تک یہ کام کرو تو آپ کا دل مصفّا ہو جائے گا، صفا ہو جائے گا۔

* * *

کسی عمل کو ہونے کی اُس وقت اجازت دو، جب آپ کا یہ خیال ہو کہ اِس کے ہونے سے نیکی میں اضافہ ہے۔

* * *

اپنے وجود کی محبّت آپ میں نہیں ہونی چاہیے، آپ کے اندر روح کی محبّت ہونی چاہیے۔ روح جو ہے وہ راجع الی اللہ ہے۔

* * *

جس نے فضل کا انتظار کیا اُس پر فضل شروع ہو گیا۔ جس نے تکلیف پر شکر ادا کیا، اُس کا شکر منظور ہو گیا۔

* * *

گدھے پر زین نہ کسو اور گھوڑے پر وزن نہ لادو۔ دونوں کی فطرت الگ الگ رکھو۔ ماسوائے فطرت کام نہ لو۔

* * *

خوبی کہاں ضائع ہوتی ہے؟—مایوسی سے اور غصہ سے!

* * *

جس کام کے لیے آپ وقف نہیں ہیں یا مقرر نہیں ہیں یا آپ مامور نہیں ہیں، وہ کام کرنا اپنی جان پر ظلم ہے، ہلاکت ہے۔

٭٭٭

وہ آدمی دوسرے کے اعمال کو ناپسند کرے جس کو یہ دعویٰ ہو کہ اُس کے پاس کوئی بُرا عمل نہیں ہے۔

٭٭٭

وہ دل جو محبّت کے لیے وقف ہو، اس دل میں نفرت کی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ نفرت کی گنجائش دراصل محبّت سے محرومی کی دلیل ہے۔

٭٭٭

جس طرح جھوٹے آدمی کے ساتھ سچ بولنا منع ہے اسی طرح سچے کے ساتھ جھوٹ بولنا منع ہے۔ ورنہ تو سچ، سچ ہی ہے۔ آپ یہ غور کیا کرو، پہچانا کرو، کہ یہ آدمی اتنا جھوٹا ہے کہ اگر اس کو سچی بات بتادی تو یہ تمہارا راز خراب کر دے گا۔

٭٭٭

جہاں اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کو کوئی صفت عطا فرمائی وہ اُس صفت کے Acknowledge ہونے کا اہتمام بھی خود فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کو نظر عطا فرماتا ہے تو نظارے بھی خود ہی مہیا کرتا ہے۔

٭٭٭

محبوب کا انتظار، محبوب کا حصہ ہے۔ محبوب کی یاد، محبوب کا حصہ ہے۔ یاد ماضی سے تعلق رکھتی ہے اور انتظار آنے والے وقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ دونوں محبوب کے حصے ہیں۔ بلکہ یہ محبوب ہی ہیں۔

* * *

اُس کے سامنے آنے کا طریقہ ہی اور ہوتا ہے، کہ جب تک تیرے سامنے دنیا ہے، اُس نے تیرے سامنے نہیں آنا۔ جب ہر چیز تیری نگاہ سے ہٹ جائے گی وہ سامنے آجائے گا۔

* * *

انتظار — آرزو کے شعلے کو قائم رکھتا ہے۔ انتظار آپ کو قائم رکھتا ہے، اور اس کو فراق کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں ہمیشہ ہمیشہ کا انتظار ہے۔ یہ ختم نہیں ہوتا۔ وہ داستانِ فراق ہی ہے — داستانِ الفراق ہے — وہاں مسلسل فراق ہے۔

* * *

اگر نصب العین گمراہی ہے تو کوشش گمراہی ہے۔ اگر نصب العین صحیح ہے، مقصدِ حیات صحیح ہے تو کوشش ناکام ہو جائے تب بھی صحیح ہے۔ اس کو پورا انعام ملے گا۔

* * *

ظلمات سے نور میں داخل کرنا فضل ہے۔

* * *

الحمدللہ پڑھو، شکر ادا کرو۔ آپ لوگوں کے خوش قسمت ہونے کے امکانات بڑے روشن ہیں۔ آپ لوگوں کو اللہ نے بڑا فیض عطا کر دیا کہ اپنے پیغمبر ﷺ کی اُمت سے پیدا کر دیا۔ یہ بڑا ہی احسان ہے؛ بڑا ہی احسان ہے، بہت کافی بات ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی اسلام میں داخل کر دیا، وہ خوش قسمت ہیں۔

* * *

انتظار ایک ایسا زمانہ ہے جس کو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وصال کے نام پر فراق کا سفر ہے۔

* * *

اگر ایک انسان دنیا میں بادشاہ ہے، بااختیار ہے، بڑا صاحبِ اقتدار ہے اور وہ فرعون ہے، تو ہمارے خیال میں وہ بدنصیب ہے۔ نصیب کا تعلق آخرت کی فلاح سے ہے۔

* * *

سورج کے اوپر تھوڑے سے بادل آگئے تو گھبرا کیوں گئے ہو، تجھے روشنی پھر ملے گی۔ بادل ہی ہے، کوئی بات نہیں، نکل جائے گا۔ اپنے مستقبل سے مایوس نہ ہونا۔

* * *

مشکل وقت کوشش سے نہیں نکلتا، یقین سے نکلتا ہے۔

* * *

نصیب اور صاحبِ نصیب کیا ہے؟ دونوں، دونوں کی تلاش میں ہیں۔ یہ بات یاد رکھ لینا۔ تم نصیب کی تلاش میں ہو اور نصیب تمہارا شکاری ہے، وہ آ کے رہتا ہے۔ تم اس کو ڈھونڈ رہے ہو اور وہ خود ڈھونڈ کے آ جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو خود ہی آنے دو۔

٭٭٭

زندگی سے گلہ نکال دو تو سارے کے سارے لوگ آپ کے ساتھ خوش ہوں گے۔ آپ گلہ کرتے ہو تو لوگ ویسے ہی بھاگ جاتے ہیں۔

٭٭٭

دعا کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایک ایسی ذات کو تسلیم کرنا جو اِس کائنات کے مالک ہونے کے حساب سے آپ کے ساتھ متعلق ہے— جس کے آگے اپنی آرزوئیں پیش کی جاتی ہیں۔

٭٭٭

بہت ساری فریادیں ایسی ہوتی ہیں جو کچھ دیر کے بعد تاثیر لاتی ہیں، بلکہ بڑی دیر کے بعد بھی تاثیر آ سکتی ہے۔

٭٭٭

اپنی زندگی اَنا کے نام پر نہ گزارو، زندگی کسی کے نام پر گزارو۔

٭٭٭

ماں باپ کی ہم خیالی بچوں کی زندگی میں آسودگی کا باعث بنے گی۔

٭٭٭

جاہل اگر پیچھے لگا ہو تو پھر بھاگ جانا ہی بہتر ہے کیونکہ جہالت ایک سزا ہے، عبرت کا مقام ہے۔

* * *

آج کی زندگی میں، اس دور میں، آج کے زمانے میں سب سے بڑی ابتلا یہ ہے کہ اس دَور نے لوگوں سے دُعا چھین لی ہے اور دُعا کی طرف بار بار رجوع کرنا چھین لیا ہے۔

* * *

وہ تکلیف جو کسی گناہ کے دم سے آئی ہے، یہ سزا کہلاتی ہے اور وہ تکلیف جو کسی وجہ کے بغیر آئی ہے، وہ آپ کی کتنے ہی سال کی عبادت کی کمی کو پورا کر جاتی ہے۔

* * *

وعدوں میں بڑے کنجوس ہو جاؤ اور ایفا میں سخی ہو جاؤ۔

* * *

کچھ لوگ ایسے ہیں جو آمین کہہ دیں تو دعا منظور ہو جاتی ہے۔ کوئی ذات ایسی بھی ہوتی ہے جس کا محبّت سے دیکھنا بھی تمہارے لیے دُعا ہے— آپ کی ماں —وہ ذات ہی ایسی ہے۔

* * *

عاجزی حقیقت ہو اور تکبّر سے گریز کرے تو یہ انعام ہے۔

* * *

اُولی الامر وہ ہے جس کی اطاعت میں وہی کیفیت ہو جو اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کی اطاعت میں ہے۔

* * *

بچوں نے اگر ماں باپ میں کوئی تضاد دیکھ لیاتو بچے زندگی کے صحرا میں ویران ہو جائیں گے۔ جہاں ماں باپ میں دراڑ پیدا ہو گئی سمجھو کہ بچوں کے اندر دراڑ پیدا ہو گئی، اُن کے دل میں دراڑ پیدا ہو گئی، خون میں دراڑ پیدا ہو گئی۔

* * *

جب آپ کا علم، عمل کے تابع نہ ہو اور عمل، علم کے تابع نہ ہو تو پریشانی ہو جائے گی۔

* * *

ہر روز کسی کو معاف کر دو، ہر روز کسی سے معافی مانگتے چلے جاؤ — سکون ہی سکون ہے۔

* * *

وہ جو مخلص ہوتا ہے اُس کو منزل ہاتھ آگے کر کے سنبھال لیتی ہے کہ چل آجا۔ وہ خود ہی تو منزل ہے۔ روانہ کرنے والا آپ ہی منزل ہے، وہ جو ہم سفر ہے، وہی منزل ہے اور جو آگے منزل پہ Receive کرے گا، وہی منزل ہے۔

* * *

لوگوں کے اندر فوقیت حاصل کرنے کا شوق نکال دو۔

***

پریشانی سے اور تذبذب سے بچنے کا ایک طریقہ بتایا گیا ہے کہ آپ فیصلہ جلدی کر لیا کرو۔ اس کا طریقہ بھی میں نے بتایا تھا کہ اگر دو خیالات ہوں تو پہلے خیال کے مطابق سفر کر لو۔

***

گناہ گار کی بخشش ہے، شیطان کی نہیں۔ اب یہ نکتہ یاد رکھ لو۔ کافر کی نیکی اور مومن کا گناہ — اس پر غور کر لیا کرو۔ کافر اگر نیک ہو تب بھی دوزخ میں ہے، مومن کی اگر غلطی ہو یا گناہ ہو، تب بھی اُس کے لیے جنت ہے۔ جو آدمی گناہ کا ڈیفنس پیش کرتا ہے، وہ شیطان ہے۔ اور جو گناہ پر معذرت پیش کرتا ہے وہ گناہ گار ہے، بخشا جائے گا۔

***

اگر تمہیں بہت سارے دانا لوگ نہیں ملتے تو ایک آدمی کو تلاش کرو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو، جو تمہارے لیے استاد کا کام دے۔

***

انسان ذرا غور کرے تو جاگنے کا تکبر نیند کی عاجزی میں گم ہو جاتا ہے۔ جاننا، جہالت میں گم ہو جاتا ہے، صحت، بیماری کی عاجزی میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

***

جب کسی کو اللہ کے حبیب ﷺ کا مشاہدہ ہو جائے، جب اللہ کا مشاہدہ ہو جائے، جب کوئی اورواقعہ ہو جائے تو اُس کی صفات اور کایا بالکل پلٹ جاتی ہے، آدمی کچھ اور ہو جاتا ہے۔

٭٭٭

یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں کہ کون سا بیج اُگے گا اور کون سا نہیں اُگے گا۔

٭٭٭

پیسے کی محبّت — آپ کو اللہ کی محبّت سے محروم کر سکتی ہے۔

٭٭٭

لوگوں کی گمراہی تیرے گمراہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔ لوگ جو بھی کرتے جائیں تمہیں اپنے کام پہ چلنا چاہیے۔

٭٭٭

خالق سے پیار اور مخلوق سے بیزار ہو تو اُس آدمی کا انجام خراب ہے۔

٭٭٭

اصلاح کر سکتے ہو تو کسی کی اصلاح کرو، لیکن پہلے اصلاح لے سکتے ہو تو ضرور لو، ورنہ پھر تمہارے لیے بہت مشکل بات ہے۔

٭٭٭

جب تمہاری عقل شوق کے تابع ہو جائے تو زندگی اور موت دونوں برابر ہو گئے۔

٭٭٭

سب سے اچھی سننے والی کیا چیز ہے؟ —قرآنِ پاک کی آواز۔ یہ ایسا ہے کہ اس میں دو چیزیں شامل ہو گئیں۔ ایک تو قرآن کی Wisdom ہو گئی، دوسرا یہ کہ اللہ کا کلام، اللہ کے محبوب ﷺ کے ذریعے آپ تک پہنچا۔

* * *

لنگر کن لوگوں کے ہوتے ہیں —؟
جو روزہ رکھتے ہیں اور شب کو جاگتے ہیں۔

* * *

بے شمار بزرگ ایسے ہوتے ہیں جن کی بزرگی اُن کی زندگی میں مخفی ہوتی ہے۔ کچھ ایسے بزرگ ہوتے ہیں جن کی بزرگی اُن کے اپنے آپ سے مخفی ہوتی ہے۔ وہ خود نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں۔

* * *

بدنصیبیوں اور گمراہیوں کو دیکھنے والی آنکھ تمہیں بدنصیب اور گمراہ بنا دے گی۔ نیک نصیبوں کو دیکھنے والی آنکھ تمہیں نیک نصیب بنا دے گی۔

* * *

تم اپنے آپ سے غافل ہو گئے تو تم ہر چیز سے غافل ہو گئے، اپنے آپ سے آشنا ہو گئے تو تقریباً ہر چیز سے آشنا ہو گئے۔

* * *

مانگتے وقت اللہ سے ایک ہی دعا مانگو کہ یا اللہ تعالیٰ! اپنے محبوب ﷺ کی محبّت عطا فرما۔ یہ دعا کافی ہے۔

* * *

تعلّق والے کو یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں تعلّق والا بے تعلّق نہ ہو جائے۔

* * *

جو متعلق چیز ہے، وہ اپنے تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور اثر پیدا کرتی ہے۔ خاکِ شفا کیا کرے گی ؟ —یہ اثر پیدا کرے گی۔ آبِ زم زم کیا کرے گا؟ —یہ اثر پیدا کرے گا۔

* * *

ایمان وہ جو تنہائی کا ایمان ہو، تخلیہ کا ایمان ہو۔ جس کا تنہائی میں ایمان قائم رہا، وہ شخص اللہ والا ہے، ایمان والا ہے۔

* * *

غریبی آزمائش بھی ہوتی ہے اور غریبی آسانی بھی ہوتی ہے۔ وہ غریبی جو مایوس بنا رہی ہے، یہ تمہیں سزا ہو رہی ہے۔

* * *

جب تک توبہ کے دروازے بند نہیں ہوتے، کسی کو بُرا نہ کہو۔

* * *

دعا کا مقام یہ ہے کہ جہاں کوشش نہیں پہنچاتی، وہاں دعا پہنچائے گی۔

* * *

وہ ذاتؐ کیا ذات ہو گی جن کا نام تمہارا کلمہ ہے اور تمہارا ایمان ہے، اس نام پر آج تک تم دُرود ہی بھیجتے جا رہے ہو۔

* * *

جس کے خیال میں گم رہو گے، اُسی کی آواز آئے گی۔ ہر آواز اُسی کی آواز ہے۔

* * *

کبھی جلوہ صاحبِ دیدار کو ڈھونڈتا ہے اور کبھی صاحبِ دیدار جلوے کو ڈھونڈتا ہے۔

* * *

دُور والا قریب ہے — یاد رکھنا! سورج کی نسبت سے مکان کی نچلی اور اُوپر والی منزل میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اللہ کی نسبت سے کوئی چھوٹا اور کوئی بڑا نہیں ہے۔ وہ تو مالک ہے۔

* * *

کہتے ہیں کہ یتیم کی آہ یا غریب کی آہ — جنت کے گیٹ سے واپس لاتی ہے، کسی انسان کو۔

* * *

منافق کا مطلب؟ — نیک لوگوں کی صف میں شامل ہو کر بدی کر رہا ہے۔ اُس کے لیے پھر زیادہ سزا ہے۔

* * *

گناہ کے اندر آپ ایک بار اللہ سے آسرا مانگو اور اللہ کے محبوب ﷺ کی محبّت مانگو۔ گناہ خود بخود ہی آپ کو چھوڑ جائے گا۔

***

دل کو جب ہر آرزو سے خالی کرلو تو کہتے ہیں کہ یہی پھر اللہ تعالیٰ کا گھر ہے—یہی خانہ کعبہ ہے۔ بے آرزو دل ہی خانہ کعبہ ہے——جب بے آرزو ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا جلوہ آجاتا ہے۔

***

اللہ تعالیٰ سے معافی لینے کا آسان نسخہ بتا رہا ہوں کہ لوگوں کو معاف کرنا شروع کر دو۔ تم لوگوں کو معاف کر دو، اللہ تمہیں معاف کر دے گا۔

***

مقدّر کا گلہ نہ کرنا۔ خدا کا گلہ بندوں کے ساتھ نہ کرو اور بندوں کا گلہ خدا کے ساتھ نہ کرو۔ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

***

ایسی محفل یا سنگت جس میں گناہ کا شعور پیدا ہو، وہ سنگت بدل دو۔ سنگت کے بدلنے سے گناہ خود بخود بدل جاتا ہے۔

***

قبول کرنے والے کو راحت مِلے گی، بحث کرنے والے کو رنج ملے گا۔

***

جاگنے والا اور سونے والا برابر نہیں ہو سکتا۔ چلنے والا اور بیٹھنے والا برابر نہیں ہو سکتا۔ اِس دنیا کی محبّت والا اور اُس دنیا کی محبّت والا برابر نہیں ہو سکتا۔ حضور پاک ﷺ سے وابستہ اور حضور پاک ﷺ سے ناوابستہ برابر کیسے ہو سکتے ہیں!

* * *

اپنی سوئی ہوئی اولاد کے پاس کھڑے ہو کر رات کو دعا کیا کرو کہ یا رب العالمین! ان بچوں کی عافیت میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے گناہ سے بچا، تاکہ یہ لوگ عافیت میں رہیں۔

* * *

مسجد بے ضرر لوگوں کی ہونی چاہیے اور ضرور آباد ہونی چاہیے۔

* * *

سارے رنگ ایک بے رنگ کا نیرنگ ہے۔ کہتا ہے کہ آج جو خوشی ملی ہے، الحمد للہ! شکر ادا کرو۔ پھر غم ملا، کہتا ہے کہ یہ بھی اُسی کا کام ہے۔

* * *

زندگی اپنے دَور کے جبر سے خوبصورت انداز سے گزرنے کا نام ہے۔

* * *

اگر اصلاح کرنے والوں کی اصلاح ہو گئی تو معاشرے کی اصلاح ہو گئی۔

* * *

اندھے آدمی کے سامنے تم قیامت تک سورج کے وجود کو ثابت نہیں کر سکتے، اور آنکھوں والا کبھی بحث نہیں کرے گا۔

*** 

بعض اوقات عبادت کا غرور آپ کو تباہ کر دیتا ہے، اور بعض اوقات گناہ کی ندامت آپ کو اللہ کا مقرب بنا سکتی ہے۔

*** 

جو دھوپ کے قریب ہے، وہی سورج کے قریب ہے۔ جو اللہ کی یاد میں ہے، وہی اللہ کے پاس ہے۔

*** 

حق کا تعین یہ ہے کہ ایسا حق رکھو جس سے کسی اور کے حقوق مجروح نہ ہوں۔

*** 

کامیاب زندگی — کامیاب گھر کا نام ہے — اس گھر کا خیال رکھو۔

*** 

خوش رہنے کی بجائے خوش رکھنا شروع کر دو۔

*** 

درویش کی خوبی کیا ہوتی ہے؟ کہ وہ علم بھی جانتا ہے اور عمل بھی جانتا ہے۔ وہ دونوں پر اپنی قدرت رکھتا ہے۔

*** 

جس شخص پر اللہ کا رحم ہوتا ہے، اس شخص کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ جب رحم ختم ہو جاتا ہے تو دعا بھول جاتی ہے۔

* * *

کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان پر علم کی وجہ سے یا فقر کی وجہ سے فوقیت نہ جتائے، کہ ہم فقیر ہوتے ہیں، ہم بڑے لوگ ہوتے ہیں۔

* * *

دعا اور منظوری— دعا مانگنے والا اور دعا منظور کرنے والا— قریب قریب ہی رہتے ہیں۔

* * *

اللہ توبہ کا علم بھی آپ دیتا ہے اور منظور بھی آپ کرتا ہے۔

* * *

کسی ایک خیال میں چلنے والا باقی خیالات سے آزاد ہو جاتا ہے۔

* * *

اگر علم آپ کو مغرور کر رہا ہے تو یہ جہالتِ اکبر ہے۔ اگر علم آپ کو Humble کر رہا ہے تو سمجھو کہ یہ علم احسان ہے۔

* * *

اگر پریشانی یا تکلیف آپ کو اللہ کے قریب کر دیتی ہے تو وہ انعام ہے اور اگر آپ پریشانی میں اللہ سے دور ہوتے جا رہے ہیں تو یہ سزا ہے۔

* * *

منظوری کا ثبوت یہ ہے کہ دعا ہو اور آنکھوں میں آنسو ہوں۔

* * *

اللہ کا ذکر آپ کو نفس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

* * *

اگر دولت آپ کو غافل کر دے، مغرور بنا دے، خود سر بنا دے، باغی بنا دے، طاغوت سکھا دے اور فرعون بنا دے تو پھر دولت کو نعمت نہ سمجھو۔

* * *

وہ شخص جو اپنی خوبیوں سے باہر نہیں نکلتا، وہ جاہل ہو گیا۔ جو شخص نعمت کو غرور کا ذریعہ بناتا ہے، وہ جاہل ہو گیا۔

* * *

اچھا علم اور اچھی عقل وہ ہے، جو اُس کے فیصلوں کو تسلیم کرنے میں تمہاری مدد کرے۔

* * *

کائنات کا مشاہدہ خالقِ کائنات کے تعاون سے کرو۔ پھر کائنات کا مشاہدہ صحیح سمجھ آئے گا۔

* * *

جس نے خوش نہیں ہونا، اُس نے کبھی نہیں ہونا۔

* * *

اللہ تعالیٰ نے تو کمال ہی کر دیا، کہ ساری عمر کی گمراہی توبہ کے ساتھ Wash کر دی۔

* * *

جن لوگوں نے رات کے پچھلے پہر کائنات کو Study کیا، اُن لوگوں کو کائنات بولتی ہوئی نظر آئی، کائنات سنتی ہوئی نظر آئی، کائنات زندہ حقیقت نظر آئی۔

* * *

فرض کرو کہ اگر دُعا کا منظور ہونا فارمولا بن جائے تو دنیا میں کوئی مشکلات ہی پیدا نہ ہوں، کوئی مسلمان تو کبھی ناکام ہی نہ ہو۔

* * *

دِقّت یہ ہوئی ہے کہ پیری مریدی ایک پیشہ بن گیا۔ دوسری دِقّت یہ ہوئی کہ بزرگ پیر جو تھے، اُن کی اولاد بزرگی سے محروم ہوگئی اور پیری پہ قائم رہی۔

* * *

اُمّید عام طور پر ایسے کام کو کہتے ہیں جس کا ہونا، ممکن ہو اور ہماری پسند میں ہو۔ اگر ہونا، ممکن نہ ہو تو وہ خواب ہے۔

* * *

اتنا نہ ڈر کہ عمل کم تر ہو، اور اتنا بے خوف نہ ہو کہ عمل غلط ہو جائے۔

* * *

درویش اَمر کو تسلیم کرتا ہے۔

* * *

آدمی کا احترام خدا کا احترام ہے — جس نے انسان کی عزت کی، اس نے بنانے والے کی عزت کی۔

* * *

انسان میں خامیاں نہ نکالو۔ جرم سے نفرت کرو، مجرم سے نہ کرو۔ بد آدمی سے نفرت نہ کرو، بدی سے کرو۔

* * *

اطاعت میں جب محبّت آئے تو یہ مومن کا مقام ہے۔

* * *

مسلمان اتنا کام کر لے کہ اپنے نبیؐ کا غلام ہو جائے۔ بس غلام! غلام کا مطلب ہی یہ ہے کہ جو کچھ کہا جائے، اُس کا ماننا اس کا ایمان ہو۔

* * *

نیک لوگوں کی خدمت کرنا ہی نیکی ہے۔

* * *

جو آدمی آپ کے Religion پر معترض ہو اُس کو اپنی محفل سے ہی الگ رکھو۔ اتنا ٹائم نہیں ہمارے پاس۔ جو آدمی آپ کی زندگی پر اعتراض کرے، اُسے دوستی سے الگ کر دو۔

* * *

کائنات کی روشنی تیری آنکھ کا نام ہے۔ سارا علم تیری یادداشت کا نام ہے۔ ساری محبتیں تیرے دل کا نام ہے۔

* * *

آپ جس زمانے میں یا علاقے میں پیدا ہوئے ہیں، آپ کو اس علاقے کی زبان میں عرفان مل سکتا ہے، اور جس کو عرفان مل گیا، اس پر قرآن آسان ہو گیا۔

* * *

آپ کے ایمان کی تعریف یہ ہے کہ یہ آپ کو رحمت سے مایوس نہیں ہونے دیتا۔

* * *

لوگوں کی غلطیوں کا اظہار کرنا بند کرو، تاکہ تمہاری غلطیوں کو چھپا دیا جائے، اپنی زبان سے کسی کی خامی بیان نہ کرو۔

* * *

قرآن کی تفہیم، قرآن کا علم — عربی کے علم سے نہیں آئے گا، بلکہ اللہ کے فضل سے آئے گا۔

* * *

اپنے گھر کو اپنے خیال کا مظہر نہ بنا سکو تو کم از کم اپنی دعا کا مرکز ضرور بناؤ۔

* * *

جو آدمی نزدیک کے رشتے کے ساتھ لطف نہیں کرتا اُس کو دور والا کبھی قبول نہیں کرتا۔

٭٭٭

یااللہ! ایک راستے کی زندگی دے اور اس پر مجھے خوشی سے چلا، مجھے دوراہوں کی اور چوراہوں کی زندگی نہ دے۔

٭٭٭

رضا والے جو ہوتے ہیں، ان کا مزاج اور ہوتا ہے۔ یہ اِسی دنیا میں کسی اور دنیا کے لوگ ہیں، یہ بنے بنائے ظروف ہیں۔

٭٭٭

نیک آدمی کو دیکھنے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔ نیک نظارے کو دیکھنے سے نیکی پیدا ہوتی ہے۔

٭٭٭

تقرّب صرف ایک لمحے کا ہوتا ہے—یعنی کہ ایک لمحہ! جس طرح ایک لمحے کی آنچ ہوجائے تو ہمیشہ کے لیے بدن جھلس جاتا ہے۔